بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدك ونثنی علیك یا من ھو الجود والوجود ولکن لا نحصی ثناء
علیك انت کما اثنیت علی نفسك فانت الحامد والمحمود ونصلی ونسلم
علی نبیك ورسولك صاحب المقام المحمود ولکن لا نحیط صلوة وسلاما
علیه کما انت مصلی ومسلم علیه الذی ھو اول ظھور الوجود وعلی اٰله و
اصحابه الذین ھم ائمة الکشف والشھود خصوصا علی غوث الثقلین الذی
ھو شمس الھدایة والشھود بعد حمد وصلوة بندہ سراپا گناہ وتقصیر تکیۂ اریکۂ ہیچمدانی
سگ درگاہ جیلانی ابوالخیر الشہیر محمد علی المحض القادری العزیزی الرحمانی الحنفی
عفی اللہ عنہ ذنبہ الخفی والجلی عرض کرتا ہے کہ ابتدا سن وقوف سے اس ہیچمیز کا شغل
تذکرات اولیاء کا مطالعہ تھا ایسے ہی اذکار میں طبیعت کو تشفی ہوتا تھا۔ ہر دم سرگرم

تلاش رہتا تھا اگر کوئی عارف کامل دستیاب ہو تو شرف ارادت حاصل کرون - اکثر
مشائخ بلاد و امصار سے اتفاق ملاقات ہوا مگر جس چیز کی تلاش تھی نظر نہ آتی تھی مدت
مدید تک اسی خیال مین اوقات مستعار صرف کئے گئے - جب مایوسی کی کیفیت پیدا
ہونے لگی اوسوقت یہ خطرہ دل مین گذرا کہ ایسے عارف کا دستیاب ہونا خاص وطن
مالوف مین ضرور نہین - اگر قدم طلب استوار ہو بلاد و امصار عالم مین تلاش کرنا محال
نہین بمجرد اس خطرہ کے یہ خیال مستحکم ہوا کہ اولا تلاش مطلوب اشرف البلاد بغداد صانہا
اللہ عن الشین والفساد مین کرنا چاہیے کہ صاحب عتبۂ عالیہ ہذا مقتدای جملہ اولیا امام
ہے - یہ خیال نہ تھا بلکہ شعلہ برق تھا جسنے خرمن صبر و شکیب کو صاف جلا دیا - ہرچند
دوست آشنا عزیز و اقارب مانع ہوئے طرح طرح سے روکنا چاہا مگر ممکن نہوا ہر لحظہ
شوق و اضطراب زیادہ ہوتا تھا حتی کہ طاقت صبر و تحمل بالکلیہ زائل ہو گئے اور ہادی عشق
کشان کشان جانب مطلوب لیچلا جسقدر مسافت راہ قطع ہوتی تھی نائرہ اضطراب زیادہ
ہوتا تھا جسوقت یہ ہیچمیرز عتبۂ عالیہ غوثیہ پر حاضر ہوا اور چشم مشتاق آستانہ کرامت نشانہ کے
دیدار سے نور آگین ہوئی فی الجملہ قلب مضطر کو تسکین ہوئی جو کوائف قلب مشتاق پر طاری
ہوئے حیطہ بیان مین کسی طرح نہین آسکتی - چونکہ تسکین دل مضطر آستانہ فیض نشانہ پر
ہوئی یہی ارادہ بھی مستحکم ہوا کہ اولاد و امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ مین جو سجادہ نشین
ہون اون سے شرف ارادت و بیعت حاصل کرنا اولے ہے - چنانچہ اسی قصد سے بخدمت
حضرت قطب فلک حقیقت و معرفت مرکز دائرۂ طریقت و شریعت وارث مواریث النبی الاکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قایم مقام جدہ حضرت الغوث الاعظم مروج الملۃ الحنفیۃ
البیضا ہادی السبیل الشریعۃ الغرا محی السنۃ السنیۃ قاطع البدعۃ الغیر المرضیۃ قطب

الاقطاب غوث الشیخ والشاب فرد الاحباب وارث کتاب اللہ نائب رسول اللہ
حجۃ اللہ علی عبادہ رحمۃ اللہ الفائزہ فی بلادہ واقف الاسرار الالٰہی جامع الفضائل و
الکمالات الغیر المتناہی سید السادات منبع الخیر والبرکات حجۃ الاسلام قبلۃ الانام العالم
الکامل الربانی صاحب الاشارات والمعانی قبلۃ الباطن ظل المنان مولانا و مرشدنا و
ہادینا مولانا السید عبد الرحمن آفندی المحض القادری نسبًا و طریقۃً لازال شمس افضالہٖ
مستنیرۃ علی رؤس العلمین الی یوم الدین کے حاضر ہوا شرف ارادت و بیعت قبۂ عالیہ غوثیہ
مین حاصل کیا چند سے خدمت سراپا برکت والا صفت حضرت قبلۂ عالم مین حاضر رہا
ازان بعد وطن مالوف کو واپس آیا۔ اکثر دوست و آشنا حالات اشرف البلاد و نیز حالات
اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ دریافت کرتے تھے اور بعض اشخاص قول
مبارک آنحضرت رضی اللہ عنہ قدمی ہذہٖ کی گفتگو بھی کرتے تھے۔ ہر بار
یہی مقصد ہوتا تھا کہ ایک کتاب مبسوط ایسی تحریر کرنی چاہئے کہ جسمین اکثر حالات آنحضرت
رضی اللہ عنہ کے ہون اور قدمی ہذہٖ کی بھی کما ینبغی تصریح ہو تاکہ بار دگر مخالفین
کو بعد معاینہ ثبوت مجال گفتگو نرہے مگر موانع کثیرہ اسقدر رہے کہ گا ہے یہ قصد پورا
نہوا۔ اسی عرصہ مین طلاطم فتنہ و فساد وطن مالوف مین بوجہ انتقال نواب کلب علیخان
رئیس رامپور کے شروع ہوا اور یہ ہیچمیرز مع دیگر اعزا وطن مالوف سے کنارہ کش ہوا اور
مراد آباد مین قیام اختیار کیا۔ اسی عرصہ مین اس ہیچمدان کو اتفاق حاضری آستانہ مبارک
حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین حسن سنجری الاجمیری چشتی قدس سرہ اللطیف
پر ہوا اوس دار الخیر مین ایک کتاب بعبارت فارسی مناقب آنحضرت رضی اللہ عنہ مین
زیر نظر فقیر حقیر آئی اور پھر یہ ارادہ ہوا کہ اس کتاب کا ترجمہ اردو زبان مین جو عام فہم ہو

کرنا چاہیے مگر اوس کتاب مین بہت ہی تھوڑے مناقب تحریر تھے۔ جب یہ احقر درگاہ شریف سے مرادآباد واپس آیا بعض اشخاص نے بارہ بگیر بھرقدمی ہذہ مین گفتگو کرنی شروع کی اور تقریر کو طول ہوا بارو بگیر بھر ارادہ تحریر کتاب ہوا اور بہت سے دوست آشنا اس امر پر مصر ہوئے مگر بوجہ موانع کے مجبور بھی ہوتا تھا اور اصرار دوستان سے عفو گذاری ممکن نہ تھی ہرچند کہ مین سب کو جواب صاف دیتا مگر بعض احباب ایسے بھی تھے کہ جنکی خوشی سب مجھے مدنظر تھی سلمہ اللہ تعالےٰ لئے۔ چونکہ مین بھی دایما اسطرف مائل تھا مجبور یہ کتاب تحریر کرنی شروع کی۔ جسقدر کتب مناقب اہل ہند نے تحریر کیے ہین اکثر اس ہیچمدان کی نظر سے گذری ہین۔ بہت استحکام سے یہ کہہ سکتا ہون کہ کوئی کتاب مناقب اسقدر مبسوط و مستند نہوگی۔ اس احقر نے جو روایت تحریر کی ہے اقوال علماء اور اقطاب و ابدال سے منقول ہے۔ چونکہ اس گنہگار کے اعمال و کردار اس قابل نہین ہین کہ آخرت مین کام آئین۔ اسواسطے اس کتاب پر زیادہ محنت کی ہے کہ میرا ذاخرت ہو اور دیگر اہل اسلام کو نفع پہونچے۔ مجھے اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے بطفیل حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے امید ہے کہ اس کتاب کو زیور قبول سے آراستہ فرمائے اور میرے مقاصد دارین حاصل ہون۔ ناظرین کتاب سے راجی ہون کہ اگر کسی مقام پر قلم و زبان سے لغزش کی ہو تو اُسے معاف فرمائین اور مجھ مسطور کی جانکاہی کے صلہ کہ دعاے خیر سے اس سے یاد کرین وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ط اس کتاب کا نام نامی احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار ہے بمقتضاے تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ اس کتاب کو دس باب پر منقسم کیا۔

باب اوّل اس بیان مین کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قَدَمِیْ هٰذِهٖ

بحکم الٰہی مامور ہو کر ارشاد فرمایا ہے۔ مشائخین سابقین نے باتفاق اسطرح خبر دی ہی معاصرین اولیاء و اقطاب شرق و غرب حاضر و غائب نے زیر قدم گردنین کہین مین امتثال امر کیا ہے۔ فرمانبرداری پر کمر باندھی ہے۔ و اپنا خالف رہے ہین عظمت و فضل کے مقر و معترف ہوتے ہین۔

باب دویم اس بیان مین کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا احترام و تعظیم سب مشایخ و اولیاء نے کیا ہے۔

باب سویم۔ ذکر نسب و صفت آنحضرت رضی اللہ عنہ مین۔

باب چہارم ذکر اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ مین۔

باب پنجم۔ ذکر طریق آنحضرت رضی اللہ عنہ مین۔

باب ششم ذکر وعظ و کلام آنحضرت رضی اللہ عنہ مین۔

باب ہفتم ذکر بعض کرامات و خوارق آنحضرت رضی اللہ عنہ مین۔

باب ہشتم آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اخلاق شریف کے بیان مین۔

باب نہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مریدین اور محبین اور مصاحبین کے فضل مین۔

باب دہم اس بیان مین کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء متقدمین اور معاصرین اور متاخرین پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور قدم مبارک بھی جمیع اولیاء متقدمین اور متاخرین کے رقاب پر ہے واضح ہو کہ فضائل و مناقب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے حد حصر سے خارج ہین استقصائے فضائل تحریر مین ممکن نہین جو کچھ مین نے تحریر کیا ہی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بحر فضائل کا ایک قطرہ ہے۔ امام الکبیر الاجل

شیخ الحرمین عبداللہ یافعی نے اپنی تصنیف مین تحریر کیا ہے کہ مناقب آنحضرت
رضی اللہ عنہ کے اسقدر زاید اور روشن ہین کہ اگر برگ کلہائے جہان بہ تحریر ہون
تو گنجایش نہ کر سکین۔ مراتب آپ کے ایسے عالی ہین کہ اگر احاطہ تحریر مین لائے جائین
دست و قلم صنادید عارفین اور اسالیب واصفین کی قاصر و درماندہ ہو جائین۔ یہ کلام
امام کا قول تحقیقی صادق ہے۔ کوئی شک و شبہ نہین ہے اسواسطے کہ آنحضرت
رضی اللہ عنہ ایام طفلی بلکہ زمانہ شیر خوارگی سے مظہر کرامات و خوارق تھے۔ اخبار
مشائخین و علماء اس دعوے پر دلیل و برہان قاطع ہے۔ چنانچہ اکثر مشائخ سے مروی
ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ماہ رمضان مین دن کو حالت شیر خوارگی مین دودہ
نہین پیا۔ جب کسی مشائخ نے استفسار کیا کہ آپ نے اپنے آپ کو کس وقت سے
ولی اللہ جانا۔ فرمایا مین دہ سالہ تھا جس وقت مکتب کو آواز دیتے تھے کہ اللہ کی ولی کے
واسطے جگہہ خالی کرو۔ عمر شریف آپ کی نوے سال کو پہونچی۔ کرامات و خوارق ہر وقت
پے درپے آپ سے ہر حال مین صادر ہوتے تھے۔ چنانچہ شیخ جلیل علی ابن ہیتی
نے بیان کیا ہے کہ مینے کوئی ولی اللہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے زائد الکرامت
نہین دیکھا جس وقت دل چاہے آپ کی کرامات مشاہدہ کرے اسی طرح سے شیخ
شہاب الدین عمر سہروردی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سلطان
الطریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق ہین اسیطرح شیخ ابوسعید احمد ابن ابی بکر الحریمی اور ابو عمر
و عثمان صریفینی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات مثل موتیون کی
لڑی کے ہین ایک کرامت بعد دوسری کے صادر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص شمار کرنا
چاہے روز شمار کرے۔ واضح ہو کہ جب عمر شریف آپ کی نوے سال کی ہوئی اور

دائما پے در پے کرامتین صادر ہوتی تھین۔ پس کسقدر اور کس تعداد کو آپ کی کرامتین پہونچین۔ تفصیل مناقب و فضائل علمی و عملی و حسن اخلاق و افعال و احوال ہدایت و نہایت کرامات سے علاوہ ہین۔ بلاشک و شبہ کرامات آنحضرت رضی اللہ عنہ کی بسبب کثرت بے انتہا ہین حصر و استیفا او نکا قطعاً و یقیناً تحریر مین نہین ہوسکتا۔ لیکن کیفیت و عظمت کرامات اتنا سے بیان مین منکشف ہوگی۔ جسقدر روایات اس خلاصہ مین مندرج ہین اون ثقات و عدول و اکابر علماء و مشایخ و اقطاب سے مروی ہین جنکے بیان مین شبہ کرنا محال عقلی ہے۔ اسی سبب سے امام یافعیؒ نے تحریر کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات حد تواتر کو پہونچی ہین۔ اور باتفاق ثابت ہوا ہے کہ تمام عالم کے اولیاء اللہ سے اسقدر کرامتین صادر نہین ہوئین ہین۔ اسیواسطے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولایت پر علماے شریعت اور حقیقت نے اجماع کیا ہے۔ جو شخص اجماع کا انکار کرے فاسق و مبتدع ہے نعوذ باللہ من ذلک۔ **اب ہم اصل مقصود کا بیان شروع کرتے** ہین حامداً اللہ اولاً و آخراً و مصلیاً علی نبیہ و آلہ و صحبہ ظاہراً و باطناً

باب اول اس بیان مین کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ بحکم الٰہی مامور ہو کر ارشاد فرمایا ہے۔ مشایخین سابقین نے باتفاق اسطرح خبر دی ہے معاصرین اولیاء و اقطاب شرق و غرب حاضر و غائب نے زیر قدم گردنین رکھی ہین امتثال امر کیا ہے۔ فرمانبرداری پر کمر باندھی ہے دائما خائف رہے ہین عظمت و فضل کے مقر و معترف ہوئے ہین۔ اکثر مشایخ و فقہا اور شیخ ابو محمد شنبکی البطائحی الحدادی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابو بکر ہوار البطائحی کی مجلس مین باہم اصحاب شیخ نے احوال اولیا کا ذکر کیا شیخ نے فرمایا قریب ہے کہ عراق عجم مین ایک شخص ظاہر ہونگے

عنداللہ و عندالناس اونکا مرتبہ عالی ہوگا - نام پاک اونکا عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور مسکن بغداد ہوگا - فرماینگے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تمامی اولیاء روے زمین اپنی گردنیں زیر قدم جھکالینگے اپنے وقتین فرد ہونگے رضی اللہ عنہ - اکثر مشایخ - اور شیخ امام ابو یعقوب یوسف ابن ایوب ہمدانی نے بیان کیا ہے کہ مینے اپنے شیخ ابو احمد عبداللہ علی بن موسے جونی ملقب بخفی سے سنا ہو فرماتے تھے گواہی دیتا ہون مین کہ تھوڑے زمانہ مین زمین عجم مین ایک شخص پیدا ہونگے اونہین کرامات مین مظہر عظیم ہوگا خلق اللہ مین مقبول ہونگے - فرماینگے - قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تمام عالم کے اولیا زیر قدم درج ہونگے اون کے وجود باجود سے زمانہ کو شرف ہوگا مخلوق الہی کو نفع ہوگا رضی اللہ عنہ اکثر مشایخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ علی قرشی فرماتے تھے کہ مین نے چار مشایخ کو بعد وفات قبورین تصرف کرتے ہوے دیکھا اول السید الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ دوئم خواجہ معروف کرخی سوئم شیخ عقیل منجی چہارم شیخ حیات بن قیس الحرانی رضی اللہ عنہم اجمعین - اکثر مشایخ اور شیخ عبدالرحمن طفسونجی سے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ وقت شباب مین تاج العارفین ابوالوفا کی زیارت کے واسطے تشریف لاتے تھے شیخ ابوالوفا آپ کی تعظیم دیتے تھے اور یاران جلسہ سے فرماتے تھے کہ اللہ کے ولی کی تعظیم دو - ایک روز شیخ نے اپنی ریش ہاتھ مین لیکر آنحضرت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جب آپکا وقت آئے اس مرد پیر کو آپ گوشہ خاطر سے فراموش نہ فرماین - یا عبدالقادر سہر اولیا مرا اللہ کا مرغ آواز دیکر چپ ہوگیا - آپ کا مرغ قیامت تک آواز دیگا جب اس قول کو

شیخ نے تکرار کی۔ یاران شیخ نے دریافت کیا کہ یہ کیا امر ہے شیخ نے بیان کیا
کہ جب آپ کا وقت آئے گا خاص وعام آپ کے محتاج ہون گے۔ چشم دل سے
دیکھتا ہون کہ یہ مجمع عام مین اسپجے طور سے فرماتے ہین قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل
ولی اللہ اور تمام اولیا جہان نے گردنین تحت قدم رکھدی ہین جو شخص تم مین سے
اوسوقت ہو ہمیشہ آپ کی خدمت مین حاضر رہے۔ اکثر مشایخ اور شیخ کبیر شہاب الدین
ابو حفص عمر سہروردی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی فرماتے
تھے کہ مین شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھا جسوقت آنحضرت
رضی اللہ عنہ مجلس شیخ سے واپس ہوئے۔ شیخ نے کہا کہ ان جوان عجمی کا قدم
اُسکے وقت مین تمام اولیا کی گردنون پر ہوگا مامور ہوکر فرماوین گے قدمی ھذہ الخ
جتنے اولیا اوس زمانہ کے ہون گے اونکی گردنین زیر قدم رکھوا دیجاینگی۔ اکثر
مشایخ اور شیخ ابو البرکات ابن صخر نے بیان کیا ہے کہ شیخ عدی ابن مسافر سے
دریافت کیا گیا کہ اولیا سے متقدمین نے بھی قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ
سوائے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کہا ہے اور اس قول کے کیا معنی ہین۔
شیخ نے جواب دیا کہ کسی ولی اللہ نے سوائے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے
نہین کہا اور یہ قول آپ کے مقام فردیت کی خبر دیتا ہے۔ دریافت کیا کہ ہر وقت
مین فرد ہوتا ہے اون افراد نے کیون نہین کہا۔ شیخ نے جواب دیا کہ سوای آپکے
کسی کو اسطرح کہنے کا حکم نہین ہوا دریافت کیا کہ آیا اس کہنے کا حکم تھا۔ شیخ نے
جواب دیا کہ آپ اس قول کے ارشاد پر مامور ہوئے تھے۔ اسی سبب سے تمام اولیا
نے اپنی گردنین زیر قدم رکھدین جسطرح ملائکہ کو حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ

وَالسَّلَام کے سجدہ کرنے کو حکم ہوا سب نے سجدہ کیا۔ صاحب بہجہ کہتے ہین کہ آنحضرت
رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے عدی ابن مسافر کی تعریف مین فرمایا ہے کہ اگر نبوت محنت و ریاضت
سے ملتی البتہ عدی ابن مسافر کو ملتی فقیر حقیر سراپا گناہ و تقصیر سگ درگاہ جیلانی
ناظرین باتمکین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ شیخ عدی ابن مسافر کا یہ قول کنایہ
ہے کہ جسطور سے تمامی ملائکہ کو آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے سجدہ کرنے کو حکم الٰہی ہوا
تھا جمیع ملائکہ حکم الٰہی بجا لائے اور سجدہ کیا مگر ابلیس نے نافرمانی کی اور سجدہ نہ کیا
اسی سبب سے مردود بارگاہ حضرت باری جل شانہ ہوا اسی طرح تمامی اولیا مامور ہوئے
کہ آپکے زیر قدم اپنی گردنین رکھین چنانچہ تمامی اولیا نے تعمیل حکم الٰہی کی اپنی
گردنین زیر قدم رکھدین برکت و شرف حاصل کیا جسنے انکار کیا اوسکا حال اوسیوقت
مسلوب ہوگیا نعل ولایت و عرفان الٰہی سے محروم رہا مثل شیطان کے مردود ہوا۔
نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا تَحْتَ قَدَمِ سَیِّدِ الْاَفْرَادِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ
حَبِیْبِكَ وَحَبِیْبِ نَبِیِّكَ الرَّسُوْلِ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا
فِیْ زُمْرَۃِ مُرِیْدِیْہِ وَمُتَّبِعِیْہِ وَعَاشِقِیْہِ وَاَقِمْنَا تَحْتَ لِوَائِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابو سعید قیلوی سے دریافت کیا گیا آیا آنحضرت
رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے مامور ہوکر قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا ہے
جواب دیا بلاشک و شبہہ مامور ہوکر فرمایا ہے یہ شان قطبیت ہے بعض اقطاب سکوت
پر مامور و محکوم ہوتے مین اونہین کلام کرنے کی گنجائش نہین ہوتی۔ اور بعض اقطاب
کلام کرنے پر مامور ہوتے مین اونہین سوائے کہنے کے چارہ نہین ہوتا۔
اور مامور بالکلام مقام قطبیت مین افضل ہے اسواسطے کہ یہ شان شفاعت ہے

اکثر مشایخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ احمد رفاعی سے دریافت کیا گیا آیا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ بحکم الٰہی فرمایا ہے۔ جواب دیا بلاشبہہ اکثر مشایخ نے شیخ عارف ابو محمد علی ابن ادریس یعقوبی سے روایت کی ہے کہ حضرت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ فرمایا اوسوقت علی ابن ہیتی نے کرسی پر صعود کیا آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا دامن میں داخل ہوئے۔ جب اصحاب علی ابن ہیتی نے دریافت کیا کہ یہ آپنے کیا کیا شیخ نے جوابدیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مامور ہوکر یہ کلام ارشاد فرمایا ہے۔ عزل اولیاء کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ جو ولی اس قول سے انکار کریگا ولایت سے معزول کیا جائیگا اسی واسطے مین نے سب سے اول اس حکم کی اطاعت کی۔ صاحب بہجۃ الاسرار نے تحریر کیا ہے کہ شیخ علی ابن ہیتی اون چار اولیاء اللہ مین ہین جو کور مادرزاد و مبروص کو تندرست کرتے ہین۔ اول آنحضرت رضی اللہ عنہ دوم شیخ علی ابن ہیتی۔ سوم شیخ بقا ابن بطو۔ چہارم ابو سعید قیلوی۔ اسیواسطے انکا لقب بردہ یعنی بری کرنیوالے مشہور رہوا ہے۔ اکثر مشایخ اور شیخ ابو ثنا محمود ابن احمد کردی اور شیخ بقا ابن بطو اور شیخ ابو سعید قیلوی اور شیخ عدی ابن سافر اور شیخ علی ابن ہیتی۔ اور شیخ احمد رفاعی وغیرہ نے اوقات مختلفہ مین بیان کیا ہے کہ ہم اور اکابر شیوخ عراق جنکی تعداد پچاس سے زاید ہوتی تھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اوس مجلس مین حاضر تھے۔ جس مین آپ نے فرمایا قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ سب شیوخ نے اپنی گردنین جھکادین۔ اور شیخ علی ابن ہیتی نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر

رکھا ازان بعد تحقیق معلوم ہوا کہ جو مشایخ امصار و بلاد عالم مین متفرق تھے سب نے
اپنی گردنین جھکادین کسی اولیاء اللہ نے انکار نہین کیا تمامی اولیاے عالم نے
اس قول کی خبر دی - اکثر مشایخ نے ابی سعید قیلوی سے روایت کی ہے کہ
جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ فرمایا اوسوقت جناب
باری نے آپ کے قلب پر تجلی فرمائی تھی - ملائکہ مقربین نے خلعت عطائے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو پہنایا تمامی عالم کے اولیا جو زندہ
تھے وہ اس جسم عنصری سے آپ کی مجلس مین حاضر تھے اور جو انتقال کر چکے تھے
اونکی ارواح حاضر تھی ملائکہ و رجال الغیب صفین باندھے ہوئے پابرہنہ اسقدر
کثرت سے حاضر تھے کہ آسمان نہین معلوم ہوتا تھا - کوئی ولی تمام روئے زمین کا
ایسا نہتھا جسنے اپنی گردن نہ جھکائی ہو - اکثر مشایخ نے شیخ بقا ابن بطو سے روایت
کی ہے کہ جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ فرمایا ملائکہ نے
کہا صدقت یا عبد اللہ اکثر مشایخ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت رضی
اللہ عنہ ابتدائے شباب مین جب شیخ بقا ابن بطو کی زیارت کرتے تھے آپکی
چشم مبارک مین خون اوتر آتا تھا ہیبت شیخ سے اندام پر رعشہ پڑ جاتا تھا - بعد
ایک سال کے جب شیخ بقا ابن بطو آنحضرت کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے
تھے - یہی حال شیخ کا ہو جاتا تھا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اکثر
مشایخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابو المکارم کہتے تھے کہ آج اللہ جل شانہ نے
مجھے اور ہر ادنی و اعلی ولی اللہ روئے زمین کو اس امر کا شاہد کرا دیا کہ شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ کے دست مبارک مین علم قطبیت اور سر اقدس پر

تاج غوثیت ہے خلعت تصرف تام جو وجود مین نافذ ہو آپ پہنے ہوے ہین -
آپکو ہر ولی کے معزول کرنے کا اختیار ہو - شریعت و حقیقت سے آپ معلم ہین ہمنے
سنا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہین قَدَمِی ھٰذہٖ الخ تمامی اولیاے
عالم نے ایک وقت مین زیر قدم سر رکھدیا - حتی کہ ابدال عشرہ جو خواص مملکت و
سلطان وقت ہین اونھون نے بھی ایک ہی وقت مین زیر قدم سر رکھدیا اور جبکہ
مشایخ نے دریافت کیا کہ ابدال عشرہ کون کون ہین - شیخ نے کہا شیخ بقا ابن بطو
اور شیخ ابو سعید قیلوی - اور شیخ احمد رفاعی - اور شیخ علی ابن ہیتی - اور شیخ عدی ابن
مسافر - اور شیخ موسیٰ زولی اور شیخ عبدالرحمن طفسونجی - اور شیخ ابو محمد قاسم ابن عبداللہ
البصری اور شیخ حیات ابن قیس - اور شیخ ابومدین مغربی رضی اللہ عنہ و عنہم
اجمعین حاضرین مجلس نے شیخ ابوالمکارم کے بیان کی تصدیق کی اکثر مشایخ
نے شیخ خلیفہ اکبر سے روایت کی ہے کہ شیخ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے خواب مین مینے عرض کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے
قَدَمِی ھٰذہٖ الخ فرمایا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ عبدالقادر صادق ہے وہ قطب ہے مین اوسکی نگہداشت کرتا ہون شیخ
خلیفہ اکبر اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھتے تھے - اکثر مشایخ
نے روایت کی ہے کہ شیخ لولو قطب کا حال اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسا تھا
کہ کسی اور ولی کا یہ حال ہمنے نہین دیکھا - ہمارے دل مین یہ خطرہ ہوا کہ لولو قطب
کو کس شخص سے نسبت ہے بمجرد اس خطرہ کے شیخ لولو قطب نے کہا میرے
شیخ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہین جنھون نے قَدَمِی ھٰذہٖ الخ فرمایا

زیر قدم تین سو تیرہ ۳۱۳ اولیا۔ اللہ نے جو تمام روے زمین پر تھے گردنین رکھدین ان بعد
ہر ملک کے اولیا کی تعداد بیان کی یعنی حرمین شریفین مین سترہ ۱۷ عراق مین ساٹھ ۶۰
عجم مین۔ چالیس ۴۰ شام مین۔ تیس ۳۰ مصر مین۔ بیس ۲۰ مغرب مین۔ ستائیس ۲۷ مشرق مین
تیس حبش مین۔ گیارہ کوہ قاف مین۔ سینتالیس جزائر بحر محیط مین جو ولی تھے۔ اکثر
مشایخ نے شیخ ابو محمد قاسم ابن عبداللہ بصری سے روایت کی ہے شیخ کہتے تھے
جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کو قدمی ھذہ الخ فرمانے کا حکم ہوا اولیاے مشرق
و مغرب کہ مینے دیکھا سب نے اپنی گردنین زیر قدم رکھدین۔ عجم مین ایک ولی نے
انکار کیا اوس کی ولایت اوسی وقت مسلوب ہوگئی۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہے
کہ شیخ احمد رفاعی نے ایک روز رواق مکان مین اپنا سر جھکالیا اور کہا میری گردن
پر شیخ سے اس امر کو دریافت کیا کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ
بغداد مین فرمایا ہی ہمنے اوس تاریخ کو تحریر کیا بعینہ اوسی طرح معلوم ہوا جیسے شیخ نے
بیان کیا تھا اکثر مشایخ نے روایت کی ہے کہ شیخ عبدالرحمن طفسونجی نے بلدہ طفسونج
مین ایک روز گردن جھکالی اور کہا میرے سر پر شیخ سے اس امر کو دریافت کیا گیا۔
کہا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ بغداد مین فرمایا ہی۔ اکثر مشایخ
اور شیخ رجی نے روایت کی ہے کہ جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی
ھذہ الخ بغداد مین فرمایا اوسوقت شیخ رسلان دمشقی نے سر اپنا جھکالیا۔ اکثر مشایخ
نے روایت کی ہے کہ شیخ رسلان دمشقی فرماتے تھے۔ اوس شخص کا ثواب اللہ
کے واسطے ہے جسنے دریاے قدس کا پانی پیا فرش معرفت پر بیٹھا۔ اللہ جلشانہ
کے اسرار کو مشاہدہ کیا۔ تعظیم ربوبیت اور احدیت کے اوصاف اوس کے وجود۔

کبریا مین محو ہوئے وجود اوسکا بوقت معاینہ ہیبت الہی کے فنا ہوا جادر محبت سے
اڑ ہائی گئی نزد بان عنایت پر چڑہا یہانتک کہ پہنچا مقام قرار مین اور اوس کی روح
کو ہوائے خوشگوار ازل نے فرحناک کیا کاہ ہائے نور سے اوسوقت اوس نے
کلام کیا اسرار ہائے الہی پوشیدہ اوس کے دل مین بھر گئے معاینہ حضور الہی مین
گم ہوا اور حالت گم گشتگی مین محو ہوا بحیا واقف ۔ وبادب منبسط ۔ وبتوضع متکلم ۔ و
بافتقار مدلل ۔ وبخصوصیت مقرب ۔ وباکرام مخاطب ہوا اوس شخص پر اللہ جل شانہ
کی طرف سے افضل تحیۃ وسلام ہے جسوقت شیخ نے اس کلام کو تمام کیا ۔
اصحاب شیخ نے عرض کیا کہ آیا اسوقت مین کوئی شخص ان اوصاف سے متصف ہے
شیخ نے جواب دیا جو اشخاص ان اوصاف سے موصوف ہین اون سب کے
سردار شیخ عبدُ القادر ہین رضی اللہ عنہُ ۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہی
کہ شیخ عقیل المنجی سے دریافت کیا گیا کہ اسوقت کا قطب کون شخص ہی شیخ نے جواب دیا
کہ اسوقت کا قطب مکہ شریف مین پوشیدہ ہی سوائے اولیاء اللہ کے اوس
قطب کو کوئی نہین جانتا اور قریب زمانہ ہی کہ عراق مین ایک جوان عجمی شریف ظاہر
ہونگے مخلوق الہی مین کلام کرین گے خاص وعام اونکی کرامات جانین گے تمامی
اولیائے روی زمین زیر قدم اپنی گردنین رکہدینگے ۔ اگر مین اوس زمانہ مین ہوتا
اپنا سر زیر قدم رکہتا ۔ اللہ سبحانہ ان قطب سے جہان کو مستفیض فرمائیگا
جو اونکی کرامات کی تصدیق کریگا وہ دنیا وآخرت کا نفع اوٹھائیگا ۔
روایت کی ہے ابو یوسف الضاری نے کہ شیخ رقیب رحبی فرماتے تھے
کہ آنحضرت رضی اللہ عنہُ قطب عالی وفرد سامی ہین ۔ اور خرد وبزرگ جو

عارف مثل بازہاے دراز جنگ کے ہین اون سب کے سردار ہین۔ گروہ سواران محبت اور واصلین صادقین کے کھینچنے اور چلانے والے ہین۔ انکی آواز کرنے سے بوجہ ہیبت ووقار کے عقل گم ہوتی ہے سکوت فرمانے سے قلب مین جلالت اور نور پیدا ہوتا ہے کلام فرمانے سے جو خواہش دل مین ہوتی ہے وہ حاصل ہوتی ہو آپ کے انفاس مبارک مردہ کو زندہ کرتے ہین انوار سے راہ روشن ہو اللہ جل شانہ آپ کی محبت کرنیوالون اور اتباع کرنے والون اور رفیقون پر رحم فرماتا ہو رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین اکثر مشایخ نے روایت کی ہو کہ ایک روز اپنے اصحاب کے مجمع مین شیخ ابومدین شعیب نے اپنی گردن جھکائی۔ اور کہا بارخدایا تیری جناب احدیت اور تیرے ملائکہ کو گواہ کرتا ہون مینے سنا اور اطاعت کی جملہ مطیعین مین ہون۔ شیخ سے دریافت کیا گیا کہ کیا امر ہی جسکی نسبت آپنے یہ کہا شیخ نے جواب دیا اسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بغداد مین ارشاد فرمایا قدمی هذه الخ اکثر مشایخ نے روایت کی ہو کہ شیخ عبدالرحیم مغربی نے مقام فنا مین اپنی گردن جھکائی اور کہا صادق ہین شیخ سے دریافت کیا گیا کون صادق ہین شیخ نے کہا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بغداد مین اسوقت فرمایا قدمی هذه الخ تمامی اولیاے مشرق ومغرب نے اپنی گردنین جھکادین۔ راویون نے بیان کیا ہو کہ ہمنے اوس تاریخ کو تحریر کیا اوسی طرح ظاہر ہوا جسطرح شیخ نے بیان کیا تھا اور اسطور کے اخبار بے انتہا ہین۔ شیخ عثمان بن مرزوق اور شیخ ابی الکرم نے روایت کی ہو کہ ہم دونون بغداد مین زیارت مشایخ کیواسطے مصر سے آئے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوئے اوس روز آپ کی مجلس مین اکابر مشایخ عراق حاضر تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی هذه الخ فرمایا تمام اولیاے حاضرین نے زیر قدم اپنی گردنین

رکھدین - سرجھکالئے - راوی نے بیان کیا ہی کہ اسی طرح شیخ عثمان بن مرزوق اور شیخ ابی الکرم نے کہا تمامی اولیاے روئے زمین نے اسی طور سے سر اور گردنین زیر قدم رکھدین -
اصفہان کے ایک ولی نے خلاف کیا اوسکا حال مسلوب ہوگیا - مشایخ و فقہا نے روایت کی ہے کہ شیخ ابو نجیب عبد القاہر سہروردی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر تھے جسوقت آپ نے قدمی ھذہ الخ فرمایا شیخ نے اپنا سر اسقدر جھکایا کہ زمین کے قریب ہوپہنچا - تین مرتبہ کہا علی راسی یعنی میرے سر پر - اکثر مشایخ نے روایت کی ہی کہ شیخ ابو القاسم بطایحی حداوی کہتے تھے مین ایک روز جبل لبنان مین زیارت اولیای جبل کے واسطے گیا کوہ لبنان مین - مینے شیخ عبد اللہ جبلی کو دیکھا اونکے پاس جا کر بیٹھا - دریافت کیا یا سیدی آپ کو کوہ لبنان مین رہتے ہوے کتنا زمانہ ہوا شیخ نے کہا ساٹھ برس ہوی مینے دریافت کیا آپ نے اس کوہ مین کیا کیا عجایبات دیکھے - جواب دیا کہ ایک مرتبہ شب ماہ مین اولیائے جبال کو مینے دیکھا کہ جمع ہوکر ایک جماعت بعد دوسری جماعت کی جانب عراق ہوا مین پرواز کرتے ہین مینے دریافت کیا تم کہان جاتے ہو جواب دیا خضر علیہ السلام نے ہمین حکم دیا ہی کہ ہم بغداد مین جاین قطب کی خدمت مین حاضر ہون مینے دریافت کیا وہ قطب کون ہین - جواب دیا شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مین بھی اون سے اجازت لیکر اونکے ہمراہ ہوا تھوڑی دیر مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا تمامی اولیاے جبال آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سامنے صف باندھکر دست بستہ کھڑے رہے - آپ اکابر اولیاے جبل کو حکم دیتے تھے وہ بزودی تمام تعمیل کرتے تھے یا سیدنا یا سیدنا عرض کرتے تھے - پھر آپنے اونھین رخصت کیا جب وہ واپس آئے - اور ہوا پر بلند ہوے مین بھی اونکے ہمراہ تھا - مینے دریافت کیا

کبھی نہیں کسی ولی کا اسقدر ادب کرتے ہوئے نہین دیکھا۔ نہ ایسی جلدی کسی کے حکم کی تعمیل کرتے دیکھا جواب دیا اے برادر کسطرح ہم ادب نکرین۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی قدمی ھذہ الخ اور ہمین اطاعت کا حکم ہے۔ اکثر مشایخ اور شیخ ابو الثنا محمود ابن احمد کروی نے روایت کی ہی کہ جب آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ فرمایا اوسوقت سے۔ اولیاء۔ ابدال۔ اوتاد جسوقت آپ کے حضور مین حاضر ہوتے تھے اسطرح سلام کرتے تھے السلام علیک یا ملک الزمان و یا امام المکان و یا قائماً بامر اللہ و یا نائب رسول اللہ و یا من السماء والارض مائدتہ واھل وقتہ کلھم عائلتہ یا من تنزل القطر بدعوتہ ویدر الضرع ببرکتہ رضی اللہ عنہ اکثر مشایخ نے روایت کی ہی کہ قضیب البان موصلی سے سوال کیا گیا آیا تمنے کوئی ولی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل مین دیکھا۔ جواب دیا آپ کی مثل مین کوئی ولی نہین دیکھا جسوقت سے آپنے قدمی ھذہ الخ ارشاد فرمایا ہی۔ اولیاء۔ ابدال۔ رجال الغیب آپکی ہیبت وخوف سے آپ کی خدمت مین سر جھکائے ہوئے حاضر ہوتے ہین۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہی کہ شیخ عالم ربانی ابو نجیب عبد القادر سہروردی کہتے تھے کہ بغداد مین شیخ حماد دباس کی مجلس مین مین موجود تہا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ بھی تشریف رکھتے تھے آپ نے کلام عظیم وطویل ارشاد فرمایا شیخ حماد دباس نے کہا یا عبد القادر آپ عجیب کلام فرماتے ہین۔ کیا آپ کو اللہ تعالے کے مکر سے خوف نہین ہی اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا کف دست مبارک شیخ کے سینے پر رکھکر فرمایا چشم دل سے دیکھ کہ میرے کف دست مین کیا لکھا ہی۔ شیخ نے ایک آواز سخت کی اور آپنے کف دست مبارک شیخ کے سینے سے علحدہ کیا۔ شیخ حماد دباس نے کہا آپ کی کف دست مین تحریر تھا

کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے مکرر کئی بار مرتبہ وعدہ فرمایا ہے
راوی نے بیان کیا ہے کہ شیخ حماد نے دو مرتبہ کہا کہ اب کوئی خوف نہیں ذالک فضل
اللہ یوتیہ من یشاء اکثر مشایخ نے شیخ عدی ابن مسافر اور شیخ احمد ابن رفاعی سے
روایت کی ہے کہ عدی ابن مسافر کے پاس ایک تلمیذ آیا شیخ نے اوس سے دریافت کیا تو
کہاں کا باشندہ ہے اوس نے جواب دیا میں بغداد کا رہنے والا ہوں آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں حاضر رہتا ہوں شیخ نے کہا حق یا شیخ آنحضرت رضی اللہ عنہ وہ قطب
ہیں کہ تین سو اولیاء اللہ اور سات سو رجال الغیب سے جو زمین اور ہوا کے رہنے والے
ہیں جس وقت آپ نے قدمی ہذہ الخ ارشاد فرمایا آپ کے زیر قدم اپنی گردنیں رکھدیں
راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کلام سے مجھے تعجب عظیم ہوا جس وقت احمد رفاعی کے
زیارت کے واسطے ام عبیدہ میں آیا یہ جملہ شیخ سے بیان کیا شیخ نے کہا عدی ابن مسافر
صادق ہے اکثر مشایخ اور شیخ مطر البادرانی نے روایت کی ہے کہ مشایخ نے
شیخ ماجد کردی کی زیارت کے اور احترام کیا چند سے اقامت کی جس وقت شیخ سے
اجازت سفر چاہی شیخ نے کہا تمھیں زادسفر دیتا ہوں تاکہ اپنے ہمراہ لے جاؤ
آگاہ ہو جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ہذہ الخ فرمایا کوئی ولی اللہ
روئے زمین پر باقی نہ تھا جسنے اپنی گردن بوجہ تواضع کے زیر قدم نہ رکھی ہو اور احترام
عظمت کا اقرار نہ کیا ہو۔ کوئی مجلس جنوں کی ایسی نہ تھی جسمیں اس قول کا ذکر ہوا ہو گروہ
گروہ عالم کے جن سلام کے واسطے حاضر ہوتے تھے۔ آپ کے دست حق پرست
پر توبہ کرتے تھے ہر وقت دروازہ پر اژدہام رہتا تھا۔ مشایخ نے بیان کیا ہے۔
کہ جس وقت شیخ نے یہ جملہ بیان کیا ہمارے دل میں اس قول سے تعجب عظیم ہوا بزودی

شیخ مطر الباورانی کے پاس پہونچے۔ شیخ نے ان مشایخ کو دیکھتے ہی کہا مرحبا شیخ احمد کا بیان آنحضرت رضی اللہ عنہ کے حال شریف مین صادق ہی۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہی کہ شیخ حیاۃ ابن قیس حرانی کہتے تھے ہمنے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے ظل مرحمت مین مدت مدید عیش کیا آپ کے دریاے عرفان سے کاسہ ہاے خوشگوار پئے انوار کی شعاع عالم مین منتشر ہوئی تھی اصحاب احوال حسب مراتب و استعداد اوسکے اقتباس کرتے تھے جو وقت سبی یا مور ہوکر قلمی ہذہ الخ فرمایا اللہ تعالی نے قلوب اولیا مین نور زاید کیا علوم مین برکت عطا فرمائی۔ احوال کو بلند فرمایا اسواسطے کہ اولیاء نے اطاعت کی زیر قدم سر رکھدیا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کی ہے سابقین کے گروہ مین انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سے ہمراہ ہین۔

باب دویم اس بیان مین کہ آنحضرت رضی اللہ تعالی عنہ کا احترام و تعظیم سب مشایخ و اولیا نے کیا ہے

شیخ قدوہ ابو محمد شنبکی نے روایت کی ہے کہ شیخ ابو بکر ابن حوار بطایحی آنحضرت رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تھے کہ قریب ہی درمیان قران نجم کے عراق مین ظہور فرمائینگے مقامات اولیاء و اقطاب و مقربین و مکاشفین کے مجبر کہو لے گئے لیکن آنحضرت رضی اللہ عنہ اولیا و اقطاب کے صدر نشین ہین مقربین و مکاشفین سے اعلی و اجل ہین مخلوق الہی آپ کے اقوال و افعال کی اقتدا کریگی اللہ تعالی نے مراتب خلقت کے سبب آپکی برکت کے اعلی درجہ پر پہونچایگا اللہ جل شانہ قیامت کو آپکے وجود سے امتو پر مباہات فرمایگا۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہے کہ شیخ عزاز بطایحی کہتے تھے سن چارسو تاسی مین ایک جوان عجمی شریف بغداد مین داخل ہونگے اسم مبارک اونکا عبد القادر رضی اللہ عنہ ہوگا

اونکی ہیبت و جلالت سے مقامات وکرامات ظاہر ہونگے احکام وانتظام عالم کا مدت تک
اونکے تفویض ہوگا اونکا قدم مقام تمکین مین مستحکم و مضبوط ہی۔ حقایق و معارف مین یدبیضا
ہی۔ اسیواسطے ازل ہی سے مقدم و ممتاز ہوئے ہین حضرت جناب باری مین عرض و
معروض کرتے ہین۔ وہ مراتب اونہین دیے گئے جو اکثر اولیاء کو نہین ملے۔ اکثر مشایخ
نے روایت کی ہی کہ جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا سن شباب تہا شیخ بقا کی کے
مجلس مین آپ کا ذکر ہوتا تھا شیخ کہتے تھے۔ قریب زمانہ مین آپکا مرتبہ عارفین مین عالی ہوگا
تمام جہان کے اولیاء آپ کے محتاج ہونگے اوسوقت وفات فرماوینگے جب اللہ
جل شانہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہونگے آگاہ ہو جو شخص
تم مین سے اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا شباب تھا شیخ حماد دباس کہتے تہے مین
آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر دو نشان ولایت کے دیکھے ہیوت اسفل سے
ملکوت اعلی تک نشان ولایت نصب کئے گئے ہین افق اعلی مین آپ کو القاب صدیقین کر
پکارتے ہین جسوقت شیخ کے پاس آپ تشریف لیجاتے تھے شیخ کہتے تھے مرحبا ای
کوہ بلند و مضبوط کہ متحرک نہین ہی اور شیخ آپ کو کہتے تہے آپ اپنے زمانہ مین سید العارفین
ہین۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہی کہ جسوقت شیخ عقیل المنجی کی مجلس مین ذکر ہوا کہ بغداد
مین مشہور ہوئے ہین ایک جوان عجمی شریف نام پاک اونکا عبد القادر رضی اللہ عنہ ہی
شیخ نے کہا اہل زمین سے زاید اہل آسمان مین آپکی شہرت ہی اون جوان رفیع الشان کا لقب ملکوت
مین بازاشہب ہی قریب زمانہ ہی کہ اللہ جل شانہ کی طرف سے آپ پر حکم وارد ہوگا آپ اوسے
صادر فرماوینگے اپنے وقت مین فرد ہونگے۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہی کہ شیخ ابی الخیر سے
شیخ کے اصحاب نے اجازت سفر بغداد طلب کی شیخ نے کہا جسوقت تم بغداد مین پہونچو

ایسا نہو کہ سید شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر نہو جسوقت
آپ کی خدمت مین حاضر ہو میرا سلام عرض کرنا میرے واسطے طالب دعا ہونا عرض کرنا کہ
ابو بغیر کو آپ دل سے فراموش فرمائین۔ قسم بخدا عجم مین کوئی ولی آپ کی مثل مین مخلوق نہین
ہوا عراق مین بھی آپ کا نظیر نہین نظر آتا آپ کے سبب سے تمام مشرق کو مغرب پر تفضیل ہے
آپ کے علم و نسب نے تمامی اولیا سے آپکو امتیاز واضح دیا ہے۔ اکثر مشایخ نے روایت
کی ہو کہ جسوقت شیخ ابو القاسم عمر بزاز باجازت آنحضرت رضی اللہ عنہ شیخ عدی بن مسافر
کے پاس گئے شیخ نے کہا کہ اے عمر تو نے بحر محیط کو ترک کیا نہر صغیر کے پاس آیا اے
عمر آنحضرت رضی اللہ عنہ اسوقت زمام جمیع اولیا کے مالک ہین تمامی سوا ان محبین
کے چلانے والے ہین اکثر مشایخ نے روایت کی ہو کہ شیخ عبد اللہ محمد القرشی کہتے تھے
آنحضرت رضی اللہ عنہ سید اہل زمانہ ہین اولیا سے اعلی و کمل علما سے زاہد پرہیزگار
عارفین سے اعلم و اتم مشایخ سے اکمل واقد ہین۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہو کہ شیخ
ابو سعید قیلوی سے دریافت کیا گیا کہ صفات و احوال قطب کے کیا ہوتے ہین شیخ نے
کہا سیاست امور و جلالت شان قطب کے تفویض ہوتی ہی۔ احکام و انتظام عالم اوس
قطب کے زمانہ کے اوس قطب پر القا کئے جاتے ہین۔ دریافت کیا گیا اسوقت کون
شخص ہی شیخ نے کہا آنحضرت رضی اللہ عنہ ہین۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہو
کہ شیخ نہر خلیفہ ملکی کہتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے تمامی ابدال و اوتاد و نقیب
و نجیب و غوث و قطب کی گردنون مین اپنے حکم کا ایسا کلو بند باندھا ہی جو اون کے
تمام احوال و اسرار پر محیط ہے جسطرف آپ نظر فرماتے ہین مشرق ہو خواہ مغرب انتہائی
زمین تک اوسطرف کے سکان آپکی نظر کی ہیبت سے خوف کرتے ہین تا کہ اونکا حال

مسلوب ہو جاوے۔ آپ کی نظر کی برکت سے زیادت احوال کے امیدوار ہوتے ہین
اکثر مشایخ نے روایت کی ہے کہ ابو البرکات بن صخر الاموی کہتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
نے اپنے زمانہ کے تمامی اولیاے روے زمین سے عہد لیا ہے کہ آپکے زمانہ مین
احوال ظاہر و باطن مین کسی طرح بلا حکم آپکے تصرف نکرین۔ آپ اون اولیا مین ہین
جنہین حضرت قدس جناب الٰہی مین تعرض و معروض کا اختیار ہے۔ عالم کے انتظام مین
آپ کو تصرف دیا گیا ہے بعد حیات بھی مثل حیات تصرف فرماتے ہین۔ اکثر مشایخ نے
روایت کی ہے کہ شیخ ابو محمد قاسم بن عبد اللہ بصری کہتے تھے مینے ابو العباس خضر
علیہ السلام سے حال شریف آنحضرت رضی اللہ عنہ کا دریافت کیا خضر علیہ السلام نے
فرمایا کہ آپ اسوقت مین فرد احباب و قطب اولیا ہین نہین پہونچایا کسی اولیا کو اللہ جل شانہ
نے کسی مقام مین مگر آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اوس مقام سے اعلیٰ مقام عطا ہوا
نہین پلایا کسی حبیب کو کاسہ ولایت مگر آپ کو اوس کو خوشگوار کاسہ پلایا نہین بخشش
کی کسی مقرب پر کسی حال کی۔ مگر آپ کے واسطے اوس سے اجل و اعلیٰ حال بخشا جتنے اولیا
اللہ ہوے اور قیامت تک ہونگے اسرا الٰہی بن آنحضرت رضی اللہ عنہ کا تا قیامت
تک ادب کرینگے۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابی مدین کہتے تھے مین نے
ابو العباس خضر علیہ السلام سے تین سال ملاقات کی ایک روز احوال اولیاے مشرق
و مغرب و حال شریف آنحضرت رضی اللہ عنہ کا خضر علیہ السلام سے دریافت کیا
فرمایا شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ امام صدیقین و حجت عارفین روح معرفت ہین آپکی
شان اولیا ان عجیب و غریب نادر ہی نہین باقی ہے درمیان آپ کے اور خلق کے
مگر نفس و احد مراتب جمیع اولیا کے ماوراء النفس واحد کے ہین مین تصدیق کرتا

ہون مراتب اولیا کے کہ ورا ما شارہ آپ سے ہین شیخ نے کہا خضر علیہ السلام سے کسی ولی
کے بارہ ہین ایسا کلام نہین سنا اکثر مشایخ نے روایت کی ہے۔ ابو سعید احمد بن ابی بکر حریمی
اور شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی کہتے تھے قسم بخدا اللہ جل شانہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے
مثل مین کوئی ولی نہ پیدا کیا ہے اور نہ پیدا کرے گا۔ کرامات آپ کی مثل جواہر کی لڑی کے پے
در پے صادر ہوتی ہین۔ اگر کوئی شخص آپ کی کرامات کا شمار کرے البتہ بہت سی کرامات ہرگز
شمار کر سکتا ہے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ قول ان دونون شیخون کا اوسوقت کے مشایخ
مین مشہور ہوا مشایخ نے اس قول مین قیل وقال کیا لیکن بعد تفتیش تمامی مشایخ کے نزدیک
یہی قول ثابت و مستحکم ہوا اسواسطے کہ کوئی دلیل و برہان اس قول پر نہوئی۔ یہ مشایخ باوجود اپنی
علو مراتب ولایت کے اس قول کو حلف شرعی کے ساتھ موکد نہ کرتے۔ اکثر مشایخ نے شیخ
ابو بکر حریمی عطار سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ شیخ علی بن ہیتی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی
زیارت کے واسطے حاضر ہوئے اوسوقت آپ خواب فرماتے تھے ہمنے ارادہ کیا آپ کو بیدار
کرین شیخ علی بن ہیتی نے منع کیا۔ اور کہا قسم بخدا مین گواہی دیتا ہون کہ آنحضرت
رضی اللہ عنہ کی مثل مین حضرت عیسی علیہ السلام کے حوارین مین کوئی نہ تھا جب آنحضرت
رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے فرمایا مین محمدی ہون صلی اللہ علیہ وسلم اور حوارین عیسوی
تھے پھر آپنے حقایق و معارف الہی مین کلام فرمایا شیخ علی بن ہیتی نے کہا کہ بعد آپکے کوئی
شخص ایسا نہوگا جو حقائق اور معارف مین ایسا کلام کر سکے۔ شریف ابو عبد اللہ ابن الشیخ
ابو العباس بن عبد اللہ الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ مینے اپنے والد سے سنا۔ کہتے تھے
ایک روز مین حاضر تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین میرے دل مین خیال آیا
کہ شیخ احمد رفاعی کو دیکھتا بمجرد اس خطرہ کے آپنے فرمایا تو شیخ احمد کو دیکھا چاہتا ہے یہنے

عرض کیا ہان دیکھا جاتا ہون آپنے ایک آواز خفیف دی پہر فرمایا اے خضر آیا شیخ
کو تو نہین دیکھتا۔ او سوقت آپ کے ایک جانب ایک شیخ ہیبت ناک کو مینے کہڑا دیکھا
مینے سلام کیا شیخ احمد نے کہا اے خضر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شکل مین کون شخص
ہے آپ سید اولیا ہین۔ میری شکل کے اولیا آپ کی زیارت کی تمنا کرتے ہین مین آپکی
رعیت ہون یہ کہکر شیخ غایب ہو گیے شیخ خضر کہتے تہے۔ ایک شخص شیخ احمد کے پاس
آیا بغداد کو جاتا تھا او سوقت شیخ نے اپنی ہمشیرہ زاد اور اصحاب کو وصیت کی کہ جسوقت
بغداد مین جاؤ کسی چیز کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی زیارت پر مقدم نکرنا اگر آپ وفات
زما چکے ہون قبر شریف پر اول حاضر ہونا شیخ خلیل ابو محمد بلخی نے بیان کیا ہی کہ مقامات
اولیا و اسرار غیب مجہپر منکشف ہوے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو او نعام
آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آدم و ابراہیم و جبرئیل آنسرور عالم صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی جانب راست نوح و موسی و عیسی صلوات اللہ علیہم اجمعین آپ کے
جانب چپ سامنے آپ کے اکابر صحابہ و اولیا مثل خدام کے حاضر تہے سب پر آنسرور
کائنات کی ہیبت تہی صحابہ سے حضرت ابو بکر و عثمان و علی و حمزہ و عباس رضی اللہ عنہم
اور اولیا سے معروف الکرخی و سری السقطی و جنید بغدادی و سہل التستری و تاج العارفین
ابو الوفا و شیخ عبد القادر و شیخ عدی بن سافر و شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ و علیہم اجمعین
کو مینے پہچانا صحابہ مین سب سے زاید نزدیک آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اولیا مین سب سے زاید نزدیک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کے السید الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تہے مینے اس
روایت کے مطلب کو اخذ کیا ہے صاحب بہجۃ الاسرار و زبدۃ الاسرار نے طول

وطویل اس قصہ کو بیان کیا ہی - اوس بیان مین اولیاے عالم پر آنحضرت رضی اللہ عنہ
کا تفاضل معلوم ہوتا ہی - ابو محمد علی بن ادریس نے بیان کیا ہی کہ شیخ کبیر شہاب الدین عمر
سہروردی سے مینے کہا کوئی خواب صالح آپ بیان کرین شیخ نے کہا روز قیامت کو
مینے خواب مین دیکھا کہ تمام اولیا موقف کو جاتے ہین اور آنسرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ہمراہ آپکے امت کثرت مین سیلاب کی مثل تھی اس امت مرحومہ کے
شیوخ کے انوار سعادت تھے ایک شیخ کو سب شیخون سے افضل دیکھا مینے دریافت کیا
یہ کون ہین معلوم ہوا کہ السید الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہین شیخ علی ابن الہیتی نے
بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی زیارت کے واسطے مین بغداد مین آیا آپکو سطح
مدرسہ پر نماز چاشت ادا کرتے دیکھا - فضا سے ہوا مین چالیس صفین رجال الغیب کی دیکھین
ہر صف مین ستر آدمی تھے تمامی اہل صفوف کھڑے ہوے تھے مینے کہا تم کیون
نہین بیٹھے جواب دیا جب تک آپ نماز ادا فرماکر اجازت نہ فرماینگے ہم نہین بیٹھینگے
اسواسطے کہ آپ کا دست مبارک ہمارے ہاتھون پر قدم ہماری گردنون پر اور حکم سب
نافذ ہی شیخ ابو محمد عبداللہ لطایحی نے بیان کیا ہی کہ ایکروز مین آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی خدمت مین حاضر ہوا اوسوقت چار شخصون کو حاضر دیکھا جنھین کبھی نہین دیکھا تھا مین
اوسی مقام پر ٹھر گیا جب وہ رخصت ہوے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھسے ارشاد
فرمایا ان اولیا سے ملاقات کرانے واسطے طالب دعا ہو مینے صحن مدرسہ مین اون اولیا
سے ملاقات کی دعا چاہی ایک شخص نے اون چارون مین سے جواب دیا اے شخص تجھے
خوشخبری ہو تو ایسے ولی اللہ کا خادم ہی جنکی برکت سے اللہ جلشانہ زمین وکوہ وبیابان
ودریا کی نگہبانی اور نیک وبد مخلوق پر رحم فرماتا ہے تمام اولیا آپ کی مہربانی التفات مین

درج ہین زیر سایہ قدم آپ دائرہ حکم مین ہین۔ یہ جملہ کہکر روانہ ہوگئی مینے پھر کبھی وہنین نہین دیکھا مین خدمت مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے متعجب حاضر ہوا۔ عرض کیا یہ کون شخص تھے۔ فرمایا مردان خدا سے ان کو تا فتہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے بیان کیا ہی کہ سنہ ۵۶۰ پانسو ساٹھ مین اپنے عم بزرگ شیخ ابونجیب عبدالقاہر سہروردی کے ہمراہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا میرے عم بزرگ نے آپ کا اسقدر ادب کیا جسکی حد نہین ہی۔ اسطرح خدمت مین حاضر رہے گویا اونکے گوش دربان تھے۔ جب ہم آپ کی خدمت سے نظامیہ مین واپس آئے مینے شیخ سے دریافت کیا آپنے اسقدر کیون ادب کیا جواب دیا کسطرح ادب نکرون آنحضرت رضی اللہ عنہ کے واسطے وجود آپ وجود مین متصرف ہین آپ کے وجود سے عالم ملکوت مین فخر و مباہات کیجاتی ہی۔ میرے مالک نے میرے قلب اور حال اور جمیع اولیا کے قلوب و احوال مین آپ کو متصرف فرمایا ہی اگر آپ چاہین بلاشبہ احوال مین بندش فرمائین اور اگر چاہین احوال مین کشادگی فرمائین۔ اکثر مشایخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ موسیٰ ابن ماہین زولی جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تھے از حد تعظیم و احترام کرتے تھے شیخ سے دریافت کیا گیا کسی ولی کی تمنے تعظیم اسقدر نہین کی جسقدر آپ کی تعظیم کرتے ہو شیخ نے کہا آنحضرت رضی اللہ عنہ افضل زمانہ و سلطان الاولیا سید العارفین ہین مین کسطرح ادب نکرون فرشتہائے آسمان آپ کا ادب کرتے ہین شیخ علی ابن وہب سخاوی نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ محض وجود مین عالم کی طرف ہدیہ ہین۔ اوسے خوشخبری ہی جسنے آپ کو دیکھا آپ کی مجلس مین حاضر رہا جسنے خاطر آنحضرت رضی اللہ عنہ مین شب گذاری۔ اکثر مشایخ نے روایت کی ہے

کہ شیخ شہاب الدین سہروردی کہتے تھے ابتدائے شباب وجوانی مین مجھے علم کلام کا
شوق تھا مینے چند کتابین بھی حفظ تہین۔ مین علم کلام کا نقیہ ہوگیا تھا میرے عم
بزرگ علم کلام کے شغل سے منع فرماتے مین نہ مانتا تھا ایک روز شیخ زیارت آنحضرت
رضی اللہ عنہ کے واسطے آئے مین ہمراہ تھا رہ مین مجھے فرمایا اے عمر اللہ جل شانہ
فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم
صدقۃ آگاہ ہو ہم اسوقت ایسے شخص کی خدمت مین حاضر ہوتے ہین جسکا قلب اللہ
کی خبر دیتا ہے بخیال ولحاظ خدمت مین حاضر ہوتا کہ تجھے برکات معلوم ہون شیخ نے
بیان کیا ہی جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئے میرے
عم بزرگ نے عرض کیا یا سیدی یہ مرد جوان میرا برادر زادہ ہی اسے علم کلام کا
ازحد شوق ہی رات دن اس مین مشغول رہتا ہی ہرچند مینے اسے منع کیا مگر یہ نہین مانتا آنحضرت
رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا اے عمر کون کون سی کتابین تو نے یاد کی ہین مینے
اون کتابون کا نام لیا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے میرے سینہ پر اپنا دست مبارک
مس فرمایا قسم ہی خدا کی اپنے دست مبارک کو سینے سے علحدہ نہین فرمایا تھا کہ میرے
دل سے اللہ جل شانہ نے علم کلام کو محو کردیا کوئی مسئلہ مجھے یاد نہ رہا میرے قلب
پر علم لدنی منکشف ہوا جسوقت مین آپ کی خدمت سے واپس ہوا اوسوقت حکمت
مین کلام کرتا تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا کہ اے عمر تو عراق مین
آخروقت مین مشہور ہوگا شیخ عمر نے کہا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سلطان طریق
ہین اور باتحقیق وجود مین متصرف ہین۔ شیخ نجم الدین تفلیسی نے بیان کیا ہی کہ مین
شیخ شہاب الدین سہروردی کے پاس خلوت مین تہا عالم واقعہ مین چالیسوین

دن مینے دیکھا شیخ شہاب الدین سہروردی ایک کوہ پر کہڑے ہین زیر کوہ ایک خلقت
ہی شیخ کے سامنے جواہر کا انبار ہی ایک پیمانہ مین جواہرات بھر بھر کر مخلوق کو دیرہی مین
جب جواہر کم ہو جاتا ہی اوسی جگہہ سے پھر پیدا ہو جاتا ہی گویا اوس جگہہ دریا ہے جواہر کی
آخر روز مین خلوت سے باہر آیا شیخ کے خدمت مین گیا تا کہ اونھین اس واقعہ کی اطلاع
دون جسوقت شیخ نے مجھے دیکھا میری اطلاع کرنے سے اول مجھ سے کہا جو کچھہ تو نے
دیکھا حق ہی اس سے اور زیادہ بھی ہی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھے علم کلام کے
عوض یہہ عطا فرمایا ہی بالتحقیق اللہ جل شانہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا تصرف تام
اور کرامات و قدرت کاملہ عطا فرمائی ہی مشایخ نے روایت کی ہی کہ شیخ بقا بن بطو
اور شیخ ہیتی - اور ابو سعید قیلوی جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ مین حاضر
ہوتے تھے اول دروازہ مدرسہ کو جاروب سے صاف کر کے آبپاشی کرتے تھے جب
آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اجازت حاصل کر لیتے اوسوقت خدمت مین حاضر ہوتے تھے
جسوقت آپ بیٹھنے کی اجازت فرماتے تھے اوسوقت بہت ادب سے بیٹھتے تھے اور عرض
کرتے تھے کہ ہمین امان ہے جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ سوار ہوتے تھے جو شخص
ان مشایخ سے حاضر ہوتا تھا وہ غاشیہ برداری کرتا تھا ہر چند آپ منع فرماتے تھے
مگر یہ مشایخ عرض کرتے تھے ہم اس خدمت سے اللہ جل شانہ کا تقرب حاصل کرتے
ہین مشایخ نے روایت کی ہی کہ شیخ علی بن ہیتی جب آنحضرت رضی اللہ عنہ کی زیارت
کے واسطے بغداد آتے تھے شیخ کے ہمراہ کامل مریدین شیخ کے ہوتے تھے جسوقت
قریب بغداد کے پہونچتے تھے اپنے مریدین کو حکم دیتے تھے کہ دجلہ مین غسل کرو اور
اسرار دل و خطرات قلب پر نگاہ رکھو اسواسطے کہ ہم سلطان کی خدمت مین حاضر ہوتے

ہین جسوقت شیخ بغداد مین پہونچتے تھے اہل بغداد جلدی آپ کو گہیر لیتے تھے شیخ کہتے تہے
مین زیارت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے واسطے حاضر ہوا ہون جسوقت دروازہ مدرسہ پر
پہونچتے تھے پا برہنہ ہو جاتے تھے توقف کرتے تھے جب آنحضرت رضی اللہ عنہ
فرماتے تھے اے برادر میرے پاس آ اوسوقت مدرسہ مین جاتے تھے بہ ادب تمام
ایک جانب بیٹھ جاتے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ شیخ سے فرماتے تھے تم خوف
کرتے ہو حالانکہ شحنہ عراق ہو شیخ عرض کرتے تھے یا سیدی آپ سلطان ہین اگر آپ
مجھے امان عطا فرماینگے تو میرا خوف جاتیگا امن حاصل ہوگی اوسوقت آنحضرت
رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اب تیرا خوف ہوگا۔ مشایخ نے روایت کی ہی کہ ایکروز
ہم شیخ علی بن ہیتی کے پاس حاضر ہوے صاحب دیوان خلیفہ بغداد بھی حاضر تھا
اوسیوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا فرمان شیخ کو پہونچا شیخ مجلس مین کھڑے ہو گئے
کمر باندھی تعمیل حکم کرنے لگے صاحب دیوان نے شیخ سے کہا یا سیدی یہ کیا بات ہے
شیخ نے کہا اگر تجھے کوئی حکم خلیفہ بغداد کا پہونچے تو کیا کرے صاحب دیوان نے
کہا اسی طور سے تعمیل کرون جسطرح آپ نے تعمیل کی شیخ نے کہا مجھے خلیفہ کا حکم پہونچا
اوسکی تعمیل مین مجھے تعجیل فرض ہی۔ صاحب دیوان نے کہا وہ کون شخص ہین شیخ نے
جواب دیا آنحضرت رضی اللہ عنہ اسوقت خلیفہ اولیا اور مشایخ کے بادشاہ و
سلطان وجود ہین۔ مشایخ نے روایت کی ہی کہ شیخ ابو عمر عثمان بن فردق قریشی کہتے
تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ہمارے امام و شیخ و سید ہین۔ کوئی ولی اللہ اسوقت
ایسا نہین ہی جسپر آپ کی بخشش نہو۔ آپ پر کسی کی بخشش و احسان سوائے اللہ جل شانہ
و رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نہین ہی۔ مشایخ نے روایت کی ہی

کہ شیخ قدوہ ماجد کردی کہتے تہے کہ اسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہٗ امام طریق اور
ہمارے پیران پیرہین آپکے نورسے اہل قلوب کے احوال روشن ہین آپ کی خوشی طبعیت
سے اہل حقایق کے اسرار وا ہوتے ہین آپ کا نور نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روشن
ہے آپ کے نور کو نور نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے نوت و تروتازگی و استمداد
ہے و شیخ شہاب الدین سہروردی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہٗ
نے فرمایا ہے ہر ولی قدم بقدم ہر نبیؑ کے ہے اور مین قدم بقدم اپنے جدامجد محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہون جس مقام سے آنسرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
قدم اوٹھایا اوسی مقام پر مینے قدم رکھا مگر نبوت کے مقام پر مینے قدم نہین رکھا۔
اسواسطے کہ وہ سوای نبی کے کسی ولی کو مل نہین سکتے ✣

باب سوم ذکر نسب و صفت آنحضرت رضی اللہ عنہ مین

آنحضرت رضی اللہ عنہٗ غوث اعظم شیخ شیوخ العالم شیخ الاسلام امام طریقت
و شریعت و حقیقت قطب الاقطاب ارشادی بالاصالت سید السادات منبع الخیر
والبرکات الشیخ محی الدین ابو محمد السید الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی بن ابی صالح موسیٰ
بن ابی عبداللہ ابن یحییٰ الزاہد ابن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ ابن موسیٰ الجون
بن عبداللہ المحض اور مجل بہی کہتے ہین ابن الحسن المثنی بن امام الحسنؑ ابن الامام
امیرالمومنین و امام المتقین اسداللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب سیدنا و مولانا علی
ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین سبط ابی عبداللہ الصومعی الزاہد
آنحضرت رضی اللہ عنہٗ قصبہ جیل مین پیدا ہوے اسواسطے جیل کیطرف منسوب
ہین لفظ جیل بکسر جیم وسکون یا جیل علیحدہ علیحدہ قصبے ہین قرب طبرستان اوسے

جیلان اور گیلان بھی کہتے ہین گیل بھی ایک قصبہ ہی دجلہ کے کنارہ وسط کی راہ
مین بغداد سے ایک روز کی راہ پر اوسے جیل العجم بھی کہتے ہین اسی واسطے کہا جاتا ہی
گیل عجم اور گیل عراق اور جیل زیر مداین ایک قصبہ ہی۔ ایک روایت یہ ہی کہ جیلانی
آنحضرت رضی اللہ عنہ کے جد امجد کیطرف جو جیلان تھے منسوب ہی۔ ابو عبداللہ
الصومعی بزرگان مشایخ و سرداران زاہدین سے صاحب کرامات بزرگ و احوال سنیہ
تھے۔ حضرت صومعی کی کرامات بہت مشہور و معروف ہین۔ مستجاب الدعوات تھے اسی واسطے
مشایخ عراق عجم اکثر آپ کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے۔ بارہا آپ امور آئندہ کی خبر
دیتے تھے اوسی طرح وہ امر واقع ہوتے تھے والدہ ماجدہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت ابی عبداللہ الصومعی ہین یہ مکرمہ معظمہ صاحب خیر و برکت
تھین شیخ الاصیل ابو محمد عبداللطیف بن الشیخ القدوہ ابی النجیب عبدالقاہر سہروردی
نے مشایخ سے روایت کی ہی کہ سیدہ مکرمہ والدہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم زہد
و تقوے مین مضبوط تھا اکثر مرتبہ فرماتی تھین جب میرا بیٹا عبدالقادر پیدا ہوا رضی اللہ
عنہ ماہ مبارک رمضان مین کبھی دنکو دودہ نہین پیا۔ ایک مرتبہ ہلال رمضان مین
اشتباہ ہوا مجھسے لوگون نے دریافت کیا مینے کہا آج میرے بیٹے نے دن کو دودہ
نہین پیا پھر معلوم ہوا کہ وہ روز ماہ رمضان کا تھا یہ کرامت مشہور رہی کہ سادات شرفا
مین ایک بچہ ہی رمضان مین دنکو دودہ نہین پیتا چھوٹے بھائی آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے ابو احمد عبداللہ عالم و صاحب خیر و برکت تھے جوانی مین وفات کی جیلان مین
دفن ہوئے آپ کی عمہ مکرمہ شیخہ صالحہ ام محمد عایشہ صاحب کرامات و خیر و برکت تھین
روایت کی گئی ہی کہ جیلان مین قحط سالی ہوئی مشایخ نے استسقا کی نمازین پڑہین

مگر بارش نہوئی تمامی مشایخ ابی ام محمد عائشہ آپکی عمہ مکرمہ کی خدمت مین حاضر
ہوئے بارش کا سوال کیا شیخہ مکرمہ صحن مکان مین کھڑی ہوئین مکان کو جاروب
سے صاف کیا خداوند قدیر جل سبحانہ کی درگاہ مین عرض کیا اے میرے رب
مینے مکان کو جاروب کیا تو باران رحمت برسا مشایخ نے بیان کیا ہے اوسوقت
ایسی بارش ہوئی جسطرح آب دہن مشک سے جاری ہوتا ہے شیخہ مکرمہ کا سن زاید
ہوا جیلان مین بعد وفات دفن ہوئین۔ لفظ جون معنی سیاہی اور سفیدی کے
مستعمل ہے چونکہ موسی رضی اللہ عنہ گندم گون تھے اسیواسطے آپ کا لقب جون ہوا
اور والدہ ماجدہ موسی رضی اللہ عنہ جب شصت سالہ تھین آپنے رحم مین قرار پایا
تھا یہ امر مشہور ہے کہ زن شصت سالہ سوائے قریشیہ کے حاملہ نہین ہوتی۔ اور پنجاہ سالہ
سوائے عربیہ کے والدہ موسی رضی اللہ عنہ کی سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن
عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہین۔ لفظ محض معنی خالص کے ہے۔
چونکہ والدہ ماجدہ حضرت عبداللہ کی فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام ہین اور والد
ماجد حضرت عبداللہ کے امام حسن ابن علی کرم اللہ وجہہ ہین کوئی اور قوم سوائے سادات
کے جانبین سے شریک نتھی۔ آپ محض سید اور کریم الطرفین تھے اسواسطے آپ کا
لقب عبداللہ محض ہوا۔ لفظ مثنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا لقب ہوا سواسطے کہ آپ
حضرت امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادہ ہین۔ چونکہ آپ کا بھی اسم مبارک حسن تھا۔
اسواسطے مثنی آپ کا لقب ہوا۔ مشایخ سے روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ علما کا لباس
زیب بدن فرماتے تھے صوف کی چادر اوڑھتے تھے خچر پر سوار ہوتے تھے مشایخ
آپکی غاشیہ برداری کرتے تھے بلند کرسی پر اجلاس فرما کر بلند آواز سے وعظ و

کلام فرماتے تھے تکلم مین کسی قدر سرعت تھی جس کام کو حکم فرماتے تھے اوسیوقت
حاضرین تعمیل کرتے تھے۔ جسوقت کوئی شخص کیسا ہی سیاہ قلب آپ کو دیکھتا تھا اوسکے
قلب کو نرمی حاصل ہوتی تھی۔ نفاق۔ بغض۔ کینہ۔ حسد اوس شخص کے قلب سے
بالکل زایل ہوجاتا تھا دنیا کی محبت کو فراموش کرتا تھا جب کوئی آپ کو دیکھتا تھا تحقیق
وہ ایک عالم کے آدمیون کو دیکھتا تھا جسوقت آپ مسجد جامع کو تشریف لیجاتے تھے
بازارون مین لوگ ٹھہرجاتے تھے۔ اللہ جل شانہ سے اپنی حاجات کی دعا مانگتے
تھے روایت ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جامع مسجد مین عطسہ ہوا یعنی
چھینک آئی اہل مسجد نے تشمیت کی یعنی جواب عطسہ دیا اسقدر آوازین بلند ہوئین
کہ مسجد گونج اٹھی اوس روز مقصورہ مسجد مین المستنجد باللہ خلیفہ بھی موجود تھا۔
خلیفہ نے دریافت کیا یہ آواز کیسی ہی۔ اہل مسجد نے بیان کیا آنحضرت رضی اللہ عنہ
کو عطسہ ہوا اوسکا جواب اہل مسجد نے دیا ہی اس امر سے خلیفہ کو بہت خوف ہوا آنحضرت
رضی اللہ عنہ صاحب ہیبت عظیمہ تھے جسوقت کسی کی طرف دیکھتے تھے قریب
ہوتا تھا وہ خوف سے گرپڑے بارہا اندام برعشہ پڑجاتا تھا جسوقت آنحضرت
رضی اللہ عنہ جلوس فرماتے تھے گرد آپ کے اہل مجلس حلقہ باندھکر باادب تمام
بیٹھتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا آپ شیر ہین۔ ان سب پر آپ کی ہیبت ہے۔ نہین سنا گیا
کوئی ولی اللہ جسکے حکم کی اسقدر جلدی جلد تعمیل کی گئی ہو جسطور سے آپ کے
حکم کی بزودی و بسہولت تعمیل ہوتی تھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نحیف البدن
ولاغر اندام بلند قد نہین سینہ تھے۔ ریش مبارک طویل وعریض سرخ و سپید رنگ
دونو ابرو ملے ہوے تھے۔ آپ بلند آواز اور بلند مرتبہ اور صاحب علم کثیر تھے

آپنے چالیس برس مخلوق الٰہی مین کلام فرمایا یعنی وعظ کہا اور تینتیس سال تدریس فرمائی
اور فتوے دیا ولادت باسعادت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی جیلان شریف
مین سنہ ۴۷۱ھ چارسو اکہتر مین ہوئی اور سنہ ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھہ مین وفات فرمائی بغداد
شریف مین تشریف فرما ہوئے اوسوقت سن مبارک اٹھارہ سال کا تھا اولاً حفظ قرآن
شریف شروع کیا اسرار ظاہری و باطنی قرآن شریف پر کما حقہ اطلاع پائی زان بعد
فقہ مذہبی حاصل فرمایا۔ علم خلاف پر اصولاً و فروعاً مہارت حاصل فرمائی۔ علم حدیث
کو اکابر علماء اور ائمہ امت سے سماعت فرمایا تھوڑے عرصہ مین جامع جمیع علوم
عقلی و نقلی ہوئے تمامی علمائے عالم پر جمیع علوم مین فایق ہوئے زان بعد اللہ جل شانہ
نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو واسطے ہدایت خلق کے مامور فرمایا آپ کے کلام
کو خاص و عام کے نزدیک قبول تمام ہوا اللہ جل شانہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے قلب سے اپنی حکمت اور قدرت ظاہر فرمائی نشانیان اور شواہد ولایت اور
خصوصیت آپ سے ظاہر ہوئین آنحضرت رضی اللہ عنہ کا مجاہدات مین
قدم مستحکم ہوا ہوس سے تجرد خالص تہا ما سوای اللہ سے انقطاع کلی تہا آنحضرت
رضی اللہ عنہ طلب مولا مین شداید اور بلوی پر از حد صابر تھے زان بعد مدرسہ
مین جو آپ کے طرف منسوب ہی درس و وعظ فرمایا فتوے دینا شروع کیا زیارات
اور نذور کا قصد فرمایا اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین واسطے
انتفاع اور تحصیل علوم کے فقہا اور علماء۔ اور صالحین مجمع کرتے تھے آپکی صحبت و کلام
سے نفع کثیر اوٹھاتے تھے طالب علم اکناف و جوانب عالم سے خدمت مین
حاضر ہوتے تھے جو طالب علم خدمت مین حاضر ہوا پہر وہ کسی عالم کے پاس نہ گیا

اسواسطے کہ ایسی جامعیت علوم عالم میں کسی کو نہ تھی ہزار ہا اشخاص بت پرست پر آپ کے توبہ کرتے تھے آپ کے مدرسہ میں درس تفسیر و حدیث اور مذہب اور علم خلاف ہوتا تھا۔ صبح و شام تفسیر و علوم حدیث و مذہب و خلاف و اصول و نحو کا درس ہوتا تھا بعد نماز ظہر قرآن شریف کی قراءت ہوتی تھی آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اللہ جل شانہ نے مفاتیح معارف و حقایق تفویض فرمائی تھیں سلطنت معارف و حقایق آپ کیطرف منتہی ہوئی تھی علوم نقلی و عقلی کو فروعاً و اصولاً ثابت فرماتے تھے قولاً و فعلاً مدد حق فرماتے تھے بہت کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں جس میں بیشمار فوائد تھے تمام عالم میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کا شہرہ ہوا اکناف و جوانب عالم سے مخلوق الہی واسطے حصول فیوض کے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے ہر شخص کی زبان پر آپ کی تعریف و توصیف تھی طرح طرح سے اقطاب و ابدال علماء و فقہا اور مخلوق الہی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرتے تھے بعض اشخاص آپ کو صاحب بیانین و لسانین بعض کریم الحدین و الطرفین بعض صاحب برہانین و سلطانین بعض امام الفریقین و الطریقین بعض قطب الخافقین و غوث الثقلین کہتے تھے **فرد** آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری ✦ اسقدر علماء اور فقہا اور اولیاء اللہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شاگردی سے مشرف ہوئے ہیں جنکی تعداد نہیں ہوسکتی۔ صاحب بہجۃ الاسرار نے بیان کیا ہے کہ جماعت بیشمار علماء اور فقہا اور اعیان مشایخ اور اولیاء اللہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی محبت دل میں راسخ رکھتے تھے از حد تعظیم و ادب کرتے تھے۔ آپ کے فضل اور بلندی مرتبہ کے

سفر تھے۔ آپ کے مناقب کو بیان کرتے تھے آپ کے طریقہ کے اطباع کی
وصیت کرتے تھے اوسوقت کے تمام مشایخ اور علماء اور فقہاء اور اولیاء اللہ
تمامہ قادری تھے شیخ الامام ابو محمد ابراہیم بن محمود البطایحی جو عمدہ فقہاء و قراء اعلام
اولیاء اللہ مین کہتے تھے اللہ جل شانہ کے نزدیک بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
اور صحابہ کرام کے میرے شیخ اور پیشوا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہم
ہین شیخ قدوہ ابو الفتوح عبد الملک بن الشیخ الامام ابو عبد المالک و نیال بن ابو المعالی
جو پیشوائے فقہاء و محدثین و زہاد سے تھے کہتے تھے ایک مجلس مین جمیع علماء
تھا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی۔ اور قاضی القضاۃ جمال الدین ابو الحسن
یوسف بن رافع تمیم بھی تھے۔ اوصاف مشایخ کا بیان شروع ہوا کہتے تھے
کہ میرے والد نے مجھے وصیت کی کہ دایما آنحضرت رضی اللہ عنہ کے طریقہ پر
مستقیم رہنا مین بھی اسی طریقہ پر قایم ہون روایت ہے کہ مشایخ قادریہ جسوقت
کسی سے عہد لیتے تھے کہتے تھے ہمارے اور تیرے شیخ آنحضرت رضی اللہ عنہ
ہین۔ صاحب بہجۃ الاسرار نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد
اور اولاد کی اولاد کا ذکر بھی کیا ہے۔ مگر مین صرف آنحضرت رضی اللہ عنہ کی
اولاد امجاد کا ذکر کرتا ہون

باب چہارم ذکر اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ مین

شیخ الامام سیف الدین ابو عبد الوہاب جمال الاسلام پیشوائے علماء اور فخر
متکلمین ہوئے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ حاصل کیا حدیث کی سماعت
کی بہت سے ائمہ امت سے علوم حاصل کئے بلاد عجم مین طلب علم کے واسطے

تشریف لے گئے۔ بعد وفات آنحضرت رضی اللہ عنہ کے آپ کے مدرسہ مین درس
حدیث کیا وعظ کہا فتوے دیا بہت علما اور مشایخ آپ کے شاگرد ہوئے سنہ ۵۹۳ھ
بالسنو ترانوے مین پیدا ہوئے شہر بغداد مین انتقال فرمایا اور مقبرہ حلبہ مین دفن ہوئے
رضی اللہ عنہ الشیخ الامام الاوحد شرف الدین ابو محمد عیسی اور دوسری کنیت آپکی
ابو عبد الرحمن بھی۔ آپ آفتاب عراق و مصر تھے صاحب بیانین ولسانین اور
سرگروہ متکلمین تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ اور حدیث حاصل کیا بہت سے
علما امت سے اور علوم حاصل کئے بغداد مین مدت تک وعظ کہا درس حدیث کیا
فتوے دیا علم تصوف مین جواہر الاسرار ولطایف الانوار ایک کتاب تصنیف
کی بہت سے حقایق اور معارف اوس مین تحریر کیے۔ ازان بعد مصر کو تشریف لیگئے
وہان بھی مدت تک درس حدیث کیا وعظ کہا فتوے دیا بہت علما اور فقہا اور
مشایخ آپکے شاگرد ہوئے سنہ ۶۰۰ھ مین انتقال فرمایا۔ مصر مین دفن ہوئے آپ واسع العلم
عزیز الفضل کامل العقل تھے باوجود اس قدر و منزلت کے ازحد متواضع کریم النفس اور
کریم الاخلاق تھے رضی اللہ عنہ الشیخ الامام الجلیل شمس الدین ابو محمد اور دوسری کنیت
آپ کی ابو عبد العزیز ہے آپ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے فقہ مذہبی حاصل
کیا۔ حدیث کی سماعت کی اور ائمہ و علما امت سے علوم حاصل کئے۔ مدت تک وعظ کہا
درس حدیث کیا بہت سے مشایخ آپ کے شاگرد ہوئے۔ آپ وافر العقل اور کثیر
العلم تھے باوجود اس علو مرتبہ کے آپ کو کمال تواضع اور حسن اخلاق تھا رضی اللہ عنہ
الشیخ الامام جمال الدین ابو عبد الرحمن الجبار اور دوسری کنیت ابو الفرح بھی۔ علم فقہ
اور حدیث آنحضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ اکابر علما و ائمہ امت سے

اور علوم حاصل کئے مدت تک درس کیا وعظ کہا آپ سراج علماء عراق ومفتی تھے اہل فضل وعلم کو ازحد دوست رکھتے تھے علوم عدیدہ مین آپ کو ید بیضا تھا رضی اللہ عنہ الشیخ الامام اوحد تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق - آپنے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے فقہ مذہبی اور علم حدیث حاصل کیا اکابر علماء امت سے علوم عدیدہ حاصل کئے جماعت کثیر مشایخ اور اولیا آپکے شاگرد ہوئے - آپ سراج عراق اور فخر حفاظ اور شرف اسلام وامت اور پیشوائے اولیاء تھے - آپ کے اخلاق حمیدہ وخصائل پسندیدہ تھے دایم الفکر اور کثیر السکوت اور صحیح الزہد اور وافر العلم افعال مین عادل تھے حدیث مین ثقہ تھے تیس سال آپنے آسمان کیطرف نہ دیکھا اور سر مبارک بلند نہ فرمایا - اور یہ بھی ارشاد کیا کہ آسمان کیطرف دیکھنے اور سر بلند کرنے سے اللہ جل جلالہ سے حیا آتی ہے ذیقعد ۵۲۸ھ مین آپ پیدا ہوئے - ساتوین شوال سنہ ۶۰۳ھ چہ سو تین مین وفات کی رضی اللہ عنہ الشیخ الجلیل ابو اسحاق ابراہیم آپنے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ اور حدیث حاصل کی ائمہ امت سے بھی حصول علم کیا - آپ زینت فقہائے عراق اور مفسرین اور ثقات حدیث سے تھے باوجود اس علم وفضل کے ازحد متواضع اور کثیر الاخلاق تھے - واسط کو تشریف لے گئے ۵۷۳ھ پانسو تہتر مین انتقال فرمایا وہین مدفون ہوئے - رضی اللہ عنہ الشیخ العالم الفاضل ابوالفضل محمد آپنے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ وحصول حاصل کیا اکثر علماء امت سے سماعت حدیث کی آپ سردار مشایخ وصحاب تھے ازحد نیک اور ثقہ تھے - چھبیسوین ذیقعدہ سنہ ۶۰۰ھ چہ سو مین آپنے انتقال فرمایا بغداد مین مقبرہ حلبیہ کے اندر مدفون ہوئے رضی اللہ عنہ سے علم حدیث کی سماعت کی صغر سن سے فائدہ کثیرہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا - دیگر علماء امت سے

بھی حدیث کی سماعت کی آپ بقیہ سلف تھے مدت تک درس حدیث کیا۔
شنہ ۵ پانسو آٹھ مین پیدا ہوئے ستائیسوین صفر ۵۹۳ھ مین وفات فرمائی
بغداد مین دفن ہوئے آپ اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ مین سب سے
مُسن ہوئے رضی اللہ عنہ الشیخ الفاضل ابو ذکریا یحیٰی آنحضرت رضی اللہ عنہ
سے علم فقہ اور حدیث حاصل کیا علمار امت سے بھی علوم حاصل کئے مصر کو
تشریف لیگئے آپ فقیہ اور فاضل اجل تھے باوجود اس قدر و منزلت کے نہایت
کریم الاخلاق اور متواضع تھے اہل علم سے محبت فرماتے تھے ساتوین ربیع الاول
۵۵۰ھ پانسو پچاس مین پیدا ہوئے پندرہوین شعبان ۶۰۰ھ چھ سو مین انتقال
فرمایا حضرت ابو عبد اللہ عبد الوہاب اپنے برادر بزرگ کے پاس مدفون ہوئے
آپ اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ سے سب مین چھوٹے ہین رضی اللہ عنہ
الشیخ الامام العالم ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ۔ آپ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے
علم فقہ اور حدیث حاصل کیا۔ مصر کو تشریف لے گئے وہان سے دمشق گئے وہین
متوطن ہوئے آپ سراج فقہا اور زینت محدثین اور بقیہ سلف تھے آپکو علم ادب
مین کامل دستگاہ تھی۔ زاہد اور نیک تھے دمشق مین درس حدیث کیا جماعت
مشائخ اور علمار نے آپ سے نفع لیا سلخ ربیع الاخری ۵۳۹ھ پانسو انتالیس مین
پیدا ہوئے اول شب جمادی الاخری ۶۱۸ھ چھ سو اٹھارہ مین انتقال فرمایا جبل
قاسیون دمشق مین مدفون ہوئے آپ نے تمامی اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ
سے انتقال فرمایا ہے رضی اللہ عنہ
ابو محمد یوسف ابن امام ارجی عبد الرحیم بن علی النخوری نے کہا ہے کہ حافظ ابو العباس احمد

کہتے تھے ایک روز مین اور تمھارے والد آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت
مین حاضر ہوئے ایک قاری نے ایک آیت قرآن شریف کی پڑھی آنحضرت
رضی اللہ عنہ نے اُس آیت کی تفسیر فرمانی شروع کی ہر وجہ پر مین تمھارے
والد سے دریافت کرتا تھا کہ تم اس وجہ کو جانتے ہو وہ جواب دیتے تھے کہ
ہان جانتا ہون یہانتک کہ گیارہ وجہین آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمائین او
تمھارے والد نے ہر وجہ پر یہی کہا کہ مین جانتا ہون جب آپنے بارہوین وجہ
ارشاد فرمائی اوسوقت تمھارے والد نے کہا اسے نہین جانتا ہون یہانتک
کہ پھر آپنے چالیس وجہین سوای اُن گیارہ کے اور فرمائین ہر وجہ پر تمھارے والد نے
کہا اسے نہین جانتا حالانکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ہر وجہ کو اوسکے قائل کیطرف
منسوب فرماتے جاتے تھے اُس روز ہمین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے علم سے کمال
تعجب ہوا پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اب ہم قال کو چھوڑتے ہین
حال کی طرف متوجہ ہوتے ہین لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بمجرد اس ارشاد کے
خلق اللہ کو سخت اضطراب ہوا اور حالم وجد طاری ہوا تمھارے والد نے اپنے
جامہ کو پارہ پارہ کیا یہ کیفیت آپکے علم ظاہری کی ہے لیکن علم لدنی اور باطنی پس
اوسکے بیان کی گنجایش کسی طرح نہین ہوسکتی چنانچہ ایک وصف علم لدنی کا بیان
کیا جاتا ہے اکثر مشائخ نے شیخ کیمانی اور شیخ بزاز سے روایت کی ہے کہتے
تھے کہ ایک روز ہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوے اوسوقت
آپ دودہ کھارہے تھے آپنے ایک آواز سخت دی اور فرمایا اسوقت میرے
قلب پر ستر دروازے علم لدنی کے کھولے گئے ہر علم کی وسعت مثل وسعت زمین فر

آسمان کے ہے پھر آپنے معارف اہل خصوص مین کلام فرمایا حاضرین کو اس کلام
سے کمال دہشت ہوئی چنانچہ اسطور کے کلمات آپ کے وعظ کا جہان بیان ہوگا ذکر
کیے جائینگے مشائخ نے بیان کیا ہے کہ بلاد و امصار و عالم اور خصوص عراق سے
اکثر فتوے آپ کے پاس آتے تھے۔ آپ فتوی کو اپنے پاس رکھ کر مطالعہ
نہین فرماتے تھے بلکہ بلا تامل و فکر اوسکا جواب تحریر فرماتے تھے جب آپکے
فتوے علماء کے پاس جاتے تھے اصابت فتوی سے زاہد علما کو آنحضرت
رضی اللہ عنہ کی تعجیل جواب سے تعجب ہوتا تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ مذہب شافعی
اور حنبلی پر فتوے دیتے تھے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اربعہ پر فتوی دیتے
تھے سوائے آپکا کسیکا فتوی نہوتا تھا۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ عجم
سے ایک فتوی آیا اوسکے جواب مین علمای عراقین عاجز ہوگئے تھے کسی نے جواب
شافی نہین دیا تھا صورت فتوی یہ تھی۔

فتوی۔ کیا فرماتے ہین سادات علماء ایسے شخص کے بارے مین جسنے حلف کیا
تین طلاق کے ساتھ کہ مین اللہ تعالے کی ایسی عبادت کرونگا جسمین کوئی انسان
عالم کا میرے شریک نہو پس کونسی عبادت ہے جس سے اپنی قسم مین سچّا ہو۔
جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فتوی ملاحظہ فرمایا بمجرد ملاحظہ کے جواب ارشاد فرمایا
مکہ شریف جاکر اکیلا خانہ کعبہ کا طواف کرے اوسی وقت فتوی لینے والا فتوی
لیکر چلا گیا شب بھی بغداد مین اوسنے نگذاری۔ شیخ قدوہ ابو الحسن علی بن ہیتی
نے بیان کیا ہے کہ مین اور شیخ بقا ابن بطو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قبر امام احمد
حنبل کی زیارت کے واسطے گئے ہمنے دیکھا کہ شیخ احمد حنبل اپنی قبر سے باہر نکل آئے

آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا۔ ایک خلعت پہنایا اور فرمایا کہ اے
شیخ عبدالقادر تحقیق علم شریعت اور علم طریقت اور علم حال اور فعل حال مین آپکی
طرف خلق اللہ محتاج ہوگی۔ رضی اللہ عنہ شریف ابو عبداللہ محمد بن الشیخ
ابوالعباس خضر حسینی موصلی نے بیان کیا ہے کہ مین نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے
تھے مین نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ مین ایک مکان وسیع
ہے اوسمین مشائخ بر و بحر جمع ہین صدر مجلس مین آنحضرت رضی اللہ عنہ تشریف
فرما ہین کسی شیخ کے سر پر عمامہ ہے کسی کے عمامے پر ایک طرحہ کسی پر دو طرحے
آنحضرت رضی اللہ عنہ کے عمامہ پر تین طرحے ہین مجھے ازحد فکر ہوئی اسی
فکر مین بیدار ہوا اپنے سرہانے آپکو کھڑے ہوئے دیکھا آپنے فرمایا کہ اے
خضر ایک طرحہ علم شریعت دوسرا علم طریقت۔ تیسرا علم حقیقت کا ہے۔ اکثر مشائخ
نے روایت کی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے مشائخ نے دریافت کیا کہ آپکا اسم مبارک
محی الدین کیون ہوا فرمایا کہ ایک زمانہ مین مین سیاحت کرکے بغداد کو جمعہ کے دن
پا برہنہ آتا تھا میرا گذر ایک بیمار متغیر اللون کمزور پر ہوا اُس شخص نے مجھسے کہا
السلام علیک یا عبد القادر مین نے سلام کا جواب دیا اوس نے کہا کہ آپ
میرے قریب تشریف لائین مین اوسکے قریب گیا اوس نے کہا مجھے بٹھا دو
مین نے بٹھا دیا اوسکا رنگ و رونق و صورت بہت اچھی ہوگئی تندرست ہوگیا مجھسے
کہا کہ آپ مجھے جانتے ہین مین نے کہا نہین اوسنے کہا کہ مین آپکے جد امجد کا
دین ہون میرا یہ حال ہوگیا تھا اللہ تعالےٰ جل شانہ نے آپکے سبب سے مجھے زندہ
کیا آپ محی الدین ہین۔ مین وہان سے جامع مسجد کی طرف چلا۔ راہ مین ایک

شخص نے مجھسے کہا یا سید محی الدین جب مین نے نماز جمعہ ادا کی اوسوقت تمام اشخاص جلدی جلدی میرے ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے یا محی الدین یا محی الدین اس سے قبل مجھے محی الدین کوئی نہین کہتا تھا رضی اللہ عنہ

باب پنجم ذکر طریق آنحضرت رضی اللہ عنہ مین

ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے طریقہ کا حال دریافت کیا گیا۔ شیخ نے بیان کیا آنحضرت رضی اللہ عنہ بغیر مدد و قوت خود ہر امر کو اللہ جل شانہ کی تفویض کرنے مین آپکا طریقہ تجرید توحید اور توحید تفرید ہے۔ آپ کو مقام عبدیت مین مع اسرار عبدیت حضوری ہے آپکو کمال ربوبیت کا ملاحظہ ہے آپ ایسے بندہ ہین جو مصاحبت تفرقہ سے معائنہ جمع تک باوجود پابندی احکام شریعت کے بلند ہوئی ہین۔ شیخ عدی بن مسافر سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا کیا طریقہ ہے۔ شیخ نے کہا آپکا طریق بموافقت روح و قلب و اتحاد ظاہر و باطن قضا و قدر کی فرمانبرداری ہے آپکا طریق صفات نفس اور نفع و ضرر اور قرب و بعد سے علیحدگی ہے۔ شیخ بقا ابن بطو بیان کرتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا طریقہ اتحاد قول و فعل اور اتحاد نفس و قلب تھا اور اتحاد اخلاص و تسلیم آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر لحظہ خطرہ نفس و وارد و حال پر حکم کرتے تھے آپ کو ہر آن اللہ جل شانہ کے ساتھ ثبات تھا۔ شیخ ابوالفرح عبدالرحیم بیان کرتے تھے کہ مین بغداد مین آیا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر آیا آپکا حال امد فراغ قلب اور خلو اسرار ایسا دیکھا جس سے میری عقل زائل ہوگئی مین اُمّ صبیدہ مین اپنے

ما مون شیخ احمد رفاعی کے پاس گیا۔ طریقہ آپکا بیان کیا شیخ نے کہا اے پسر
جو تیغیر آپکو وصول ہوئی ہی اور جسپر آپ قیام ہی کون شخص مثل مین انحضرت رضی اللہ عنہ
کی اوسکی طاقت رکھتا ہے۔ شیخ عارف ابو الحسن علی القرشی بیان کرتے تھے کہ
انحضرت رضی اللہ عنہ کا طریق یہ تھا کہ آپ کو از روی وصف وحکم وحال کے توحید حق
شریعت پر ظاہرا اور باطنا ثبات اور قیام تہا اغیار سے قلب آپکا فارغ تہا آپ
اللہ جل شانہ کا ایسے اسرار کے ساتھ مشاہدہ کرتے تھے جسمین شکوک کو دخل نہ تھا
اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسے اسرار تھے جسمین کوئی شریک نہتہا ملک اعظم اور کنز اکبر
آپکے نیچے قدم رکھا گیا اگر تو آپ کو دیکھتا البتہ یقین کرتا کہ آپ ایسے ہین جو اپنے
رب کی طرف فایق ہوئے ہین اور آپ جمیع اہل طریق سے شدت ولزوم مین قوی تھے
مشائخ نے بیان کیا ہی کہ انحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز میرے نفس نے
تنگی کی طالب راحت وفرحت ہوا مجھے کہا گیا کہ تو کیا چاہتا ہی۔ مین نے کہا ارادہ
کرتا ہون کہ نہ مجھے ایسی موت آئے جس مین حیات نہو اور ایسی حیات ہو جسمین موت
نہو۔ دریافت کیا گیا وہ موت جسمین حیات نہو اور وہ حیات جسمین موت نہو کیا
چیز ہے مین نے کہا جس موت مین حیات نہین ہی وہ میرا مرنا ہے کہ جسمین ضرر
اور نفع اپنی جنس مخلوق کا نہ دیکھون اپنے نفس خواہش اور دنیا اور آخرت مین
نہ مجھے ایسی موت ہو کہ ان سب مین نا پھر نہ مجھے حیات نہو لیکن حیات جسمین موت نہو وہ
یہ ہے کہ فعل رب جل شانہ کے ساتھ بغیر میرے وجود کے مجھے حیات ہو اور اللہ
جل شانہ کے ساتھ میرے وجود کا ہونا موت ہی۔ انحضرت رضی اللہ عنہ کا حال اللہ جل شانہ
کے ساتھ ترک اختیار اور سلب ارادہ تہا شیخ عارف ابو عبد اللہ محمد بن ابو الفتح الہروی

نے بیان کیا ہو کہ مین چالیس سال آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر رہا عشا کے وضو سے صبح کی نماز آنحضرت رضی اللہ عنہ کو پڑھتے دیکھا۔ بارہا خلیفہ بغداد شب کو حاضر ہوتا تھا کہ آپکے پاس بیٹھے مگر کبھی اجتماع کا اتفاق نہوتا تھا اکثر شب کو مین حاضر رہا آپکا یہ رویہ تھا کہ اول شب مین تھوڑی نماز ادا فرماتے تھائی رات تک ذکر فرماتے جسوقت ثلث شب گذر جاتی اوسوقت فرماتے تھے۔

المحیط العالم الرب الشہید الحسیب الفعال الخالق الخلاق البارئ المصور۔

جسم مبارک آپکا کبھی لاغر کبھی توانا ہو جاتا تھا۔ ہوا مین بلند ہوکر غائب ہو جاتے تھے پھر دوسرے ثلث تک قیام کرکے نماز ادا فرماتے تھے سجدہ مین اسقدر دیر تک فرماتے تھے کہ زمین پر نقش پیشانی ہو جاتا تھا پھر جلوس فرماکر مراقبہ فرماتے تھے آپکو ایسا نور احاطہ کرتا تھا جسکے دیکھنے سے آنکھین بند ہو جاتی تھین حتی کہ نظر سے غائب ہو جاتے تھے اکثر سلام علیک کی آواز میرے کان مین آتی تھی آپ سلام کا جواب دیتے تھے یہانتک کہ صبح کی نماز پڑھتے تھے۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مین نے پچیس سال بقدم تجرید صحرا اور خرابہ عراق مین سیاحت کی نہ کوئی مجھے جانتا تھا نہ مین کسی کو جانتا تھا اکثر طوائف رجال الغیب اور جن میرے پاس آتے تھے اونہین معرفت الٰہی تعلیم کرتا تھا چالیس سال مین نے عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی پندرہ سال بعد نماز کے قرآن شریف ایک قدم پر قایم ہوکر پڑھا ایک میخ دیوار مین ٹھونک لی تھی اوسے پکڑے رہتا تھا کہ خواب نہ آئے اسی طرح صبح ہو جاتی تھی اکثر اوقات اکثر اوقات چالیس چالیس روز تک کوئی قوت نہین ملتا تھا۔ اکثر خواب میرے پاس

متشکل ہو کر آتی تھی صبح کو چلی جاتی تھی اور شہوات دنیا میرے پاس اچھی اور بری صورت سے متشکل ہو کر آتی تھی جب مین اوسپر خفگی کرتا تھا بھاگ جاتی تھی گیارہ سال برج عجمی مین ریاضت کی اسی سبب سے وہ برج عجمی مشہور رہوا۔ مین نے اللہ جلشانہ سے عہد کیا تہا جب تک تو کھلائیگا پلائیگا نہ کھاؤنگا نہ پیونگا حتی کہ اس عہد مین چالیس روز مجھپر گذر گئے مینے نہ کھایا نہ پیا۔ چالیس روز کے بعد ایک شخص میرے واسطے کھانا لایا سامنے رکھکر چلا گیا قریب تھا کہ میرا نفس شدت گرسنگی سے اس کھانے پر گر پڑے مگر مین نے حلف کیا تھا کہ جس امر کا عہد مین نے اللہ جلشانہ سے کیا ہی اوسکے خلاف نکرونگا حتی کہ میرے بطن سے آواز الجوع الجوع بلند ہوئی اوسکی طرف بھی خیال نہ کیا۔ اوسی وقت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی میرے پاس آئے آواز الجوع الجوع سنی۔ دریافت کیا یہ کیسی آواز ہے مینے کہا کہ یہ میرے نفس کا اضطراب و قلق ہی لیکن میری روح کو اللہ جلشانہ کے ساتھ سکون و قرار ہی۔ شیخ نے مجھسے کہا کہ باب ازج مین میرے پاس آؤ اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ مین نے اپنے دلمین کہا مین ہرگز نجاؤنگا۔ پھر خضر علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے اپنے ہمراہ شیخ ابو سعید کے پاس لے گئے شیخ کے پاس طعام طیار تہا انہون نے مجھے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا حتی کہ مین سیر ہو گیا پھر مجھے خرقہ پہنایا مین نے شیخ کے پاس اذکار و اشغال شروع کئے۔ مشائخ نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جس زمانہ مین مین سیاحت کرتا تہا ایک شخص میرے پاس آیا مینے اوسے کبھی نہ دیکھا تھا مجھسے کہا آیا تمہین صحبت سے رغبت ہی مین نے کہا ہان اوس نے یہ شرط کی کہ اگر مخالفت نکرو مینے کہا البتہ مجھسے کہا تم یہان توقف کرو جب تک مین آؤن۔ یہ کہکر غائب ہو گیا ایک سال کے بعد آیا۔ مین اوسی مکان

مین موجود تھا میرے پاس ایک لحظہ توقف کیا اور پھر مجھسے کہا تم اسی مقام پر قیام کرو جب تک مین آون یہ کہکر چلا گیا پھر ایک سال کے بعد آیا مین وہین موجود تھا اور پھر بھی کہکر چلا گیا اور بعد ایک سال کے آیا مین وہین موجود تھا جب چوتھی مرتبہ آیا نان و شیر اپنے ہمراہ لایا کہا مین خضر ہون مجھے حکم ہی کہ آپکے ہمراہ یہ نان و شیر کھاؤن پھر مین نے اور اونھون نے ہمراہ کھانا کھایا مجھے اپنے ہمراہ لیکر بغداد مین داخل ہوئے مشائخ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس مدت مین آپنے کیا نوش فرمایا ارشاد فرمایا جو حلال چیزین زمین پر گری ہوتی تھین وہ کھاتا تھا مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بارہا دنیا اور زینت و شہوات دنیا اچھی صورت سے متشکل ہوکر میرے پاس آتے تھے گاہے مجھسے محاربہ کرتے تھے گاہے خوشامد مگر میرا اللہ میری حمایت اور مدد فرماتا تھا مین اوسکی طرف التفات نکرتا تھا۔

مشائخ نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے شیاطین سوار و پیدل طرح طرح کی اشکال و سلاح سے آراستہ ہوکر مجھسے صف قتال آراستہ کرتے تھے آگ کے انگارے میری طرف پھینکتے تھے میرا قلب ہرگز خائف نہوتا تہا کوئی شخص مجھے آواز دیتا کہ اے عبد القادر قایم رہو ہم تیری مدد اور تائید کیتے ہین وہ گروہ شیاطین جب راست جسطرف سے آتے تھے اوسی طرف فرار کرتے تھے۔ مشائخ نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے شیطان اکیلا بارہا میرے پاس آتا تھا مجھسے کہتا تھا یہانسے چلا جا مجھے طرح طرح سے خوف دلاتا تھا مین اوسکے مونہ پر طپانچہ مارتا تھا شیطان فرار کرتا تھا جب مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا تھا وہ جل جاتا تھا۔

مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ مین نے

شیطان کو دور بیٹھے دیکھا کہ اپنے سر پر خاک ڈال رہا ہی اور رو کر کہتا تھا اے عبدالقادرؓ مین تجھسے مایوس ہو گیا مینے اُس سے کہا کہ اے زیان کار وا ے ملعون مین ہمیشہ تجھسے خوف کرتا ہون شیطان نے مجھسے کہا یہ امر مجہپر از حد شدید ہی۔ مشائخ نے روایت کی ہو کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے گرداگرد تیرک ات کثیرہ و خیالات و دام پھیلے گئے مین نے دریافت کیا یہ کیا چیزین ہین کہا یہ اشراک دنیا ہے جو تیری شکل کے اشخاص کو ملی ہین اوسکے دفع مین ایک سال مین نے توجہ کی وہ سب منقطع ہو گئے بار دیگر میرے واسطے بہت سی چیزین کھولی گئین مین نے دریافت کیا یہ کیا ہی۔ کہا یہ اسباب خلق ہی جو تجھسے متصل ہی مینے اوسکے دفع مین بھی توجہ کی ایک سال کے بعد وہ بھی منقطع ہوے صرف مین تنہا رہگیا پھر میرے واسطے امور باطن کھولے گئے مین نے اپنے قلب کو اکثر اسباب سے متعلق پایا مین نے کہا یہ کیا بات ہی جواب دیا گیا یہ تیرے ارادے اور اختیارات ہین اسکے دفعیہ مین بھی مینے توجہ کی وہ بھی منقطع ہو گئے میرا قلب اونسے خالی ہوا پھر میرے نفس کا حال مجھپر کھولا گیا مینے اپنے نفس کو دیکھا کہ ہوا و ہوس اوسکی موجود ہین اور شیطان بھی سرکش ہی اوس مین بھی مین نے ایکسال توجہ کی مین بری ہو گیا ہوس نفسانی زائل ہوئی شیطان مسلمان ہو گیا کل امور اللہ تعالے کے واسطے ہو گئے مین اکیلا رہگیا پھر مین اپنے مطلوب تک نہین پہونچا کہ باب توکل کیطرف اور وہان سے باب الشکر اور باب التسلیم اور باب الفنا اور باب القرب و مشاہدہ کی طرف کھینچا گیا لیکن مین زحمت پائی پھر باب فقر کی طرف کھینچا گیا اوسے خالی پایا جب مین اس باب مین داخل ہوا جو چیزین چھوڑدی تھین وہان موجود پائین پھر کنز اکبر میرے واسطے

کھولا گیا بمجھے عزت عظیم اور حرمت خاص عطا کی گئی صفات نفسانی منسوخ ہوئین وجود ثانی عطا ہوا والحمد للہ تعالےٰ ۔ شیخ جلیل ضیاء الدین ابو نصر موسی ابن الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میرے والد رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے سیاحات مین چند روز ایسے صحرا مین توقف کا اتفاق ہوا جہان پانی نہ تھا مجھے غلبۂ تشنگی ہوا میرے سر پر پارہ ابر نے سایہ کیا ایسا ترشح ہوا جسطرح تری ہو جانے مین سیراب ہو گیا پھر مین نے ایک نور دیکھا جسنے افق کو روشن کر دیا ایک صورت اس نور سے پیدا ہوئی اوسنے مجھے آواز دی کہ اے عبد القادر مین تیرا رب ہون مین نے تجھپر محرمات کو بھی حلال کیا جو تیرا جی چاہے وہ کر مینے کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم زیانکار ہو اے ملعون وہ نور ظلمت اور دہوان ہو گیا پھر مجھے آواز دی کہ اے عبد القادر تمنے بوجہ اپنے علم اور فقاہت اور بحکم اللہ جل شانہ کے مجھسے نجات پائی ورنہ مینے اس مقام پر ستر اہل طریق کو گمراہ کیا ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپنے کس طور سے دریافت فرمایا کہ یہ شیطان ہے آپنے فرمایا کہ جسوقت اوسنے کہا مینے محرمات کو حلال کر دیا ۔

شیخ ابو القاسم عمر و بن مسعود بزاز نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ابتدا امر مین طرح طرح کے احوال مجھپر ظاہر ہوتے تھے اور مین اوسکی برداشت کرتا تھا اور وہ ادوش کرتا تھا نہین جانتا تھا کہان جاتا ہون ایک وقت مین مجھپر کشف ہوا مینے اپنے آپکو دیکھا کہ مین جس مکان مین تھا اوس سے بہت دور دوسرے مکان مین ہون بار دگر مجھپر ایک حال طاری ہوا اوسوقت مین خرابہ بغداد مین تھا بقدر ایک ساعت کے مینے دوادوش کی مین نہین جانتا کہان جاتا ہون جب مجھپر وہ حال کشوف ہوا معلوم ہوا

کہ مین شوستر مین ہون اور درمیان بغداد و شوستر کے بارہ روز کی راہ ہے مجھے
از حد فکر ہوئی اوسوقت ایک زن ناواقف نے مجھسے کہا کہ آیا تم تعجب کرتے ہو
حالانکہ تم شیخ عبد القادر ہو رضی اللہ عنہ ۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن الخضر بن عبد اللہ الحسینی
الموصلی نے بیان کیا ہی کہ میرے والد نے تیرہ سال آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت
کی کیتے تھے اس تیرہ سال مین آپکے جسم مبارک پر کبھی مکھی بیٹھی ہوئی مین نے نہین دیکھی اور
نہ کبھی آپ مینی وآب حلق آپکا دیکھا نہ کسی اہل دنیا کی آپنے تعظیم دی نہ کسی بادشاہ کے
دروازہ پر تشریف لے گئے نہ کسی بادشاہ کے بساط پر جلوس فرمایا نہ کسی بادشاہ کا
کھانا کھایا آپ بساط بادشاہی پر جلوس کرنے کو عقوبات معجلہ سے جانتے تھے ۔
خلیفہ بغداد کو اسطرح تحریر فرماتے تھے عبد القادر تجھے اسطرح حکم کرتا ہی تجھپر یہ حکم نافذ ہی
اطاعت واجب ہی عبد القادر تیرا پیشوا و حجت ہی جسوقت خلیفہ بغداد آپکا فرمان دیکھتا تھا
بوسہ دیتا تھا ۔ مشائخ نے بیان کیا ہی ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین
نقیب النقبا ابن البقی حاضر ہوئے گاہے اس سے قبل حاضر نہین ہوئے تھے
اوسوقت آپنے ابن البقی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اے کاش تو نہ پیدا کیا گیا ہوتا
اور اگر پیدا کیا گیا ہی تو تو جان لیتا کہ مین کسواسطے پیدا ہوا ہون اے خواب کنندہ
خواب غفلت سے بیدار ہو آنکھ کھول کر دیکھ آگے تیرے کیا ہی گروہ عذاب کے
تیرے پاس آتے ہین ۔ اسے اجل اے زائل اے منتقل ہر حال کی راہ کا سفر
کرکے میرے پاس آ اور ایک کلام حکمت سن ۔ بہت انسانون کو مثل تیری دنیا نے
غرہ کیا اور پھر قتل کیا دو قدم آ چلے تحقیق تو اللہ جل شانہ کی طرف پہنچے ایک نفس دوسرا
خلق اور تو اے مرید دو قدم آ چلے تو اللہ جلشانہ کی طرف پہونچے ایک دنیا دوسرا آخرت

خبردار ہو کہ اللہ جل شانہ کی طرف تمام امور سب رجوع کرتے ہین زان بعد کرسی پر سے آنحضرت رضی اللہ عنہ نیچے تشریف لے آئے شاگردان آنحضرت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا سیدی آپنے ابن النقی کے بارے مین از حد مبالغہ فرمایا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کلمات تو مین ابن النقی کی ظلمت کو دور کرینگے۔ راوی نے بیان کیا ہے۔ زان بعد والیما ابن النقی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین غیر وقت مجلس حاضر ہوتے رہے اور از حد ادب کے ساتھ حاضر رہتے تھے۔ شیخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کس چیز پر آپکے امور کا ثبات ہوا فرمایا کہ صدق پر کبھی مین نے جھوٹ نہین بولا۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین ایک روز عرفہ کے دن بیرون شہر صحرا کو گیا ایک نرگاو کو زراعت کے واسطے پکڑنا چاہا اُس نرگاو نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ اے عبد القادر رضی اللہ عنہ تم اسواسطے پیدا نہین ہوے اور نہ تمہین یہ حکم ہے مجھے خوف ہوا مکان پر آیا اور سقف مکان پر چڑہ گیا مین نے عرفات کو دیکھا کہ حاجی کھڑے ہوئے ہین مین نے اپنی والدہ سے جاکر کہا کہ آپ مجھے اللہ جل شانہ کے واسطے اجازت دین تاکہ بغداد کو جاؤن اور علم مین مشغول ہون صالح و نیک لوگون کی زیارت کرون میری والدہ نے اسکا سبب دریافت کیا مین نے وہ کلام اُس نرگاو کا بیان کیا میری والدہ میرے بیان سے آبدیدہ ہوئین جو دینار میرے والد کی متروکہ تھے وہ لائین اوس مین سے نصف میرے بھائی کے واسطے رکھے اور نصف یعنے چالیس دینار میرے جامہ کے زیر بغل سی دیے مجھسے سچ بولنے کا عہد لیکر رخصت کیا اور کہا اے فرزند مینے خدا کے واسطے اجازت دی اب تجھے قیامت تک نہ دیکھونگی مین قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوا جب ہمدان سے گذر گیا ساٹھ سوار قزاق آئے

اور قافلہ کو گرفتار کرلیا مگر مجھسے کسی نے تعرض نکیا ایک سوار میرے پاس آیا مجھسے
پوچھا کہ تیرے پاس کیا ہے مین نے کہا کہ چالیس دینار ہین اوسنے دریافت کیا کہان
ہین مینے کہا کہ میرے جامہ کے زیر بغل سئے ہوئے ہین وہ سمجھا کہ مجھسے استہزا
کرتے ہین چلا گیا۔ دوسرے سوار نے بھی معلوم کیا مینے یہی جواب دیا وہ بھی چلا گیا دونون
نے اپنے سردار سے یہ ماجرا بیان کیا سردار نے مجھے اپنے پاس بلاکر دریافت کیا
مین نے وہی بیان کیا اوسنے ایک سوار کو حکم دیا کہ جامہ زیر بغل سے کھولکر دیکھو جب جامہ
کو کھولا چالیس دینار نکلے سردار نے کہا یہ کیا امر ہے جو تمنے اسطرح بیان کیا مینے کہا کہ
میری والدہ نے مجھسے عہد لیا ہے کہ ہر وقت راست بیانی کرون عہد سے خلاف نکرون
سردار یہ کلام سنکر آبدیدہ ہوا اور کہا کہ اسقدر مدت ہمنے اپنے پروردگار کے عہد مین خیانت
کی پھر اُس سردار نے میرے ہاتھ پر توبہ کی بعد اوسکے سب سوارون نے توبہ کی اور جسقدر
مال و اسباب اہل قافلہ کا تھا واپس دیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے دست حق پرست پر اول انھین قزاقون نے توبہ کی ہے اور سب ابدال ہوئے۔
مشائخ نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ذکور و اناث اولاد آنحضرت رضی اللہ عنہ سے
فوت ہوتے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ کلام قطع نفرماتے تھے اور کرسی پر اوسی طور سے
وعظ فرماتے رہتے تھے جسوقت جنازہ آپکے سامنے آتا تھا اوسوقت کرسی سے اوترکر
نماز جنازہ پڑھتے تھے۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ایام سردی مین
ایک قمیص پہنتے تھے اور عرق جسم مبارک پر ہر وقت ہوتا تھا خدام آپکو پنکھا جھلا کرتے
تھے جسطرح شدت گرما مین جھلتے ہین۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز
آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فقہا اور فقرا جمع تھے اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ

نے قضا وقدر مین کلام فرمایا ناگاہ ایک افعی کلان سقف مکان سے گرا تمامی اہل مجلس اوسکے خوف سے بھاگ گئے آنحضرت رضی اللہ عنہ اوسی طرح کلام فرماتے رہے وہ افعی ایک دفعہ آپکے پیراہن اقدس مین درآیا اور تمام جسم مبارک پر پھرا بعدازان گریبان جامہ سے نکلا آپکی گردن مین لپٹا آپ اوسی طور وہیئت سے جلسہ فرماتے رہے پھر وہ افعی زمین پر آیا اور آپکے سامنے کھڑا ہوا اور کچھ آوازین کین جسے لوگ نہ سمجھے۔ پھر چلا گیا۔ جب اہل مجلس بار دگر مجلس مین آئے آپ سے دریافت کیا کہ اُس افعی نے کیا کہا اور آپنے اُس سے کیا فرمایا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا افعی نے مجھسے کہا اسیطرح بہت سے اولیا کا مین نے امتحان کیا آپکی مثل مینے کسی کو ثابت قدم نہ پایا مینے اُس سے کہا کہ مین قضا وقدر مین کلام کرتا تھا۔ تو سقف مکان سے مجھپر گرا تو ایک چھوٹا ساکیڑا ہے قضا وقدر سے تجھے حرکت وسکون ہے مینے ارادہ کیا کہ میرا فعل قول کے مخالف نہو۔

باب ششم وعظ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بیان مین

مشائخ سے روایت ہیکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ابتدا مین مجھے کلام کرنیکا خواب بیداری مین حکم ہوتا تھا میرے قلب پر اسقدر کلام غلبہ ہوتا تھا کہ کسی طرح سکوت کی طاقت نہوتی تھی دو تین آدمی میرے کلام کو سنا کرتے تھے جب میرے کلام کی شہرت ہوئی خلق نے اژدحام شروع کیا اوسوقت مین نے باب خلیبہ کی عیدگاہ مین وعظ کیلئے جلوس کیا پھربھی مخلوق پر مکان کی تنگی تھی میری کرسی وعظ بیرون شہر بچھائی گئی۔ خلقت اسپ اشتر اور دراز گوش پر سوار ہوکر وعظ مین شامل ہوتی تھی گرداگرد مجلس کے استادہ ہوتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دیوار انسان ہے ستر ستر ہزار آدمی مجلس وعظ

مین جمع ہوتے تھے اکثر مشائخ اور شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق و شیخ عمر بن الکیمانی اور شیخ بزاز نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ پہلی پہل جب مین نے وعظ کہنے کا ارادہ کرکے کرسی وعظ پر جلوس کیا خوف فصحای بغداد سے میرے اندام پر لرزہ پڑگیا۔ اوسی وقت مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تشریف فرما ہوے ارشاد کیا اے فرزند تو کس واسطے کلام نہین کرتا مین نے عرض کیا یا ابتاہ یعنے اے پدر بزرگوار مین عجم کا رہنے والا ہون کسطرح فصحای بغداد کے جلسہ مین کلام کرون اوسوقت آن سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منہ کھول مین نے منہ کھولا آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے آب دہن مبارک اپنا سات مرتبہ میرے منہ مین ڈالا اور فرمایا کہ فصحاے بغداد مین کلام کر خلق اللہ کو حکمت و موعظت نیک سے اللہ جلشانہ کی طرف بلا۔ پھر مین نے ظہر کی نماز ادا کی اور کرسی پر جلوس فرمایا خلق اللہ نے اجتماع کیا بار دگر میرے اندام پر لرزہ ہوا اوسوقت اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ تشریف فرما ہوے اور میرے مقابل قیام فرمایا۔ ارشاد فرمایا منہ کھول مین نے منہ کھولا آنحضرت کرم اللہ وجہہ نے چھ مرتبہ میرے منہ مین آب دہن مبارک اپنا ڈالا مین نے عرض کیا آپ سات مرتبہ اسکی تکمیل کیون نہین فرماتے ارشاد کیا بوجہ ادب آن سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر آنحضرت کرم اللہ وجہہ پوشیدہ ہوگئے اوسوقت مین نے کرسی پر یہ کلام کیا

غواص الفکر یغوص فی بحر القلب علے درر المعانی فیستخرجها الی ساحل الصدر فینادی علیها سمسار ترجمان اللسان فیشتری بنفائس حسن الطاعة فی بیوت اذن اللہ

راویون نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا اول کلام یہی ہے امام ابوبکر

عبدالعزیز بن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ شیخ قدوہ ابوالحسن علی بن
ہیتی نے مجھسے کہا کہ جسوقت آپکے والد ماجد رضی اللہ عنہ وعظ فرماتے تھے
کئی بار الحمدللہ فرماتے تھے جسقدر اولیاء اللہ روے زمین پر تھے خواہ
آپ سے وعظ مین حاضر ہون یا نہون سکوت کرتے تھے اسیواسطے آنحضرت
رضی اللہ عنہ لفظ الحمدللہ کو مکرر فرماتے تھے اولیاء اللہ وملائکہ مجلس وعظ
مین ازدحام کرتے تھے جنکو کبھی نہین دیکھا تھا او نہین مجلس مین دیکھتے
تھے رحمت الہی حاضرین مجلس پر نازل ہوتی تھی۔ شیخ ابوذکریا یحیی بن نصر بن
عمر بغدادی نے روایت کی ہے کہ میرے والد کہتے تھے ایک مرتبہ مینے
جن کو واسطے عزیمت کے طلب کیا اجنہ نے بموجب اپنی عادت سابقہ کے
میرے پاس آنے مین درنگ کی جب میرے پاس آئے تب مجھسے کہا کہ
جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ وعظ فرماتے ہون اوسوقت آپ ہمین طلب
کیا کرین مینے وجہ دریافت کی بیان کی کہ ہم بھی مجلس وعظ مین حاضر ہوتے
ہین مین نے تعجب سے کہا کہ تم بھی حاضر ہوتے ہو۔ اجنہ نے کہا ہمارا
گروہ انسان سے زائد آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ مین حاضر رہتا
ہے ہمارے بہت سے گروہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست
پر توبہ کی ہے ایمان لائے ہین۔ شیخ ابوحفص عمر بن الحسین حلبی نے بیان کیا
ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا کہ اے عمر میری مجلس وعظ کو
ترک نکر اس مجلس مین اللہ جلشانہ اہل مجلس کو خلعت عطا فرماتا ہے اوس
شخص پر افسوس ہے جو مجلس وعظ مین حاضر نہین ہوتا شیخ ابوحفص کہتے تھے

کہ ایک مدت مجلس وعظ مین حاضر رہا ایک مرتبہ مجہپر خواب کا غلبہ ہوا مین
سو گیا خواب مین دیکھا کہ آسمان سے سرخ اور سبز رنگ کے خلعت اوترتے ہین اور
اہلِ مجلس پر گرتے ہین خواب سے بیدار ہوا خوش ہو کر ارادہ کیا کہ اہلِ مجلس سے
اس امر کو بیان کرون اوسوقت انحضرت رضی اللہ عنہ نے مجہسے فرمایا کہ اے
فرزند سکوت کر خبر مثل معائنہ کی نہین ہوتی۔ شیخ ابو حفص نے بیان کیا
ہے کہ مین انحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین آپکے مقابل بیٹھا تہا ایک چیز
مثل قندیل نور کے دیکہی کہ آسمان سے اوترتی ہے آپ کے روے مبارک کی
برابر آکر پھر صعود کرتی ہے اسی طرح تین مرتبہ دیکہا اوس وقت بوجہ تعجب کے
مجہے تاب نہ رہی مین نے ارادہ کیا کہ اہل مجلس کو اس امر کی اطلاع دون
انحضرت رضی اللہ عنہ نے مجہسے فرمایا کہ بیٹھ جا مجلس مین ہر امر کی امانت
کرنی چاہیے۔ آپکے حکم کی وجہ سے مین چپ ہو گیا بعد وفات بیان کیا۔
شیخ ابو عبد اللہ محمد بن الخضر الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کہتے
تھے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ جسوقت کرسی پر وعظ فرمانے کے واسطے تشریف
فرما ہوتے تھے آپ کی ہیبت و خوف سے نہ کوئی کہانستا تھا نہ بات کرتا تہا
نہ کھڑا ہوتا تھا ابتدای وعظ مین انواع علوم انحضرت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے
تھے زان بعد ارشاد فرماتے تھے کہ چہوڑا ہمنے قال کو اور بیان کرتے ہین
ہم حال کو اوسوقت اہل مجلس تڑپ جاتے تھے وجد و حال طاری ہوتا
تھا۔ یہ آپ کی کرامت تھی کہ جسطرح قریب کا آدمی آپکی آواز
سنتا تھا باوجود کثرت مخلوق کے دور کا آدمی بھی اوسی طرح آواز سنتا تہا انحضرت رضی

کشف سے اہل مجلس کے خطرات کے موافق وعظ کہتے تھے خطرات کی مراجعت
فرماتے تھے جسوقت کرسی پر قیام فرماتے تھے اہل مجلس کھڑے ہو جاتے تھے
جسوقت سکوت کا حکم دیتے تھے اوسی وقت اہل مجلس سکوت کرتے تھے اسقدر
آپکا خوف وہیبت ہوتا تھا کہ بجز انفاس مردم کے کوئی آواز نہین آتی تھی اہل مجلس
جسوقت اپنے ہاتھ مجلس مین رکھتے تھے آدمی محسوس ہوتے تھے دکھائی نہ دیتے
تھے جسوقت انحضرت رضی اللہ عنہ کلام فرماتے تھے بارہا فضا رہوا سے آواز
نوحہ وفغان آتی تھی جسوقت آپ کرسی پر جلوس فرماتے تھے اوسوقت ارشاد
فرماتے تھے کہ اسے غلام جس مقام پر مین بیٹھتا ہون تو اوس مقام پر نہ بیٹھ۔
اسے غلام ولایت اور درجات میرے پاس ہین اسے خریدار توبہ کے بسم اللہ
یہان آ۔ اسے عفو کے خریدار بسم اللہ یہان آ۔ اسے اخلاص کے خواستگار
بسم اللہ یہان آ۔ ہر ہفتہ مین ایک مرتبہ میرے پاس آ۔ ہر ماہ یا ہر سال
یا اپنی عمر مین ایک مرتبہ میرے پاس آ مجھسے ہزار ہا چیزین لے۔ اسے غلام
ہزارہا سال کی راہ سے سفر کرکے میرا ایک کلام سن جسوقت میرے پاس
آسے اوسوقت اپنے اعمال وزہد وورع واحوال پر نگاہ نکر جو میرے
پاس ہے اوسسے اپنی قسمت کے موافق لے اسے غلام خواص ملائکہ اور اولیاء
اور رجال الغیب میری مجلس مین حاضر ہوتے ہین تاکہ جناب الٰہی کا ادب اور
تواضع سیکھین تمامی انبیاء علیہم السلام میری مجلس مین تشریف لائے ہین کوئی
ولی اللہ ایسا نہین ہے جو میری مجلس مین حاضر نہوا ہو جو زندہ ہین وہ اجساد
حاضر ہوتے پھر جو انتقال کر چکے اونکی ارواح حاضر ہوئی۔ اکثر مشائخ دین

شیخ قدوہ ابو سعید قیلوی سے روایت کی ہی کہ شیخ کہتے تھے مین نے بارہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ مین
تشریف فرما دیکھا اور اور انبیا علیہم السلام کو بھی مجلس وعظ مین بارہا دیکھا
اسواسطے کہ دائما سید اپنے غلام کو مشرف فرماتا ہے مین نے ارواح انبیا علیہم
کو دیکھا کہ درمیان زمین وآسمان کے اسطرح جولانی فرماتے ہین جسطرح ریح
خوشگوار جولانی کرتی ہے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ ایک گروہ بعد دوسرے
گروہ کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوتے تھے اور گروہ بنی
جان اور رجال الغیب اور بنی جان ایک دوسرے پر سبقت کرتا تھا اور خضر
علیہ السلام کو اکثر مجلس آنحضرت رضی اللہ عنہ مین دیکھا حضرت خضر علیہ السلام
سے آپکی مجلس مین حاضر ہونے کا حال دریافت کیا فرمایا جس شخص کو اپنی
فلاح منظور ہو اس مجلس مین حاضر ہو۔

شیخ جلیل ابو العباس احمد بن عبد اللہ الازہر الحسنی نے بیان کیا ہی کہ مین آنحضرت
رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر تھا اوس روز آپکی مجلس مین دس ہزار آدمی تھے
اور شیخ علی ابن ہیتی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرسی کے مقابل زیر مقام قاری
بیٹھے تھے ناگاہ شیخ کو غلبہ خواب ہوا سو گئے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے
اہل مجلس سے فرمایا سکوت کرو تمام حاضرین مجلس نے سکوت کیا سوائے
نفس ہر دم کے اور آواز نہ تھی۔ زان بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی وعظ سے
اوترے اور شیخ علی ابن ہیتی کے سامنے با ادب قایم ہوئے اور بتعمق نظر سے
شیخ کی طرف دیکھتے رہے۔ زان بعد شیخ علی ابن ہیتی بیدار ہوئے آنحضرت

رضی اللہ عنہ نے شیخ سے فرمایا کہ آیا تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا۔ شیخ نے عرض کیا کہ بلا شک دیکھا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی واسطے مین نے بھی باادب تمام قیام کیا۔ آن سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہین کیا وصیت کی۔ شیخ نے عرض کیا آپکی ملازمت کو ارشاد فرمایا ازان بعد شیخ علی بن ہیتی نے اہل مجلس سے بیان کیا کہ مین نے آنسرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیداری مین دیکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ اوس مجلس مین سات آدمیون نے انتقال کیا۔ روایت ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مین ان اشخاص پر کلام کرتا ہون جو میری مجلس مین جبل قاف کے پرے سے آتے ہین اونکے قدم ہوا مین اور دل حضرت قدس مین ہوتے ہین شدت شوق پروردگار جل شانہ سے اونکی کلاہ اور چادرین جلتی ہین۔

روایت شیخ الاجل سید عبد الرزاق بن آنحضرت رضی اللہ عنہ پاے مبارک کے قریب مجلس وعظ مین بیٹھے تھے آپنے سر بلند کیا اور ہوا کی طرف دیکھا تھوڑی دیر دیکھتے رہے ازان بعد آپ کو غش آگیا اور چادر آپکی جلنے لگی اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے کرسی سے اوترکر آپکی چادر کی آگ فرو کی فرمایا اے عبد الرزاق تم بھی اونھین مین سے ہو جب اہل مجلس نے دریافت کیا کہ آپ کو کیون غش آگیا آپنے بیان کیا کہ جسوقت مین نے نظر بلند کی جماعت کثیر کو دیکھا کہ آسمان کو اونھون نے بسبب اپنی کثرت کے پوشیدہ کر لیا ہے اور خاموش سرفگندہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام کو سن رہے ہین لباس مین آتش روشن ہی بعض پر لرزہ ہے

بعض ہوا سے مجلس مین گرتے ہین اور بعض فریاد و فغان کرتے ہین۔
روایت ہے کہ ایک روز قاری نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین آیت
لمن الملک الیوم کی قرارت کی آپ نے قیام فرمایا جسوقت آپ قیام فرماتے
تھے آپ کی جلالت قدر کے سبب سے حاضرین تعظیم کے واسطے قیام کرتے
تھے آپ نے اہل مجلس کو قیام سے منع فرمایا ارشاد کیا کہ اپنے مقام پر بیٹھے رہو۔
ازان بعد فرمایا میرے واسطے ملک ہے جب چند مرتبہ اس قول کی تکرار فرمائی
شیخ احمد ذرار جو کبار صالحین سے تھے اور اکثر مجاہدہ اور عبادت کرتے
تھے کہنے لگے کہ ملک میرے واسطے ہے حالانکہ شیخ احمد کا یہ مرتبہ
اور حال نہ تھا اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے شیخ پر مہیب آواز کی اور
فرمایا کہ اے احمق کسوقت تو اللہ جلشانہ کا ہوا تھا جو تیرے واسطے
ملک ہوتا۔ اور کسوقت تو نے بلا کو دیکھا کہ تیرے گرد پھرتی ہے بمجرد اس
ارشاد کے اوس فقیر نے فریاد کی اور اپنے جامہ صوف کو پارہ پارہ کیا اور
صحرا کی جانب برہنہ چلا گیا۔ شیخ عارف ابو محمد فرح بن شیبانی نے بیان کیا ہی
کہ جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شہرت ہوئی یکصد نفر اعیان فقہائے
بغداد نے ارادہ کیا کہ ہر علم مین ہر شخص علیحدہ علیحدہ مسئلہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
سے دریافت کرے اور مسائل کو اپنے دل مین قرار داد کر کے آپ کی
مجلس مین حاضر ہوئے شیخ عارف نے بیان کیا ہی کہ مین اوس مجلس مین حاضر
تھا جسوقت وہ فقہا مجلس مین بیٹھے اوسوقت آنحضرت رض کے سینہ مبارک سے بارقہ نور چمکا کہ
اللہ جلشانہ نے وہ نور دکھایا اور جسنے دیکھا وہ بارقہ ہر شخص فقہا پر گذرا جسپر وہ گذرتا تھا وہ مبہوت ہو جاتا تھا

زاں بعد ایک مرتبہ تمامی فقہاء نے فریاد کی آپنے لباس کو پارہ پارہ کیا سر برہنہ ہوکر انحضرت رضی اللہ عنہ کی کرسی کے قریب آئے آپنے سر آپکے قدم مبارک پر رکھدیے اوسوقت تمامی اہل مجلس نے اس زور کی آواز سے فریاد کی یہ جانا کہ بغداد کو جنبش ہوگئی - زاں بعد انحضرت رضی اللہ عنہ نے ہر فقیہ کو اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور ہر شخص کے مسئلہ کو معہ جواب کے ارشاد فرمایا - جب جمیع فقہا کے مسائل کے جواب بیان فرمائے اوسوقت مجلس برخاست ہوئی - مینے اُن فقہا سے احوال دریافت کیا فقہا نے جواب دیا کہ جسوقت ہم مجلس مین حاضر ہوئے جو کچھ ہمین یاد رہتا دل سے ایسا فراموش ہوگیا کہ گویا کبھی جانتے ہی نہ تھے جسوقت انحضرت رضی اللہ عنہ نے ہمین اپنے سینہ مبارک سے لگایا اوسوقت ہمین علم فراموش شدہ یاد آیا اور ہمارے جمیع مسائل کے ایسے جواب ارشاد فرمائے کہ ہم اونہین نہین جانتے تھے - شیخ عارف ابوالقاسم محمد بن علی جہنی نے بیان کیا ہے کہ مین ایک مرتبہ زیر کرسی انحضرت رضی اللہ عنہ کے بیٹھا تھا اور ہر زینہ کرسی انحضرت رضی اللہ عنہ پر دو دو نقیب بیٹھے تھے اور زیر کرسی آپکے وہ لوگ بیٹھے تھے کہ جو ہیبت سے مثیر معلوم ہوتے تھے ناگاہ اوس روز آپ کو حالت کلام مین استغراق ہوا اور عمامہ مبارک کا ایک پیچ کھل گیا اور آپ کو اطلاع نہوئی تمامی اہل مجلس نے اپنے اپنے عامے اور طاقیہ اوتار اوتار کر زیر کرسی رکھدئے جسوقت آپکو وعظ سے فرصت ہوئی آپنے اپنے عمامہ مبارک کو درست کیا مجھے فرمایا کہ ہر شخص کا عمامہ اور طاقیہ دیدے مین نے حاضرین مجلس کے طاقیے اور عامے دیدئے

مگر ایک سربند رہگیا خدایا نے کسکا تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ عصا
سب مجھے دیدے اور اس سربند کو اپنے شانۂ مبارک پر رکھ لیا زان بعد وہ عصا بہ
سعادم نہوا جسوقت آپ کرسی سے اوترے میرے شانہ کو ہاتھ کو تکیہ کیا اور
فرمایا اے ابو القاسم جسوقت اہل مجلس نے عمامہ زیر کرسی رکھدے میری
ہمشیر نے جو اصفہان مین تھی اپنا سربند زیر کرسی رکھدیا جسوقت سربند کو مین نے
اپنے شانہ پر رکھا میری ہمشیر نے اصفہان سے اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنا سربند
لیلیا - قاضی القضات ابو صالح نصر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عم بزرگوار ابا
عبداللہ سید عبد الوہاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مین نے بلاد عجم کا سفر کیا
اور علوم جدیدہ حاصل کئے جسوقت بغداد مین واپس آیا اپنے والد ماجد آنحضرت
رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میرا ارادہ ہے کہ مخلوق پر کلام کرون اور اوسوقت آپ
بھی تشریف فرما ہون آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھے اجازت عطا فرمائی مینے
کرسی پر صعود کرکے جسقدر اللہ جلشانہ نے مجھے گویائی عطا فرمائی تھی مخلوق الہی
مین وعظ کہا اور علوم جدیدہ بیان کئے اور میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ استماع
فرماتے تھے مگر میرے وعظ سے کسی شخص کے قلب کو خشوع نہوا اور نہ کوئی آبدیدہ
ہوا اوسوقت اہل مجلس نے فریاد کی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ سے درخواست
کی کہ آپ وعظ فرمائین مین کرسی سے اوترآیا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی پر
جلوہ فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس دیروز مین صائم تھا - میرے
واسطے ام محمد یحیی نے بیضۂ مرغ پکا کر ایک ظرف گلی مین رکھے تھے گربہ خانہ
صدفہ اوسے گرا کر شکستہ کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اہل مجلس نے اسقدر فریاد

و نعرہ کیا اور حال طاری ہوا جسکی حد نہین اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی سے
اوتر آے مین نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے اس امر کو دریافت کیا فرمایا کہ تم
اپنی ذات کے واسطے کلام کرتے ہو اور مین غیر کے واسطے کلام کرتا ہون۔
اے فرزند تو نے یہانتک سفر کیا اور ارشاد فرمایا آسمان کی طرف بار ہا مین علوم
جدیدہ کو بیان کرتا ہون اور کسی پر اثر نہین پڑتا اور کرسی سے اوترتا ہون اور
پھر کرسی پر صعود کرکے یہ کلمہ کہتا ہون کہ اے بلبہ شجاعت ایک ساعت کا صبر
ہے اور اس کلمہ سے اہل مجلس فریاد کرتے ہین اور نعرے لگاتے ہین۔
راوی نے بیان کیا کہ مجلس وعظ مین آنحضرت رضی اللہ عنہ سے اگر کوئی مسئلہ دریافت
کیا جاتا تھا گاہے فرماتے تھے کہ مین مسئلہ مین کلام کرنے کی اجازت حاصل کرون
اوسوقت سر بلند فرتے تھے ہیبت و وقار آپکا ظاہر ہوتا تھا۔ زان بعد اوس
مسئلہ مین جسقدر اللہ سبحانہ کی مشیت ہوتی تھی بیان فرماتے تھے۔
روایت ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عزت معبود کی قسم ہی جب تک
مجھے یہ ارشاد نہین ہوا کہ میرا حق جو تجھپر ہی اوسکے واسطے کلام کرو اور مین نے رد و دل
سے تجھے امن دی جب تک مین نے کلام کیا نہین **روایت** ہی کہ ایک روز
آنحضرت رضی اللہ عنہ مجلس مین کلام فرماتے تھے کہ اس روز بعض حاضرین کو
کسی قدر کاہلی اور سستی ہوئی اوسوقت آپنے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ سبحانہ ارادہ فرماے
کہ سبز رنگ کے طائر میری مجلس مین بھیجے تاکہ وہ طائر میرا کلام سنین البتہ اللہ جل
شانہ کو قدرت ہی کہ بھیجدے ہنوز یہ کلام تمام نہوا تھا کہ مجلس طیور سبز رنگ سے
بھرگئی جو لوگ مجلس مین حاضر تھے اونھون نے طیور کو دیکھا۔ راوی نے بیان کیا۔

دوسرے روز بھی اسی طرح آپنے ارشاد فرمایا اوس روز ایک طائر سبز رنگ بعد خوش
مجلس مین آیا اور آپ کی آستین جامہ مین پوشیدہ ہوا اور نہ نکلا۔ راوی نے
بیان کیا ہے کہ دوسری مجلس مین ایک طائر عجیب الخلقت آیا اہل مجلس
اوسکے دیکھنے مین مشغول ہوے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عزت معبود
کی قسم ہے اگر مین چاہون اور اس طائر سے کہون کہ تو مرجا اور پارہ پارہ ہوجا
البتہ یہ جانور مرجاے ہنوز آپنے یہ کلام تمام نہ فرمایا تھا کہ وہ جانور پارہ پارہ ہوکر
مجلس مین گرا۔ شیخ قدوہ بقا بن بطو نے بیان کیا ہے کہ ایکمرتبہ آنحضرت رضی
اللہ عنہ کرسی کے زینہ اعلے پر جلوس فرماکر کلام فرمارہے تھے مین بھی مجلس مین
حاضر تھا ناگاہ آپنے قدرے سکوت فرمایا اور کرسی سے نیچے اوترآئے۔
زان بعد کرسی پر صعود فرماکر کرسی کے دوسرے زینہ پر تشریف فرما ہوئے مین نے
دیکھا کہ زینہ اولی کو مثل وسعت نظر کے وسعت ہوئی اور سندس سبز کا اوسپر فرش
ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اوسپر جلوس
فرمایا اور انحضرت رضی اللہ عنہ نے دوسرے زینہ پر اسواسطے جلوس فرمایا کہ زمین
پر نہ گر پڑے۔ زان بعد جسم آپکا کاہیدہ ہوکر مثل عصفور کے ہوگیا اور بار دگر جسم مبارک
ہیئت اصلی پر ہوکر ہیبت ناک ہوا زان بعد یہ سب امور میری نگاہ سے پوشیدہ
ہوگئے۔ شیخ بقا ابن بطو سے دریافت کیا گیا کہ تمنے کسطرح آن سرور عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کو اس عالم مین دیکھا شیخ نے جواب دیا کہ
ارواح طیبات صورت اصلی پر متشکل ہوئے اور اللہ جلشانہ نے آن سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی قوت عطا فرمائی ہے کہ جسکے سبب آن سرور عالم صلے اللہ

ظہور فرماتے ہیں۔ شیخ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جسم مبارک کیوں کا ہیدہ اور کیوں حالت اصلی پر ہوگیا۔ شیخ نے کہا کہ تجلی اول ایسی تھی کہ جس کسی پر ظاہر ہو وہ اپنے مقام پر ثابت نہیں رہ سکتا ہے مگر جسکی تائید آن سرور عالم صلے اللہ علیہ سلم فرمائیں اگر آنحضرت رضی اللہ عنہ کا تدارک آن سرورِ عالم نفرماتے آپ گر پڑتے اور تجلی ثانی بحیثیت مشاہدہ کے صفت جلال تھی۔ اسواسطے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بالیدگی اور فربھی ہوئی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ط واللہ ذوالفضل العظیم ہ

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں اکابر شیوخ عراق اور اعیان علما اور متقی مثل شیخ بقا ابن لطو اور شیخ ابوسعید قیلوی اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابو نجیب عبدالقاہر سہروردی اور شیخ ماجد کردی اور شیخ مطر البادرنجی انکے علاوہ اور مشائخ اور فقہا و علما حاضر ہوتے تھے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ شیخ عبدالرحمن طفسونجی بغداد میں آئے ہوں لیکن بارہا طفسونج میں دیر تک قیام کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جسے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا وعظ سننا مقصود ہو اس مکان میں آکر سنے بارہا اکابر اصحاب شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے مکان میں داخل ہوتے تھے اور آپکا کلام سنتے تھے اور بارہا آپکا کلام تحریر کے مطابق ہوتا تھا اسی طرح عدی بن مسافر کوہ لالش میں کہتے تھے کہ جسکو آنحضرت رضی اللہ عنہ کا کلام سننا مقصود ہو وہ یہاں بیٹھکر سن لے اور اکابر اصحاب شیخ عدی آنحضرت رضی اللہ عنہ کا کلام سنتے تھے **روایت** ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اہل مجلس سے فرماتے تھے کہ ذات عدی بن مسافر تم میں موجود ہے

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ مین دو دو تین تین آدمیون کا انتقال ہو جاتا تھا۔ روایت ہے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ بارہا اپنی مجلس وعظ سے ہوا مین پرواز فرماتے تھے۔ روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ نے حالتِ وعظ مین پرواز کی اور فرمایا کہ اے اسرائیلی ٹہیان آ اور محمدی کا کلام سُن صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماکر پھر آپ کرسی پر تشریف فرما ہوے جب آپ سے دریافت کیا گیا فرمایا کہ میری مجلس سے بجلدی ابو العباس خضر علیہ السلام جاتے گذر رہے تھے مین نے پرواز کی اور جو کچھ کہا وہ تمنے سنا اور اس حکایت کی مثل بے انتہا حکایات ہین۔ روایت ہے کہ کوئی مجلس آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ایسی نہوتی تھی کہ جسمین یہود اور نصاری اور قطاع الطریق اور بد مذہب وغیرہ ایمان نہ لاتے ہون اور توبہ نہ کرتے ہون روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر پانسو سے زائد یہود و نصاری ایمان لاے ہین اور دزد اور رہزن و بد مذہب ایک لاکھ سے زائد نے توبہ کی ہے۔ روایت ہے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین ایک راہب حاضر ہوا اور آپکے دست حق پرست پر توبہ کی اور ایمان لایا۔ زان بعد اوسنے اہلِ مجلس سے بیان کیا کہ مین یمن کا باشندہ ہون۔ میرے دل مین محبت اسلام پیدا ہوئی اور مستحکم ارادہ کیا کہ اوس شخص کے ہاتھ پر ایمان لاؤنگا جو اسوقت مین افضل اہلِ زمانہ ہو گا۔ اسی فکر مین مجھپر خواب غالب ہوا اور مین سوگیا۔ خواب مین حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا آپنے فرمایا کہ بغداد کو جا اور دست حق پرست شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ پر ایمان لا اسوقت مین شیخ رضی اللہ عنہ افضل زمانہ ہین۔ روایت ہے کہ

دوسری مرتبہ انحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین تیرہ آدمی مذہب نصرانی کے حاضر ہوئے اور آپ کے دست حق پرست پر ایمان لائے - زان بعد بیان کیا کہ ہم باشندے عرب کے ہین ہمارے دل مین ارادہ اسلام لانیکا ہوا یہ فکر ہوئی کہ کس شخص کے ہاتھ پر ہم ایمان لائین ناگاہ ہاتف نے کہا کہ تم بغداد کو جاؤ اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر ایمان لاؤ اسواسطے کہ آپ کی برکت سے جسطرح ایمان لاؤ اسواسطے کہ آپ کی برکت سے جسطرح ایمان تمھارے قلوب مین ثابت و قایم ہوگا کسی اور شخص سے اسطرح تمھارے ایمان کی قوت و تکمیل نہوگی - شیخ صدقہ بغدادی نے بیان کیا ہی کہ مین انحضرت رضی اللہ عنہ کے رباط مین حاضر ہوا اور لوگ آپ کے برآمد ہونے کا انتظار کر رہے تھے - زان بعد آپ برآمد ہوئے اور کرسی پر اجلاس فرمایا اور مشائخ گرداگرد آپ کے بیٹھے مگر آپنے کلام نہ فرمایا نہ قاری کو قرات کا حکم دیا کہ ناگاہ اہل مجلس پر وجد عظیم طاری ہوا میرے قلب مین یہ خطرہ گذرا کہ ابھی نہ انحضرت رضی اللہ عنہ نے وعظ فرمایا اور نہ قاری نے قرات کی اور اہل مجلس کو وجد ہی اسکی کیا وجہ بمجرد اس خطرہ کے آپنے میری طرف التفات فرمایا اور ارشاد کیا کہ میرا ایک مرید بیت المقدس سے ایک قدم مین یہان میرے ہاتھ پر توبہ کی ہے حاضرین مجلس نے اس وجد سے اوسکی ضیافت کی ہی - شیخ صدقہ نے بیان کیا کہ بار دگر میرے قلب مین یہ خطرہ ہوا کہ جو شخص ایک قدم مین بیت المقدس سے یہان آئے اوسے توبہ کی کیا ضرورت ہی - بمجرد اس خطرہ ثانی کے بھی آپنے میری طرف التفات فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے شخص وہ آدمی توبہ

مجھپر نکرو اور فرمایا ہے کہ مین وراء امور و عقول خلق کے ہون۔ اے باشندگان
روے زمین شرق و غرب اے اہلِ آسمان اللہ جلشانہ نے فرمایا ہے
وَاَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ط مین اوس سے ہون جسے تم نہین جانتے اللہ جلشانہ
کی طرف سے ہر روز ستر مرتبہ مجھے ارشاد ہوتا ہے وانا اخترتک ولتصنع
علی عینی مجھے ارشاد ہوتا ہے کہ اے عبدالقادر میرا حق تجھپر ہے اسکے
واسطے کلام کر مینے تجھے ردقول سے امن دی اور قسم ہے اللہ جلشانہ کی کوئی
کام مین نے نہین کیا جب تک مجھے حکم نہین ہوا۔ **روایت** ہے کہ انحضرت
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جسوقت مین کلام کرتا ہون جسمین کسی طرح شک نہین ہے
جب مجھے کلام کرنے کا حکم ہوتا ہے اوسوقت کلام کرتا ہون اور جو چیز مجھے
عطا کی جاتی ہے اوسے تقسیم کرتا ہون اور جس کام کا مجھے حکم ہوتا ہے اوسی کرتا ہون
ذمہ داری اوس ذات پر ہے جسنے مجھے حکم دیا ہے اور رویت عاقلہ رہے
اگر تم نے مجھے جھوٹا جانو تو یہ امر تمھارے دین کے واسطے زہر قاتل ہے اور تمھاری
دین و دنیا کی خرابی کا سبب ہے۔ مین سیف اللہ ہون۔ مین قتال ہون اپنے
نفوس کو اللہ جلشانہ کے خوف مین رکھو اگر لگام شریعت میری زبان پر نہوتی
تو مین تمھارے کھانے پینے کی چیزونکا بیان کرتا اور جو چیزین تم اپنے گھر مین
جمع کرتے ہو اوسے بیان کرتا اور اگر لگام علم میری زبان پر نہوتی تو البتہ بمانہ
یوسف علیہ السلام اون چیزون کو بیان کرتا جو اوسمین ہین لیکن علم عالم کی
پناہ لیتا ہے عالم اوس کے پوشیدہ راز کو بیان نہین کرتا۔
روایت ہے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مین تمھارے ظاہر و باطن کو

توبہ کرتا ہے جو ہوا مین پرواز کرتا ہی اور بازگشت نہین کرتا اور میرا محتاج ہے
تاکہ اوسے محبت الٰہی کا طریقہ تعلیم کرون۔ زان بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ میری شمشیر برہنہ ہی۔ میری کمان چڑھی ہی میرے تیر پر سوفار ہے میرا
تیر ہر مقام پر پہونچتا ہے میرا نیزہ نصب کیا گیا ہے میرا گھوڑا کھنچا ہوا ہے
مین اللہ کی جلتی آگ ہون مین احوال کا سلب کرنیوالا ہون مین ایسا دریا ہون جسکا
کنارہ نہین ہے مین غیر مین کلام کرنیوالا ہون۔ **روایت** ہی کہ آنحضرت رضی اللہ
عنہ نے فرمایا ہے مین ملحوظ ہون مین محفوظ ہون اے روزہ رکھنے والو اے
قیام کرنے والو اے اہل کوہ تمھارے کوہ پارہ ہوے۔ اے اہل صومعہ
تمھارے صومعہ منہدم ہوئے اللہ کی امر کی طرف آؤ میرا علم اللہ جلشانہ کی
طرف سے ہے۔ اے نبات طریق اے رجال اے ابدال اے اوتاد
اے بہادرا اے اطفال آؤ اور اس دریا سے فائدہ لو جسکا کنارہ نہین ہے
عزت رب کی قسم ہے کہ تحقیق نیک بد مجھ پر عارض کیے جاتے ہین اور تحقیق میری
آنکھ لوح محفوظ پر ہی مین دریاے علم الٰہی کا شناور ہون مین اللہ جلشانہ کا مشاہدہ
کرتا ہون مین تم سب پر اللہ تعالےٰ کی حجت ہون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کا نائب و وارث ہون۔ **روایت** ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ انسان کے مشائخ علیحدہ ہین اور بنی جان کے علیحدہ اور ملائکہ کے علیحدہ
اور مین انسان و جن و ملائکہ سب کا شیخ ہون۔ **روایت** ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
نے اپنے مرض موت مین اپنی اولاد امجاد سے فرمایا کہ درمیان میرے اور تمھارے
اور درمیان خلق کے آسمان و زمین کا بعد ہے میرا قیاس کسی پر نکرو اور کسی کا قیاس

جانتا ہون - تم میری نگاہ مین مثل شیشہ کے ہو - روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کل مردان خدا جسوقت مقام قضا و قدر مین پہونچتے ہین اپنی ذات کی نگہداشت کرتے ہین مگر مین جسوقت مقام قضا و قدر مین پہونچا میرے واسطے ایک روزن کشادہ کیا گیا مین اوس روزن مین در آیا اور اقدار حق مین حق کے ساتھ حق کے واسطے حق مین منازعت کی اور وہی مرد ہے جو قدر مین منازعت کرے نہ موافق قدر - روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اے غلام منکر و نکیر جسوقت قبر مین تیرے پاس آئین اور نسے سوال کر میرے حال کی تجھے اطلاع دینگے شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم بن ابدان القرشی البغدادی البزار نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ چادر اوڑھتے تھے اور علما کا لباس زیب بدن فرماتے تھے آپکا لباس بیش قیمت ہوتا تھا ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کا خادم میرے پاس سونا لایا اور مجھسے کہا کہ ایسا کپڑا درکار مجھے ہے جسکی قیمت فی درعہ ایک دینار ہو ایک حبہ کم و زیادہ نہو مین نے اوسی قیمت کا کپڑا دیا اور دریافت کیا کہ کس کے واسطے اس قیمت کا کپڑا درکار ہے - خادم نے کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے واسطے مین نے اپنے دل مین کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کوئی کپڑا خلیفہ بغداد کے واسطے نہ چھوڑینگے - یہ خطرہ میرے دل مین تمام ہونے پایا تھا کہ پاؤن مین میخ آہنی معلوم ہوئی اور ایسا درد شدید معلوم ہوا کہ موت کا مزا آگیا - بہت لوگون نے مجمع کیا کہ اوس میخ کو نکالین لیکن کسی سے وہ میخ نہ نکلی جب مین مجبور ہوا مینے کہا کہ مجھے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین اوٹھا کر لیچلو جب مجھے آپکی

خدمت مین حاضر کیا گیا مجھسے فرمایا ابوالفضل تو کسواسطے اپنے دل مین تعرض کرتا ہے عزت معبود کی قسم ہی جب تک مجھسے یہ نہین کہا گیا کہ جو میرا حق تجھپر ہے اوسکے واسطے ایسا لباس جو فی درعہ ایک دینار کا ہو پہن جب تک یہ لباس مین نے نہین پہنا اے ابوالفضل یہ کفن ہی میت کا کفن بہت قیمتی ہوتا ہی ہزار موت کے بعد یہ لباس پہننے کو ملا ہی یہ ارشاد فرماکر آپنے دست مبارک اپنا میرے پیر پر پھیرا وہ منیخ معلوم نہوئی مجھے آرام ہوگیا۔ زان بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تیرا اعتراض بصورت منیخ متشکل ہوگیا تھا رضی اللہ عنہ وعن الصالحین۔

باب ہفتم ذکر بعض کرامات وخوارق آنحضرت رضی اللہ عنہ مین

یہ امر پہلے تحریر ہوچکا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات کی انتہا نہین ہے کسی طرح تحریر مین نہین آسکتین لیکن قدرے آپکی کرامات بطور نمونہ کے بیان کیجاتی ہین اسواسطے کہ قلیل چیز کثیر پر دلالت کرتی ہی۔

روایت ہے کہ جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپنے اپنے آپکو کسوقت ولی اللہ جانا ارشاد کیا کہ مین دہ سالہ تھا جب مکتب کو جاتا ملائکہ کو دیکھتا تھا کہ میرے گرد چلتے ہین جب مین مکتب پہونچتا اوسوقت ملائکہ طفلان مکتب کو آواز دیتے تھے کہ اللہ کے ولی کے واسطے جگہ خالی کردو ایک روز ایک مرد خدا کا گذرا مجھپر ہوا گاہے سوائے اوس روز کے اوسے مینے نہین دیکھا تھا اوس نے ملائکہ کا کلام سنکر ایک فرشتہ سے

دریافت کیا کہ یہ طفل کون ہے۔ ملائکہ نے جواب دیا کہ قریب زمانہ ہے کہ یہ طفل عظیم الشان ہوگا اور اسپر عطا کی جائے گی اور منع نہ کیا جائیگا اور اسے تمکین دیجائے گی۔ اور محجوب نہ کیا جائیگا اور یہ مقرب ہوگا اور اس کے ساتھ مکر نہ کیا جائے گا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چالیس سال کے بعد مینے اوس شخص کو جانا کہ وہ شخص اوسوقت کا ابدال تھا۔ شیخ قدوہ ابو عبد اللہ محمد بن قائد الاوانی نے بیان کیا ہے کہ مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر تھا جسوقت اہل مجلس نے آپ سے دریافت کیا کہ آپکا ثبات و قرار کس چیز پر ہوا آپنے فرمایا کہ صدق پر اور مین نے کبھی جھوٹ نہین بولا حتی کہ مکتب مین بھی کبھی جھوٹ بولنے کا اتفاق نہین ہوا۔ ازان بعد فرمایا مین حالت صغر سن مین اپنے وطن مین تھا۔ عرفہ کے روز شہر سے باہر گیا اور ایک زرگاو کے پکڑنے کا قصد کیا تاکہ زراعت وغیرہ مین کام آئے اوسنے مجھے دیکھکر کہا کہ اے عبد القادر رضی اللہ عنہ آپ اسواسطے مخلوق نہین ہوئے ہین اور نہ آپکو اسکا حکم ہے۔ مین خائف ہوکر اپنے مکان کو آیا اور سطح مکان پر چڑھ گیا عرفات مین مخلوق کو حج کے واسطے کھڑے ہوئے دیکھا مین اپنی والدہ کے پاس آیا اور اجازت سفر بغداد چاہی تاکہ علم حاصل کرون اور صالحین کی زیارت سے نفع لون رضی اللہ عنہ۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جسوقت مین لڑکا تھا اور طفلان بلاد کے ہمراہ کھیلنے کا ارادہ کرتا تھا میرے کان مین کسی کہنے والے کی آواز آتی تھی کہ اے مبارک ہماری طرف آؤ مین خوف سے اپنی والدہ

کی گود مین چھپ جاتا تھا اور اب بھی خلوت مین یہی الفاظ سنتا ہون حسب وقت
میرا سن شباب تھا اور سیاحت کرتا تھا مین سنتا تھا۔ منتخبات لطیفے
رضی اللہ عنہ۔ **روایت** ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اُن امور غیب کی
خبر دیتے تھے جو تیس ۳۰ اور چالیس ۴۰ یا اس سے زائد دنون کے بعد واقع ہوتے
تھے اور آپ ایک ساعت مین طالب کے حالمین تصرف فرماتے تھے امور بطون
ملک و ملکوت آپ پر مکشوف ہوتے تھے ناظرین پر واضح ہو کہ اسطرح کی حکایات
و کرامات آنحضرت رضی اللہ عنہ کی بے انتہا منقول ہین۔ روایت ہے کہ ان
حضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین مہینے اور سال حاضر ہو کر اُن امورات کی اطلاع
کرتے تھے جو اُس مہینے اور سال مین ہونے والے تھے۔ سیدنا شیخ سیف الدین
بن عبدالوہاب بن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد ماجد
آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ہر ماہ مہینا سے دوازدہ سے قبل رویت
ہلال کے حاضر ہوتا تھا اگر اُس مہینے مین اللہ جلشانہ نے کوئی حادثہ اور خرابی
تقدیر فرمائی ہوتی تھی تو اُس ماہ کی صورت اچھی نہوتی تھی اور اگر نعمت و خیر اُس
ماہ مین ہونے والی ہوتی تو اوس مہینے کی اچھی صورت ہوتی تھی اکثر مشائخ اور
سیدنا سید السادات سیف الدین عبدالوہاب ابن آنحضرت رضی اللہ نے بیان کیا ہے
کہ سلخ جمادی الاخری سنہ ۵۶۰ھ آخر روز جمعہ کے ہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کی
مجلس مین حاضر تھے آپ کلام فرما رہے تھے کہ ایک شخص جوان خوبصورت آیا
مجلس مین حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا ولی اللہ مین ماہ رجب ہون
آپکی خدمت مین حاضر ہوا ہون تاکہ آپ کو مبارکباد دون کہ اس مہینے مین تمام

تمام آدمیون پر خوشی ہوگی۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اوس مہینے مین تمام
آدمیون نے سواے خوشی اور خیر کے اور کوئی امر نہ دیکھا اوسکے دوسرے روز بھی
اسی طرح آپکی مجلس مین ایک شخص بصورت حاضر ہوا اور ہم بھی مجلس مین موجود تھے
اوس شخص نے کہا کہ السلام علیک یا ولی اللہ مین ماہ شعبان ہون آپکی خدمت
مین اسواسطے حاضر ہوا ہون تاکہ آپکو اطلاع دون کہ مجھ مین یہ امر مقدر ہوا ہے
کہ بغداد مین فنا اور حجاز مین قحط سالی اور خراسان مین خونریزی واقع ہو۔
راوی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ چندروز رمضان شریف مین
مریض ہوئے اور اُس روز ہم اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابو نجیب عبدالقاہر
سہروردی اور شیخ ابوالحسن الجوسقی اور سواے انکے اور مشائخ بھی آپ کی مجلس
مین حاضر تھے کہ ایک شخص خوبصورت صاحب وقار آپ کے پاس حاضر ہوا اور
عرض کیا السلام علیک یا ولی اللہ مین ماہ رمضان ہون آپکی خدمت مین اس
واسطے حاضر ہوا ہون کہ آپ سے اس امر کا عذر کرون جو مجھ مین مقدر کیا گیا ہے
وہ یہ ہے کہ مین آپ کو رخصت کرون اور آپکی خدمت مین میری حاضری آخیر ہے
اب حاضر ہونگا اور یہ کہکر چلا گیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ دوسرے
سال ماہ ربیع الثانی مین آنحضرت رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور دوسرا
رمضان آپ پر نگذرا۔ شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار اور شیخ ابو الحفص عمر کیمیانی
نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اپنی مجلس مین حاضرین کے
سامنے ہوا پر چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ آفتاب طلوع نہین کرتا ہے جب تک
مجھے سلام نہین کرلیتا اور ہر سال مجھے سلام کرتا ہے جو اوس سال مین ہونے

والا ہوتا ہے اوسکی خبر دیتا ہی اور مہینا اور ہفتہ اور روز مجھے سلام کرتے ہین اور جو اوہمین ہونیوالا ہوتا ہے اوسکی خبر دیتے ہین۔ اکثر مشائخ نے شیخ عارف ابو الخیر بشر بن معروف سے روایت کی ہی کہتے تھے کہ مین اور شیخ ابو سعید اور دیگر مشائخ جنکے اسما اثنا ے بیان مین مذکور ہونگے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آپکے مدرسہ مین حاضر تھے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اثناے بیان مین ارشاد فرمایا کہ ہر شخص حاضرین مجلس اپنی حاجت مجھسے بیان کرے تاکہ اوسکی حاجت روائی کرون۔ شیخ ابو سعود بن احمد بن الحریمی نے عرض کیا کہ مجھے ترک اختیار حاصل ہو اور شیخ محمد بن قائد نے عرض کیا کہ مجھے قوت مجاہدہ حاصل ہو اور شیخ ابو القاسم عمر بزار نے عرض کیا کہ مجھے اللہ جلشانہ کا خوف حاصل ہو اور شیخ ابو محمد حسن فارسی نے کہا کہ مجھے اللہ جل شانہ کے ساتھ ایک حال تھا جاتا رہا ہے مجھپر وہ حال بار دگر عود کرے اور اوس سے زیادہ حاصل ہو اور شیخ جمیل صاحب خطوہ نے عرض کیا کہ مجھے حفظ وقت حاصل ہو اور شیخ ابو حفص عمر الغزالی نے عرض کیا کہ مجھے زائد اور زائد علم حاصل ہو اور شیخ خلیل صرصری نے عرض کیا کہ مین جبتک نہ مرون جسوقت تک مجھے قطبیت نہ حاصل ہو اور شیخ ابو البرکات ہامی نے کہا کہ مجھے اللہ جل شانہ کی محبت مین استغراق حاصل ہو اور شیخ ابو الفتوح ابن خضری نصر بغدادی نے عرض کیا کہ مین حافظ قرآن وحدیث ہوجاؤن۔ اور شیخ ابو الخیر نے عرض کیا کہ مجھے ایسی معرفت حاصل ہو کہ جسکے سبب سے موارد ربانیہ اور غیر ربانیہ کی تمیز کرون اور عبد اللہ ہبیرہ نے عرض کیا کہ مجھے نیابت وزارت حاصل ہو اور ابو الفتوح ہبیتہ نے عرض کیا کہ مین دربان سراے شاہی ہوجاؤن اور ابو قاسم بن صاحب نے

عرض کیا کہ مین دروازۂ عزیز کا حاجب ہو جاؤن ۔۔ جب ان سائلین نے اپنی اپنی حاجات عرض کرلین اوسوقت حضور غوث الثقلین امام الفریقین محبوب رب المشرقین سید السادات سلاب الاحوال قطب الاقطاب الغوث الاعظم شیخ و شیوخ العالم وارث کتاب اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب الاشارات والمعانی قندیل النورانی سیدنا ومولانا ومرشدنا وہادینا ومخدومنا ومقتدنا وقبلتنا وامامنا سیدنا الشیخ محی الدین السید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قدس سرہٗ الشریف ولا حرمنا اللہ من برکاتہ نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا وکلا نمد هؤلاء وهؤلاء من عطاء ربك وما كان عطاء ربك محظورا

راوی نے بیان کیا ہے کہ اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ جمیع شیوخ سائلین اپنے مطالب کو پہونچے اور مین نے ہر شخص کو دیکھا کہ جس نے جس حاجت کے واسطے عرض کیا تھا اوسکی حاجت پوری ہوئی مگر شیخ خلیل صرصری کو کوئی وقت نہین ملا جو وہ قطب ہوتے اور اسی روایت مین یہ بھی مروی ہے کہ شیخ خلیل صرصری اپنے انتقال سے سات روز پہلے قطب ہوگئے اور شیخ ابو سعود کو ترک اختیار مین ازحد ترقی ہوئی کہتے تھے میرے دل مین امر خارج خطرہ نہین کرتا ہے اور شیخ ابن قائد ایسے مجاہد ہوئے کہ اونکے زمانہ مین کوئی شخص ایسا مجاہدہ کرنیوالا نہ تھا اور آخر عمر مین دس سال زمین کے اندر بیٹھکر عبادت کی حالانکہ اس قبل بھی اسی طرح عبادت کی تھی ۔ کہتے تھے کہ مین نے گرسنگی کو گرسنہ اور تشنگی کو تشنہ اور خواب کو خواب آلودہ اور بیداری کو بیدار اور خوف کو خوف مین کردیا اور بلیات مجھسے فرار کرتی ہین اللہ جلشانہ میرے تمامی امور پر غالب ہے اور شیخ عمر بزار کو ایسا خوف غالب ہوا تھا

کہ بعض وقت شدت خوف سے دماغ ناک کی راہ ٹپکتا تھا اور شیخ حسن فارسی پر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اوسی مجلس مین ایسی نظر ڈالی کہ وہ تڑپ گئے اور اوسی وقت کھڑے ہو گئے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ دوسرے روز شیخ حسن مجھسے ملے مینے اونکا حال دریافت کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی نظر مبارک سے میرا حال مجھپر عود کر دیا۔ اور یہ حال اوس سے زائد ہے۔ اور جمیل کو اسقدر بلند مرتبہ حفظ وقت اور رعایت انفاس مین حاصل ہوا تھا کہ سولے شیخ کے جنھین ہم جانتے ہین اونکا یہ مرتبہ نتھا یہ کیفیت تھی کہ قضاے حاجت کے واسطے جبوقت جاتے تھے اپنی تسبیح کو میخ دیوار مین لٹکا دیتے تھے تسبیح کا دانہ دانہ گھومتا رہتا تھا اور شیخ محمد غزال نے اکثر کتب علوم جمع کین اور علوم حفظ کئے اور ایک ہزار کتابین ان کتب مجتمع سے فروخت کین جسوقت فروخت کتب مین شیخ کو نسبت سترہ کی جواب دیا یہ سب مجھے حفظ ہین اور شیخ ابو البرکات ہاشمی پر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک نظر فرمائی بمجرد نظر ڈالنے کے شیخ کو غشی طاری ہوئی اور آپکے سامنے سے لوگ شیخ کو اوٹھا لے گئے پھر شیخ کو عقل نہوئی۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ مدت تک شیخ ابو البرکات بغداد سے مفقود ہو گئے بعد ایک مدت کے مین نے اونھین خرابہ کوفہ مین دیکھا کہ حیران ٹکٹکی لگائے ہوئے آسمان کیطرف دیکھتے ہین۔ مین نے اون سے کلام کیا نے مجھے کچھ جواب نہ دیا مین واپس آیا پھر بعد ایک مدت کے بصرہ مین شیخ کو مثل حال اول کے دیکھا مین اونکے پاس گیا اور کلام کیا مگر جواب نہ دیا اور اسی طرح حیران آسمان کی جانب دیکھتے تھے ناچار مین اونکے سامنے بیٹھ گیا اور مین نے کہا کہ الہی بحرمت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شیخ

ابو البرکات کو بار دگر عقل عطا فرما تاکہ مجھسے کچھ کلام کرے بمجرد اس دعا کے
شیخ میرے پاس آئے اور مجھسے سلام علیک کی۔ مینے دریافت کیا یہ کیا
حال ہے شیخ نے جواب دیا کہ اے برادر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی نظر مبارک سے
مجھے اللہ جل شانہ کی محبت ایسی ہوئی کہ جسنے مجھے میرے وجود اور نفس سے بھی
غائب کردیا اور میرا یہ حال ہوا جو تونے دیکھا یہ جواب دیکر شیخ پھر اپنے مکان پر
گئے اور وہی حال اونپر طاری ہوا۔ مین آبدیدہ وہان سے واپس آیا بعد مدت
کے معلوم ہوا کہ شیخ ابو البرکات نے اوسی حال مین انتقال کیا اور شیخ ابو الفتوح نے
چھ ماہ مین قرات سبعہ سے قرآن شریف حفظ کیا اور بہت کتابین حدیث کی یاد کین
اور ہمیشہ سماعت حدیث کرتے تھے اور فائدہ لیتے تھے اور ابو الخیر بشر جو راوی اس
روایت کے ہین وہ کہتے ہین کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا دست حق پرست
میرے سینہ پر رکھا میرے سینہ مین نور معلوم ہونے لگا اوسوقت سے
ابتک حق و باطل مین اور ہدایت اور ضلالت مین فرق کرتا ہون اور پہلے سب امور
مجھپر مشتبہ ہوتے تھے اور ابو عبد اللہ بن ہبیرہ بھی نیابت و وزارت کے
متولی ہوئے اور ابو الفتح خلیفہ بغداد کے دروازہ کے متولی ہوئے اور ابو القاسم
حاجب دروازہ ہوگئے اور اس گروہ نے مدت تک اس ولایت مین تصرف
کیا یا غوث الآفاق و یا متصرفا فی الوجود علی الاطلاق من الذی توسل بک فلم

تنقض حاجتہ ولم ینل مقصودہ انت الذی سلم الیہ الاکوان مطلقا لعنان التصرف
فی میدان الزمان یا سلطان ممالک الوجود و یا محبوب الرب الودود یا تاج
محمد المحمود کل نسل منک حاجتہ وہا انا اسال منک ان تخلص من الظلمات البشریۃ

و ورطات الطبیعۃ وینظر من انوار الشھود ما یستضی بہ قلوبنا ویھب علینا من نسمات الانس ما یروح بہ ارواحنا و ملاک امرنا کلہ بایدینا ان لا تردنا من جنابک وتنظمنا یا یا مولانا فی سلک مریدیک تشرنا بہ وتجعل لنا علے ذلک دلیلا لجامعہ۔

رباعی

اے غوث جہان قبلۂ پاکان مددے | وے قطب زمان کعبۂ ایمان مددے
درماندہ ام اے شاہ مرا دستم گیر | اے واقف راز ہای سبحان مددے

شیخ ابو محمد عبد الملک ذیال نے بیان کیا ہے کہ ایک روز مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ مین حاضر تھا کہ آپ اپنے حجرہ سے مدرسہ مین تشریف لائے آپکے دست مبارک مین عصا تھا او سمین نوری لگی ہوئی تھی میرے دل مین خیال آیا کہ اگر آپ اس عصا سے مجھے کوی کرامت دکھاتے تو کیا خوب ہوتا آپنے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا اور عصی کو زمین مین نصب کیا اوسوقت عصا یہ معلوم ہوا کہ نور ہے اور آسمان کی طرف اوس نور نے بلندی کی اور تمام افق کو روشن کردیا اسی طرح تھوڑی دیر نور معلوم ہوتا رہا زان بعد آپنے عصا اپنے دست حق پرست مین لے لیا وہ عصا صورت اصلی پر ہوگیا اور مجھسے فرمایا کہ اے ذیال تو نے اسی امر کا خیال کیا تھا۔ اکثر مشائخ نے شیخ ابو المسعود احمد بن ابو بکر حریمی سے روایت کی ہی کہ ابو المظفر حسن بن تمیم تاجر شیخ حماد دباس کے پاس آیا اور کہا کہ یا سیدی میرا ارادہ تجارت کے سبب سے سفر کرنیکا ہے گویا شیخ سے دعا چاہتا تھا شیخ نے کہا اگر تو اس سال مین سفر کریگا تو تیرا مال بھی تلف ہوگا اور تو بھی مارا جائے گا اس کلام سے وہ تاجر شیخ کی مجلس سے مغموم ہوکر چلا آیا راہ مین

آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ملازمت سے مشرف ہوا اوسوقت آنحضرت کا سنِ شباب
تھا اُس تاجر نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے اس قصّہ کو بیان کیا آپنے تاجر سے
فرمایا تو سفر کر صحیح و تندرست و مالدار ہوکر آسے گا اور ان امور کا مین ذمہ دار ہون
تاجر نے بیان کیا کہ مین نے سفر کیا ہے اور اپنا مال ہزار دینار کو فروخت
کیا قضاے کردگار حاجت کے واسطے سقایہ سے پانی لیتے وقت وہ دینار
طاق سقایہ مین رکھکر بھول گیا اور اپنے قیامگاہ پر چلا آیا اوسوقت ایسی نیند غالب
ہوئی کہ غافل ہوکر سوگیا خواب مین دیکھا کہ مین ایک قافلہ مین ہون قزاقان عرب
نے اُس قافلہ کو قتل کیا ہے اس ہیبت سے آنکھ کھلگئی۔ گردن پر خون کا نشان
اور درد موجود پایا اوسوقت مال یاد آیا بزودی سقایہ مین دیکھا مال اوسی طرح رکھا تھا
زان بعد بغداد مین واپس آیا دلمین یہ خیال ہوا کہ پہلے شیخ حماد دباس کے پاس
جاؤن اسواسطے کہ وہ مسن ہین اور یہ بھی دلمین خیال آیا کہ پہلے آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی خدمت مین حاضر ہون اس لئے کہ جو آپنے فرمایا تھا صحیح ہوا اسی کشمکش و پیچ مین
تھا کہ سوق سلطان مین شیخ حماد مجھسے ملے اور کہا کہ ابو المظفر پہلے آنحضرت رضی اللہ
عنہ کی خدمت مین حاضر ہو اسواسطے کہ آپ خداوند جل سلطانہ کے محبوب ہین
بتحقیق آپنے تیرے واسطے سترہ بار جل شانہ سے عرض کیا ہے اسی واسطے جو قتل
تیرا عالم واقعہ مین ہونے والا تھا وہ خواب سے مبدل ہوگیا اور جو مال تیرا چوری ہونے
والا تھا وہ نسیان و غفلت سے بدل ہوگیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ تاجر
آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے تاجر کو دیکھتے ہی فرمایا کہ بتحقیق
حماد نے کہا کہ مین نے تیرے واسطے اللہ جل شانہ سے سترہ مرتبہ عرض کیا عزہ بعزت

کی قسم ہے کہ تیرے واسطے مینے ستّرہ ستّرہ بار ستّر مرتبہ تک عرض کیا اوسوقت
اللہ جلشانہ نے جو قتل تیرے واسطے بیداری مین تھا اوسے خواب سے بدل
کردیا۔ اور جو مال تیرا جانے والا تھا وہ نسیان و غفلت سے بدلدیا یَمْحُو اللّٰہُ
مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ ٭ شیخ ابو المظفر منصور بن المبارک
واسطی نے بیان کیا ہے کہ مین اپنے شباب مین انحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین
ایک مرتبہ حاضر ہوا اوسوقت میرے پاس ایک کتاب فلسفہ اور علوم روحانیات کی
تھی۔ انحضرت رضی اللہ عنہ نے نہ اوس کتاب کو دیکھا نہ اسکا حال دریافت کیا
مگر مجھسے ارشاد فرمایا ہے منصور یہ کتاب تری رفیق بہہ جا اسے دہو ڈال۔
اوس کتاب سے مجھے بہت اُنس تھا اسواسطے اوسکے دہونے پر راضی نہوا۔
اور آپکا بھی خوف بے انتہا تھا یہ ارادہ کیا کہ آپ کے سامنے سے چلا جاؤن
اور مکان مین کتاب رکھدون اور پھر انحضرت رضی اللہ عنہ کے پاس کتاب لیکر
حاضر ہون اور اس کتاب کے چند مسائل احکام مجھے یاد بھی ہوگئے تھے دلمین
یہ ارادہ کرکے مین اوٹھا اوسوقت تعجب سے انحضرت رضی اللہ عنہ نے میری
طرف دیکھا مجھ مین اوٹھنے کی طاقت نہ رہی یہ معلوم ہوتا تھا گویا مقید ہون مین نے
اسی حالت مین کتاب کو کھولکر دیکھا کوئی حرف اوس مین تحریر نہ تھا سادہ کاغذ تھا۔
انحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا کہ اے منصور یہ کتاب مجھے دے مین نے
وہ کتاب آپکو دیدی آپنے ایک ایک صفحہ کتاب ملاحظہ فرمایا اور ارشاد کیا
کہ یہ کتاب فضائل قرآن تصنیف محمد بن القریش کی ہے یہ فرماکر وہ کتاب بھی
مجھے عنایت فرمائی فی الواقع وہ کتاب فضائل قرآن مین محمد بن القریش کی تصنیف

تھی اور بہت خوش خط لکھی تھی۔ میرے دل سے بھی جمیع مسائل فلسفہ اور روحانیات محو ہوگئی گویا مجھے کبھی یاد بھی نہ تھے اور ابتک بھی یاد نہین ہین
روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ایک مرتبہ مشائخ جیلان حاضر ہوے دیکھا کہ آپ کی ابریق کا مونھ خلاف جانب قبلہ ہے اور جس خادم نے ابریق رکھی تھی وہ بھی مجلس مین حاضر تھی اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اُس خادم کو نظر غضب سے ملاحظہ فرمایا اوسی وقت وہ خادم زمین پر مرا گرا ابریق کی طرف ملاحظہ فرمایا ابریق کا منہ اپنے آپ قبلہ کی طرف پھر گیا۔ **روایت** ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ مین شیخ بقا ابن بطو اور شیخ علی ابن ہیتی اور شیخ ماجد کردی اور شیخ ابوسعید قیلوی حاضر ہوے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے کھانا نوش فرماتے وقت خادم سے ارشاد فرمایا تو بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا اوس نے عرض کیا مین روزہ سے ہون آپنے ارشاد کیا کہ تو کھانا کھا تیرے روزہ کا ثواب تجھکو ملے گا خادم نے عرض کیا کہ مین روزہ سے ہون پھر آپنے فرمایا کہ تو کھانا کہا ب تجھے ایک سال کے روزونکا ثواب ملے گا۔ پھر خادم نے یہی عرض کیا پھر آپنے فرمایا کہ تو کھانا کھا تجھے تمام عمر کے روزہ کا ثواب ملیگا پھر خادم یہی عرض کیا کہ مین روزہ سے ہون۔ اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے نگاہ غضب سے اُس خادم کی طرف دیکھا خادم زمین پر گر پڑا اور تمام جسم پھول گیا اور خون اور پیپ جسم سے جاری ہوا۔ مشائخ نے سفارش کی آپنے غضب کو فرو کیا جب آپکا غضب جاتا رہا اوسوقت وہ خادم صحیح ہوگیا نعوذ باللہ من غضب اللہ و غضب رسولہ صلعم

ومن غضب سید الافراد غوث الثقلین امام الفریقین السید الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اللہم لاتحرمنا من برکاتہ وافضالہ روایت ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک مین ایک شخص مشہور الکرامات تھا وہ کہا کرتا تھا کہ میرا مقام حضرت یونس علےٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام سے تجاوز کر گیا ہے یہ خبر آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بھی ہوئی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے چہرۂ مبارک سے آثار غضب ظاہر ہوئے آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تکیہ آگے رکھا اور فرمایا کہ یہ تکیہ اوس کے قلب پر ہوپنچا زان بعد اوس شخص کو لوگون نے مردہ دیکھا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ کسی نے اُس شخص کو خواب مین اچھی حالت سے دیکھا دریافت کیا کہ اللہ جلشانہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا کہ اللہ جلشانہ میری بخشش فرمائی۔ حضرت یونسؑ علیہ السلام سے میرا قصور معاف کرایا اور جلشانہ اور حضرت یونس علیہ السلام نے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے میری شفاعت کی بہت سی خیر و برکت مجھے عطا فرمائی۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین ایک غلیواز نے آواز کی اُس روز ہوا شدت سے چل رہی تھی اہل مجلس کو اُس غلیواز کی آواز سے تشویش ہوئی آواز بری معلوم ہوئی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ہوا کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے ہوا اس غلیواز کا سر تن سے جدا کر دے اوسی وقت اُس غلیواز کا سر ایک طرف گرا اور دھڑ ایک طرف۔ زان بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی پر سے

نیچے تشریف لائے اُس علیواز کو اپنے دست مبارک مین لیا دوسرا ہاتھ اوسپر
پھیرا اور فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ علیواز زندہ ہوکر پرواز کرگئی تمام حاضرین
مجلس نے یہ کرامت مشاہدہ کی مشائخ نے روایت کی ہے کہ ایک عورت آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی خدمت مین اپنے فرزند کو لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے اس فرزند کو
آپ سے ازحد محبت ہے اللہ جلشانہ کے واسطے مین اپنے حق سے ادا ہوئی یہ
فرزند آپ کی خدمت مین حاضر ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قبول فرماکر اُس جوان کو
مجاہدہ و سلوک طریق سلف کا حکم فرمایا ایک روز اوس شخص کی والدہ بعد مدت
اوسکے دیکھنے کو آئی اُس جوان کو نانِ جوین کھاتے دیکھا اور رنگ زرد اور لاغر
پایا وہ عورت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئی اوسوقت آپ کباب
ماکیان نوش فرما رہے تھے استخوانِ ماکیان علیحدہ رکھی ہوئی تھین اُس عورت نے
عرض کیا کہ یا سیدی آپ کباب ماکیان نوش فرماتے ہین اور میرا فرزند نان جوین
کھاتا ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا دست مبارک استخوانِ ماکیان پر
رکھا اور فرمایا قومی باذن اللہ یحیی العظام وہی رمیم اوسی وقت وہ
ماکیان زندہ ہوئی اور آواز دی آپنے اوس عورت سے فرمایا کہ جسوقت تیرا
فرزند ایسا ہو جائے جو چاہے سو کھائے ۔ شیخ قدوہ ابو الحسن علی القرشی
کہتے ہین کہ ۵۵۹ھ مین مین اور شیخ علی بن ہیتی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین
حاضر تھے کہ ابو غالب فضل اللہ بن اسمعیل بغدادی الازجی تاجر بھی اوسوقت حاضر
ہوا اور عرض کیا کہ یا سیدی حضور کے جد امجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے من دعی فلیجب یعنی جسکی دعوت کیجائے وہ شخص

دعوت قبول کرے میں نے اپنے مکان پر حضور کی دعوت کی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اجازت ہوئی البتہ آؤنگا - ازان بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر سر مبارک فرو کیا اور فرمایا ہان اور بغل پر سوار ہوئے شیخ علی بن ہیتی نے سیدھی رکاب اور مین نے اولٹی رکاب تھامی - تاجر کے مکان پر آئے وہان اعیان مشائخ واکابر علماے بغداد موجود تھے پھر دستر خوان بچھایا گیا ہر قسم کا طعام رکھا گیا ایک ظرف کلان جسے دو آدمیوں نے اوٹھایا تھا اور سر بمہر کی ہوئی تھی دستر خوان پر رکھدیا گیا اوسوقت تاجر نے آواز دی کہ اب کھانا نوش کیا جاے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے سر مبارک فرو کیا نہ خود کھانا نوش فرمایا اور نہ کسی کو اجازت دی اہل مجلس آپکی ہیبت سے خاموش حاضر تھے گویا کہ سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ آپنے اشارہ فرمایا کہ اس ظرف کلان کو لاؤ مین اور شیخ علی بن ہیتی نے اس ظرف کو اوٹھانے کا ارادہ کیا ہر چند کہ وہ ظرف بہت بوجھل تھا مگر اوٹھاکر آپکے سامنے رکھدیا آپنے فرمایا کہ اس ظرف کو کھولو کھولا اوس ظرف مین فرزند ابو غالب کور مادر زاد مجذوم مفلوج بند تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا قم باذن اللہ مجرد اس ارشاد کے وہ طفل دوڑنے لگا آنکھیں روشن ہوگئیں کوئی مرض باقی نرہا اوسوقت اس کرامت کے مشاہدے سے اہل مجلس نے نعرہ کیا اور وجد و حال اہل مجلس پر طاری ہوا غلبہ حال اہل مجلس مین آنحضرت رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے کھانا نوش نہ فرمایا - راوی نے بیان کیا ہے کہ مین شیخ ابو سعید قیلوی کے پاس آیا اس حال کی اطلاع کی شیخ ابو سعید نے کہا کہ آنحضرت کور مادر زاد اور مبروص کو صحیح و تندرست کرتے ہین اور مردہ کو باذن اللہ

زندہ کرتے ہین۔ مشائخ اور شیخ ابو الحسن علے القرشی نے بیان کیا ہے کہ ہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر تھے کہ ایکمرتبہ جماعت روافض کی دو قفہ کلان جسپر مُہر لگی ہوئی تھین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے پاس لیکر آئے اور عرض کیا کہ آپ بتائین کہ ان دونون قفون مین کیا ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی سے اوترآئے اور قفہ پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ اس قفہ مین ایک طفل درماندہ لنج ہی آپنے صاحبزادہ سید عبد الرزاق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے کھولو جب اُس قفہ کو کھولا فی الواقع اوس مین طفل لنج درماندہ تھا آپنے اپنے دست مبارک سے اوسے مس فرمایا اور ارشاد کیا قُم باذن اللہ وہ طفل کھڑا ہو گیا اور دوڑنے لگا پھر دوسرے قفہ پر آپنے دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ اس مین ایک طفل صحیح ہے آپنے صاحبزادہ سیدنا عبد الرزاق رضی اللہ عنہ کو اوسکے کھولنے کا حکم دیا جب اوسے کھولا اوس مین ایک طفل صحیح و تندرست تھا وہ طفل کھڑا ہو کے چلنے لگا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اوسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ بیٹھ جا وہ طفل بیٹھ گیا اور لنج و درماندہ ہو گیا اوسوقت اُس گروہ روافض نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر توبہ کی۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ اوس روز کی مجلس مین تین آدمیون نے شدت حال و وجد سے انتقال کیا۔ اکثر مشائخ اور عدی بن مسافر نے روایت کی ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ مین بارش ہونے لگی بعض اہل مجلس پریشان ہوئے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے سر مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کر فرمایا کہ مین تیرے واسطے مخلوق کو جمع کرتا ہون اور تو پریشان کرتا ہے اوسی وقت باران اہل

اہلِ مجلس پر برسنا موقوف ہوا بیرون مجلس اوسی طرح برستا تھا اہل مجلس پر ایک قطرہ نہ گرتا تھا۔ اسطرح کی روایات اور حکایات آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات کے بے انتہا ہین۔ روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ مدرسہ مین تشریف فرماتے تھے کہ ایک شخص ہوا پر اہل مجلس کے سرون سے ایک گز فاصلہ پر بلند ہو کر گذرا اوس شخص کے سر پر عمامہ تھا شملہ چھوٹا ہوا تھا سفید لباس پہنے ہوئے کمر بند کمر سے لپٹا ہوا تھا۔ جسوقت وہ شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے پہونچا مثل عقاب کے زمین پر نازل ہوا اور آپکے سامنے سلام کر کے باادب تمام بیٹھا تھوڑی دیر بعد ہوا پر بلند ہو کر چلا گیا۔ اہلِ مجلس نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے آپنے ارشاد فرمایا یہ شخص سرداران رجال الغیب سے ہے علیہم سلام اللہ اس روایت و حکایت کے مثل لاتعد ولاتحصیٰ حکایات و روایات ہین۔ مشائخ نے شیخ ابوالحسن ابن طلطنہ بغدادی سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین شغل و اشتغال کرتا تھا اکثر شب کو جاگتا تھا کہ اگر کوئی ضرورت و حاجت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ہووے خدمت بجالاؤن۔ ایک شب آنحضرت رضی اللہ عنہ حرم کے باہر تشریف لائے مینے آپ کو ابریق دی آپنے نہ لی اور بیرون مدرسہ تشریف لیجانے کا ارادہ کیا دروازہ مدرسہ کا خود بخود کھل گیا آپ تشریف لے چلے مین بھی آپکے ہمراہ تھا اور یہ خیال کیا کہ آپ کو میرے ہمراہ چلنے کی اطلاع نہ ہو۔ اس عرصہ مین دروازۂ بغداد کے قریب پہونچے یہ دروازہ بھی خود بخود کھلگیا آپ اور مین دونون بیرون دروازہ گئے دروازہ پھر اوسی طرح خود بخود بند ہو گیا

تھوڑی دور آپ تشریف لے گئے تھے کہ ایسی جگہ آپ پہونچے جسے مین نہ جانتا
تھا نہ کبھی دیکھی تھی آنحضرت رضی اللہ عنہ ایک مکان مین جو رباط کی شکل کا
تھا داخل ہوئے اوس مکان مین چھ نفر اور بھی موجود تھے اونھون نے آپ کو
سلام کیا مین ایک ستون کے قریب چھپ گیا گوشۂ مکان سے آواز گریہ بعض
آتی تھی تھوڑی دیر مین وہ آواز بند ہوگئی ایک شخص اُس مکان مین داخل ہوا جہان
سے آواز گریہ آتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک جنازہ اپنے کاندہے پر رکھے
ہوئے باہر چلا گیا۔ دوسرا شخص آیا اور اوس مکان مین داخل ہوا اوس شخص کا
سر برہنہ تھا لبین بڑھی ہوئی تھین وہ شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گیا
آپنے اول اوسے کلمہ پڑھایا اور لبین ترشین طاقیہ پہنایا اوسکا نام محمدؐ رکھا
اور اُن چھ نفر سے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا تھا کہ اس شخص کو اُس میت کے قایم
مقام کر دون اونھون نے عرض کیا سمعنا واطعنا پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ
اوس مکان سے باہر تشریف لائے مین بھی ہمراہ تھا تھوڑی دور تشریف لائے
ہونگے کہ دروازۂ بغداد معلوم ہوا جس طرح پہلے دروازہ کھلا اور بند ہوا تھا
اوسی طرح اب بھی دروازہ کھلا اور جب آپ داخل شہر ہوے بند ہوگیا پھر مدرسہ کا
دروازہ بھی اسی طرح کھلا جب آپ داخل مدرسہ ہوے دروازہ بند ہوگیا۔
آنحضرت رضی اللہ عنہ حرم مین تشریف لے گئے جب صبح ہوئی مین حسب عادت
آپکے سامنے حاضر ہوا ہیبت سے قراءت قرآن کی جرأت نہوئی آپ نے
ارشاد فرمایا اے فرزند قرأت کر خوف نکر۔ مین نے عرض کیا کہ آپ
شب کے ماجرے کو ارشاد فرمائین آپنے ارشاد فرمایا کہ وہ مقام نہاوند

تھا اور وہ چھ نفر ابدال نجباء تھے اور وہ مریض اُن چھ کے ہمراہ ساتواں تھا جب اوسکے انتقال کا وقت آیا مین اوس کے پاس گیا اور جو شخص جنازہ لیے جاتے تھے وہ ابو العباس خضر علیہ السلام تھے اسواسطے آئے تھے تاکہ اوسکی تجہیز و تکفین کرین اور جس شخص کو مینے کلمہ پڑھایا اور مسلمان کیا وہ قسطنطنیہ کا نصرانی تھا مجھے حکم ہوا تھا کہ اُس متوفی کا قائمقام اوسے مقرر کرون وہ نصرانی میرے پاس آکر مسلمان ہوا اور اب اونہین چھ نفر کے ہمراہ ہے۔

راوی نے بیان کیاہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے عہد لیا کہ جب تک زندہ ہون مین اس حال کو کسی سے بیان نکرنا۔ جب آپنے وفات پائی اسوقت مینے اس حال کو بیان کیا شیخ عارف ابو الخیر بشیر ابن محفوظ نے بیان کیاہے کہ ایک روز بغداد مین فاطمہ میری دختر دوشیزہ سقف مکان پر چڑھ گئی پھر معلوم نہوا کہ وہ کیا ہوئی ہرچند تلاش کی مگر کہین سراغ نہ ملا مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور تمام احوال عرض کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ آج شب کو تو خرابہ کرخ مین جا اور وہان جاکر پانچوین ٹیلے پر بیٹھ کر ایک دائرہ کھینچ اور کہہ بسم اللہ الرحمن الرحیم علے نیۃ عبد القادر جسوقت شب کی سیاہی ظاہر ہوگی اوسوقت گروہ جن طرح طرح کے اشکال سے تجھپر گذرینگے تو خوف نکرنا صبح کو خیمہ کا بادشاہ تیرے پاس آئیگا تجھسے تیری حاجت کا سوال کریگا تو کہنا کہ مجھے عبد القادر نے تیرے پاس بھیجاہے اور اپنی دختر کا حال بیان کرنا۔

راوی نے بیان کیاہے کہ جسطرح آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا تھا مینے اوسی طرح تعمیل حکم کی میرے سامنے عجیب و غریب خوفناک اشکال سے اجنہ آتے تھے

مگر کسی کو یہ قدرت نتھی کہ دائرہ کے قریب آجاے حتی کہ صبح کے وقت بادشاہ اجنہ گھوڑے پر سوار میرے پاس آیا اوسکے ہمراہ گروہ گروہ اجنہ تھا مقابل دائرہ کے کھڑے ہوکر مجھے کہا کہ اے انسان تیری کیا حاجت ہے مین نے کہا کہ مجھے انحضرت رضی اللہ عنہ نے تیرے پاس بھیجا ہے جب مین نے اونکا اسم مبارک لیا بادشاہ اجنہ گھوڑے سے اوتر پڑا اور زمین کو بوسہ دیکر میرے سامنے دائرے سے علیحدہ بیٹھ گیا اوسکے ہمراہی بھی بیٹھ گئے اور مجھسے دریافت کیا کہ کیا حال ہے مینے اپنی دختر کا قصہ اوس سے بیان کیا بادشاہ اجنہ نے اپنے گروہ سے دریافت کیا کہ یہ فعل کس نے کیا ہے اجنہ اوسکی تجسس مین مشغول ہوئے ناگاہ ایک دیو سرکش کو گرفتار کر لائے اور بادشاہ سے کہا کہ یہ دیو سرکشان چین سے ہے یہی اس دختر کو لے گیا ہے بادشاہ نے دریافت کیا کہ تو نے اس دختر کو کیون تحت رکاب قطب کے چھپایا دیو نے بیان کیا کہ میرے دل مین اسی طرح آیا بادشاہ اجنہ نے اوسے قتل کرایا اور میری دختر مجھے دیدی۔ مینے شاہ اجنہ سے دریافت کیا کہ اس شب کی مثل جسطرح تو نے انحضرت رضی اللہ عنہ کی تعمیل حکم کی ہے مینے کبھی اسطرح تعمیل کرتی اجنہ کو نہین دیکھا شاہ اجنہ نے کہا کہ انحضرت رضی اللہ عنہ جسوقت حرم مین سر بلند فرما کر دیوان سرکش کیطرف نظر فرماتے تھے چاہے کسی جگہ اور کسی مقام اقصار زمین پر ہون وہ سرکش آپکے خوف سے بھاگ کر اپنے مکانات مین پوشیدہ ہوجاتے ہین اور اللہ جلشانہ جسے قطب کرتا ہے اوسے جن و انس پر قدرت عطا فرماتا ہے۔ رضی اللہ عنہ مشائخ نے بیان کیا ہے

کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ایک شخص اصفہان کا باشندہ
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری اہل خانہ کو ایسا مرض صرع عارض ہوا ہے
کہ ہر عزیمت خوان اوسکے دفع کرنے سے عاجز ہوگیا ہے آنحضرت رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ ایک دیو سرکش خانس نام سراندیپ کا باشندہ ہے اوسکے
سبب سے یہ مرض عارض ہوتا ہے اب جسوقت تیری زوجہ کو صرع ہو اوسوقت
اوسکے کان مین کہنا کہ لے خانس شیخ عبدالقادر رضنے جو بغداد مین مقیم ہین
کہا ہے کہ اب تو اعادہ نہ کرنا اور اگر اعادہ کریگا تو ہلاک ہو جائیگا یہ ارشاد
آپکا سنکر وہ شخص چلا گیا اور بیس سال کے بعد پھر آیا۔ راوی نے بیان کیا کہ ہمنے
دریافت کیا کہ تیری اہلیہ کا کیا حال ہے اوسنے بیان کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
نے جسطرح ارشاد فرمایا تھا مین نے ویسا ہی کیا اوس روز سے میری اہلیہ کو
صرع کا عارضہ نہوا۔ **مشایخ** نے شیخ عمر بزاز سے روایت کی ہے کہتے تھے
کہ جمعہ کے روز مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد کو گیا اوس روز
کسی شخص نے آپکو سلام نہین کیا میرے دلمین خیال مین آیا کہ عجب ہے کہ ہر جمعہ
کو آنحضرت رضی اللہ عنہ پر مخلوق کا اسقدر اژدحام ہوتا تھا کہ ہمین مشکل سے
مسجد مین جانا نصیب ہوتا تھا آج کیا سبب ہے کہ کسی نے آپکو سلام بھی نہین کیا
راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ خطرہ میرے دلمین تمام نہوا تھا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
نے میری طرف نگاہ فرمائی اور تبسم فرمایا اوسی وقت اسقدر مخلوق نے سلام کے
واسطے اژدہام کیا کہ کوئی حد نتھی اور بہت لوگ میرے اور آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے درمیان مین حائل ہوگئے تبنے میری طرف التفات فرمایا اور ارشاد کیا کہ

کہ اے عمر تو نے بھی ارادہ کیا تھا آیا تو نہین جانتا ہے کہ مخلوق الہی کے قلوب
میرے ہاتھ مین ہین اگر مین چاہون اپنی طرف متوجہ کرون اور اگر چاہون پھیر دون
یا مالک القلوب اقبل قلوبنا علیک ولا تصرفها عنک بحرمۃ
سید الکائنات آمین ط مشائخ نے شیخ بقا بن بطو سے روایت کی ہے
کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ایک شخص حاضر ہوا اوس کے ہمراہ ایک
مرد جوان تھا اوس نے آپ سے عرض کیا کہ یہ میرا فرزند ہے آپ اسکے واسطے دعا
فرمائین حالانکہ وہ جوان اوسکا فرزند نتھا اوسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کو غصہ
آیا اور فرمایا کہ تمھاری حرکتین میرے ساتھ بھی اس حد کو پہونچین یہ ارشاد فرما کر
آپ حرم مین تشریف لے گئے اور اوسی وقت بغداد مین آگ لگی جب ایک مکان
کی آگ فرو کرتے تھے دوسرا مکان جلتا تھا۔ راوی نے بیان کیا ہے
کہ مین دیکھتا تھا کہ بسبب غضب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے لبیات مثل بارش کے
ابر کے آسمان سے نازل ہوتی تھین جب یہ امر مجکو منکشف ہوا مین بزودی آن
حضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوسوقت بھی آپ اوسی طور سے
غضبناک تھے مین ایک جانب بیٹھ گیا اور عرض کیا یاسیدی آپ مخلوق الہی پر رحم
فرمائین مخلوق ہلاک ہوئی جاتی ہے جب مین نے بہت عرض کیا اوسوقت آنحضرت
رضی اللہ عنہ کا غضب فرو ہوا اور لبیات کا نازل ہونا موقوف ہوگیا اور آتش بھی
فرو ہوگئی۔ اکثر مشائخ اور شیخ ابو مسعود حریمی اور شیخ علی ابن ادریس یعقوبی
اور شیخ الامام شہاب الدین ابوحفص عمر ابن محمد سہروردی نے بیان کیا ہے کہ
شیخ ابو بکر بن الحمامی کبار مشائخ و اولیا راور صاحب حالات سینہ سے تھے

آنحضرت رضی اللہ عنہ شیخ ابو بکر حریمی سے فرمایا کرتے تھے کہ اے ابو بکر شریعت مطہرہ تیرے شکایت مجھسے کرتی ہے چند امور کی مخالفت فرماتے تھے مگر شیخ ابو بکر نہین مانتے تھے ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ مسجد رصافہ مین تشریف لیگئے وہان شیخ ابو بکر بھی موجود تھے آپنے اپنا دست مبارک شیخ ابو بکر کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ ابو بکر کو کشان کشان بغداد سے نکالو بمجرد اس ارشاد کے شیخ ابو بکر کی ولایت جاتی رہی بغداد سے نکالدئے گئے عراق عجم مین پہونچے جسوقت بغداد مین داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے مونہ کے بل زمین پر گر پڑتے تھے اگر کوئی شخص بغداد مین داخل کرنیکا ارادہ کرتا تھا وہ بھی گر پڑتا تھا ایک روز شیخ ابو بکر کی والدہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئین اور عرض کیا یا سیدی شیخ ابو بکر کے دیکھنے کو میرا بہت جی چاہتا ہے نہ مین جا سکتی ہون نہ وہ آسکتا ہے آپنے تھوڑی دیر سر مبارک فرو فرما کر ارشاد فرمایا کہ جو کنوان تیرے مکان مین ہے شیخ ابو بکر عراق سے اوس کنوئین کے اندر آجایا کریگا تو اوس سے بات چیت کیا کرنا۔ راویون نے بیان کیا ہے ہر ہفتہ مین اخبار عراق سے بغداد مین زمین کے اندر راہ چلکر شیخ ابو بکر کنوئین مین آکر اپنی والدہ سے بات چیت کیا کرتے تھے مدت کے بعد شیخ عدی بن سافر نے شیخ تضیب البان کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین شیخ ابو بکر کے عفو قصور کے واسطے بھیجا جسوقت شیخ نے عفو قصور چاہا آپنے وعدہ فرمایا۔ راویون نے بیان کیا ہے کہ شیخ مظفر جمال اور شیخ ابو بکر سے بے انتہا محبت اور دوستی تھی شیخ مظفر نے عالم واقعہ مین اللہ جل سبحانہ کو دیکھا شیخ مظفر بیان کرتے

ستھے کہ خواب مین نے مجھے ارشاد ہوا کہ اے مظفر جو تیری تمنا ہو عرض کر مینے عرض
کیا بارالہا شیخ کو بار دیگر ولایت وحال عطا فرما ارشاد ہوا کہ رد ولایت وحال شیخ
عبدالقادر جو دنیا و آخرت مین میرا ولی ہے اوسپر موقوف ہے تو اوس کے
پاس جا اور پیام دے کہ تیرا اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ اگر تو مجھے سوال کرے کہ
جو مسلمان مجھے دیکھے بخشا جاوے مین اپنے رحم وفضل وجود وعطا سے ایسا ہی کرون
ابو بکر سے راضی ہون تو بھی رضامند ہو۔ شیخ جمال نے بیان کیا ہی کہ اوسی واقعہ مین
مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا مجھے ارشاد ہوا اے مظفر شیخ عبدالقادر
جو میرا نائب و وارث ہی اوسے میرا پیام دے کہ تجھسے تیرا جد امجد ارشاد فرماتا ہی
کہ اے فرزند شیخ ابو بکر کا حال اوسپر رد کردے اے فرزند تو نے بوجہ میری
شریعت کے اوسپر خفگی کی ہے مینے اوسکا قصور عفو کیا۔ شیخ مظفر نے بیان کیا ہے
کہ جب مین اس واقعہ کو دیکھ چکا مسرور وخورسند اوٹھکر شیخ ابو بکر کی ملاقات
کو چلا تا کہ اونہین بھی خوشخبری دون شیخ سے راہ مین ملاقات ہوئی اور بہ کشف
یہ معاملہ عالم واقعہ مین اونہین بھی معلوم ہوگیا تھا مگر ابتک شیخ پر کشف نہوتا تھا
مین اور شیخ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئے جبھی دیکھتے ہی آپ نے
ارشاد فرمایا اے مظفر بیان کر کیا پیام لایا ہی مینے جو کچھ عالم واقعہ مین دیکھا تھا
عرض کیا جو بات مین بھولتا تھا آپ یاد دلاتے تھے۔ ازان بعد شیخ ابو بکر نے
توبہ کی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے شیخ کو سینہ سے لگایا شیخ ابو بکر پر حال اصلی سے
زائد حال طاری ہوا۔ راوی نے بیان کیا ہی کہ ہمنے ابو بکر سے دریافت کیا
کہ تم کسطرح زمین کے اندر آتے تھے شیخ نے کہا کہ جب مین آنے کا ارادہ کرتا تھا

یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص مجھے اوٹھائے ہوئے زمین کے اندر لئے جاتا ہی اور
یہی جاتے ہوئے وقت معلوم ہوتا تھا۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت
رضی اللہ عنہ کے زمانہ حیات مین ایک بزرگ عارف شامی شیخ عباد نامی تھے
وہ اکثر یہ لفظ کہا کرتے تھے کہ مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے آپکے مقام وحال کا
وارث ہونگا جب آنحضرت رضی اللہ عنہ نے یہ کلام استماع فرمایا شیخ عباد کا ہاتھ
پکڑا اور ارشاد کیا کہ اے عباد مین تیری گردن وگلوبند کے درمیان مین تیر مارونگا
یہ ارشاد فرماکر شیخ کا ہاتھ چھوڑ دیا مجرد ہاتھ چھوڑنے کے شیخ عباد کی ولایت
سلب ہوگئی مدت مدید تک سرگردان رہے۔ راوی نے بیان کیا ہی کہ شیخ جمیل
بدوی بیان کرتے تھے کہ ایک شب مجھپر ایسا حال طاری ہوا کہ جسنے میرے نفس کو
میرے جسم عنصری سے علیحدہ کردیا زان بعد نور لطیف جسکی روشنی بے انتہا تھی مجھے
معلوم ہوا اوس روشنی مین ہر چیز نقیر وقطمیر کی تمیز کرتا تھا اور ہر چیز کی کیفیت سب مجھے
مدرک ہوتی تھی اور آواز سنتا تھا زان بعد عالم ملکوت تک مجھے عروج ہوا مینے ایک
مجلس دیکھی جسمین بہت سے شیخ جمع تھے بعض کو مین جانتا تھا اور بعض کو نہ جانتا تھا
ناگاہ اوس مجلس مین ایک ہوائے فرحناک اور خوشگوار آئی اوس ہوا سے تمامی
مشائخ کو مسرور مدہوش کردیا۔ زان بعد معلوم ہوا کہ یہ ہوا آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے مقام کی ہے اوسی حالت مدہوشی مین مینے یہ آواز سنی کہ یہ ایسا مقام ہے جسے
محجوب و غائب نہین جان سکتا یہ آواز سنکر مینے کہا بارالہا شیخ عباد کا حال اوسپر بار دگر
مسترد فرمادے بجواب اس دعا کے یہ آواز آئی کہ جسنے اوسکا حال سلب کیا ہے
وہی مسترد کریگا۔ یہ آواز سنکر مین اپنے ہوش و حواس مین آگیا اور اوسی وقت آنحضرت

رضی اللہ عنہ کی خدمت سراپا برکت مین حاضر ہوا آپنے مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا
کہ اے جمیل تونے عباد کے واسطے عرض کیا تھا یمنے عرض کیا بلاشک فرمایا
عباد کو میرے پاس لا جسوقت عباد آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر
ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے عباد پابرہنہ حجاج کے ہمراہ حج بیت اللہ کے واسطے
جا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جسوقت قافلہ عراق بغداد سے روانہ ہوا شیخ عباد
بھی قافلہ کے ہمراہ پابرہنہ روانہ ہوئے جسوقت مقام قیدین پہونچے ایک درخت دیکھا
جسکے دیکھنے سے شیخ عباد پر وجد طاری ہوا حتی کہ اپنے وجود کی بھی خبر نرہی اوسی
حالت وجد مین ہر بُنِ مو سے خون جاری ہوا اور ولایت و حال اصلی نے دوچند
عود کیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اوسی وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا
کہ مقام قیدین اللہ سبحانہ نے شیخ عباد کو دوچند حال عطا فرمایا یمنے حلف کیا تھا
کہ جب تک عباد خون مین اپنے قدم نہ بھگو لیگا جب تک اوسپر اوسکا حال مسترد
نکیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ شیخ عباد بعد عود کرنے حالت
اصلی کے حجاج کے ہمراہ جانب بیت اللہ روانہ ہوئے تھے کہ ناگاہ گروہ قضبا قبائل
عرب نے گھیر لیا شیخ کی عادت تھی کہ ایسے موقع پر باواز بلند صدا کیا کرتے تھے
اور صدا سے غرض ہزیمت عرب ہوتی تھی وہ آواز اونکی بجنسہ او پر معتبر ہوئی اوسی وقت
شیخ عباد نے انتقال کیا حجاج نے مقام قیدین اونہین دفن کیا۔ راوی نے
بیان کیا ہے کہ جسوقت شیخ عباد نے قضا کی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اوسی وقت
اس واقعہ کو بھی بیان فرمایا آنحضرت رضی اللہ عنہ بعد ان دونون واقعون کے فرمایا
کرتے تھے کہ دو آدمیون نے مجھے اپنے حال مین نزاع کیا یمنے اللہ جل سبحانہ کی حضور

مین اونچی گردن مار دی - اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ کبیر ابوالحسن
علی بن ہیتی بیان کرتے تھے کہ ایک روز مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت
مین حاضر ہوا ایک جوان کو اوندھے مونہ دروازہ کی دہلیز پر پڑا دیکھا اوس جوان
نے مجھسے کہا کہ تم میری شفاعت کرو جب مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت
مین حاضر ہوا اُس جوان کی سفارش کی آپنے عفو قصور فرمایا - مین مکان سے
باہر آیا اور اُس جوان سے کہا کہ تیرا قصور معاف ہوگیا وہ جوان اوسی وقت روزن
دہلیز سے نکلکر ہوا مین پرواز کرتا ہوا چلا گیا مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین
واپس آیا حضار مجلس نے آپ سے اس واقعہ کو دریافت کیا فرمایا یہ شخص ہوا مین
اوڑا جاتا تھا اوسنے اپنے دلمین یہ بات کہی کہ آج بغداد مین ایسا کوئی شخص نہین ہے
جیسا مین ہون بمجرد اس خطرہ کے اوسکا حال مسلوب ہو گیا اگر شیخ علی سفارش نکرتا
مین اوسکا حال اوسپر مسترد نکرتا - اکثر مشائخ اور ابو مسعود حریمی اور شیخ عثمان قصیر
اور شیخ عبدالغنی بن نقطہ اور شیخ عثمان صریفینی اور شیخ عمران اور شیخ علی بن ازدمر المحمدی
اور شیخ علی سفانی متفق اللفظ والمعنی بیان کیا ہے کہ روز چہارشنبہ کو آنحضرت
رضی اللہ عنہ زیارت مشائخ کو تشریف لے گئے اور سرور آپکے ہمراہ اعیان فقہا
وعلما وفقرا بکثرت تھے آپنے شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر بہت دیر
توقف کیا حتے کہ گرمی نے دہوپ کے ہمراہیان آنحضرت رضی اللہ عنہ کو پریشان
کر دیا مگر بسبب ادب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تمامی ہمراہیان پس پشت استادہ
رہے بعد آپ مسرور الحال واپس تشریف لائے مشائخ نے آپسے اسقدر
توقف کی وجہ دریافت کی ارشاد فرمایا کہ ایک وقت مین مسجد رصافہ کو جمعہ کی

نماز کے واسطے جاتا تھا شیخ حماد دباس معہ اپنے مریدین کے میرے ہمراہ تھے
جسوقت ہم نہر کے پل پر پہونچے شیخ نے مجھے نہر مین گرا دیا اوس روز سردی حد سے
زائد تھی مین صوف کا جبہ پہنے تھا اور آستین جبہ مین اجزاے کتاب تھے جسوقت
مین پانی مین گرا اوسی وقت ایک ہاتھ بلند کیا زبان سے کہا بسم اللہ یہ شب جمعہ ہے
شیخ بھی مجھے چھوڑ کر چلے گئے مین شہر سے باہر آیا جبہ کو نچوڑ کر مسجد کو روانہ ہوا گرسردی
نے مجھے از حد تکلیف دی اور شیخ کے مریدین نے یہ خیال کیا تھا کہ نماز مجھسے جاتی
رہے گی۔ مین نے بعون اللہ اوہنین ہزیمت دی۔ جسوقت شیخ نے مجھے آتے
دیکھا اپنے مریدین سے کہا کہ مین نے عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا امتحان کیا تھا مگر
یہ کوہ مستحکم ہین اپنے مقام سے حرکت نہین کرتے آج مین نے شیخ حماد کو قبر مین
دیکھا کہ جواہر کا مرصع جامہ پہنے ہین تاج یاقوت سر پر ہے دونون ہاتھون مین خلخال طلا
ہین دونون پیرون مین نعلین طلا ہین مگر دست راست شل ہے مین نے شیخ
سے دریافت کیا کہ تمھارا ہاتھ کیون شل ہے جواب دیا کہ اسی ہاتھ سے تھین نہر مین
گرایا تھا آپ مجھے معاف کرتے ہین مین نے کہا ہان شیخ نے کہا کہ بسم اللہ
جل سبحانہ سے عرض کیجئے کہ میرا ہاتھ صحیح کردے اسواسطے مین نے توقف
کیا اور اللہ جل شانہ سے عرض کیا حتی کہ شیخ کا ہاتھ صحیح ہوگیا ب مجھسے مصافحہ کیا
خوش ہوئے جسوقت شیخ نے مجھے عفو قصور چاہا اوسوقت پانچہزار اولیاء اللہ
نے اپنی قبورمین مجھسے عفو قصور شیخ کی استدعا کی اور بوقت دعا میرے
شریک دعا ہوئے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ ارشاد آپکا بغداد مین
مشہور ہوا تمامی مشائخ اور صوفیہ اور مریدین شیخ حماد دباس نے ازدحام کیا تاکہ

آنحضرت رضی اللہ عنہ سے اس امر کی تحقیق وتصدیق کرین اونکے ہمراہ دیگر
مخلوق بغداد بھی تھی جسوقت یہ گروہ آپکے مدرسہ مین داخل ہوا بسبب آپ کی
ہیبت کے کسی کو مجال دمزدن نہوئی مگر خود ہی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے
اونکا مطلب بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم باتفاق راے دو شیخون کو کبار شیخ
مشایخ سے مقرر کرو تاکہ وہ شیخ اس حال کو تمسے بیان کرین تمامی حاضرین نے
شیخ ابو یعقوب یوسف ابن ایوب ہمدانی اور شیخ ابو محمد عبد الرحمن بن شعیب
کردی کو مقرر کیا اور انحضرت رضی اللہ عنہ سے جمعہ تک کی مہلت چاہی
آپنے ارشاد فرمایا کہ ہم مہلت نہین دیتے تم اپنے مقام سے حرکت نکرسکو گے
کہ تمہین اسکی تصدیق ہو جاے گی ازان بعد تہوڑی دیر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے
سر مبارک فرو فرمایا اور سب حاضرین بھی سرافگندہ حاضر تھے کہ ناگاہ بیرون
مدرسہ سے حاضرین نے فریاد کی کہ شیخ یوسف پا برہنہ بزودی تمام آرہے ہین
جب شیخ یوسف مدرسہ مین داخل ہوئے حضار مجلس سے کہا کہ اللہ عزوجل نے
شیخ حماد دباس کو مجھے دکھلایا شیخ نے مجھے کہا کہ تم بہت جلد آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے مدرسہ مین جاؤ اور مشائخ سے کہو کہ جو کچھ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے میرے
بارے مین ارشاد فرمایا ہے وہ صحیح ہے سر مو فرق نہین ہے - یہ کلام شیخ تمام
نکرچکے تھے کہ شیخ عبد الرحمن بھی پہونچے اور جو کچھ کہ شیخ یوسف نے بیان کیا
تہا وہی اونہون نے بھی بیان کیا جسوقت کہ تمام مشائخ کو تصدیق ہوگئی اوسوقت
انحضرت رضی اللہ عنہ سے عفو قصور چاہا اور استغفار کی شیخ ابو عبد اللہ محمد بن الخضر
الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد مجھسے کہتے تھے کہ مین تیرہ برس

آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر رہا اور بے انتہا آپکی کرامات دیکھین
جب اطبا کسی مریض کے علاج کرنے سے عاجز ہوتے وہ مریض آپکی خدمت
مین حاضر کیا جاتا تھا آپ اوسکے واسطے دعا فرماتے تھے وہ مریض اوسی وقت
اچھا ہوجاتا تھا اور بلا اعانت غیرے چلا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک مریض اقربائے
المستنجد باللہ خلیفہ بغداد سے مرض استسقا مین مبتلا ہوا۔ جب اطبا علاج
سے درماندہ ہوگئے وہ مریض آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے
اوسکے شکم پر دستِ مبارک مَس فرمایا اوسی وقت وہ مریض تندرست ہوگیا
گویا کاہے بیماری نہ تھا۔ ایک مرتبہ شیخ ابوالمعالی احمد بن مظفر بن یوسف
بغدادی حسینی آپکی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ میرے پسر جوان کو
پندرہ مہینے سے تپ آتی ہے کسی طرح اچھا نہین ہوتا آنحضرت رضی اللہ عنہ
نے ارشاد فرمایا کہ اوس مریض کے کان مین کہو کہ اے ام ملدم شیخ
عبدالقادر رح نے تجھے حکم دیا ہے کہ اس مریض کو چھوڑ دے حلہ مین چلی جا چنانچہ
شیخ ابوالمعالی نے حسب الارشاد اپنے فرزند کے کان مین کہا اوسی وقت تپ نے
اوس سے مفارقت کی وہ جوان تندرست ہوگیا۔ زان بعد یہ خبر معلوم ہوئی کہ
ساکنان حلہ تپ شدید مین مبتلا ہین۔ شیخ عارف ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح
سائح نے بیان کیا ہے کہ مین ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین
دست بستہ استادہ تھا کہ میری ناک سے آب بینی زمین پر گرا اسوقت مجھے
اس امر سے حیا آئی کہ ایسے شیخ کے حضور مین السلام خلاف ادب سرزد ہو مجھے
اس خطرہ کے آپنے ارشاد فرمایا کہ اے عارف اب نہ آب حلق آئیگا نہ آب بینی

شیخ بیان کرتے تھے کہ اوسوقت سے تراسی سال تک نہ مجھے آب حلق آیا نہ آب بینی
شیخ عارف نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اکثر مجھے محمد طول ارشاد فرمایا
کرتے تھے مین نے عرض کیا یا مولے ہین تو کوتاہ قد ہون اور حضور نے مجھے محمد طول
سے ملقب فرماتے ہین آپنے ارشاد فرمایا کہ تیری عمر دراز ہوگی اور سفر دور و دراز
کرے گا چنانچہ شیخ عارف کا سن ایک سو ستیتیس برس کا ہوا اور سفر دور و دراز کیے
حتی کہ کوہ قاف کی سیاحت کی اور بے انتہا عجائبات دیکھے۔ شیخ عارف تمام خدام
آنحضرت رضی اللہ عنہ سے سابق الخدمت ہین۔ شیخ قدوہ علی بن ہیتی نے روایت
کی ہے کہ اگر کسی شخص پر شیر حملہ کرے اور وہ شخص بوقت حملہ آپکا اسم مبارک زبان
پر لائے یا کسی مقام پر مچھرون کی کثرت ہو وہان آپکا اسم مبارک لیا جائے
اوسوقت شیر و پشہ بھاگ جائینگے۔ شیخ ابو العباس حسینی الموصلی نے بیان
کیا ہے کہ ایک شب مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر تھا اوسی شب
المستنجد باللہ ابو المظفر یوسف خلیفہ بغداد آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور باادب
تمام سلام کیا اور دس کیسہ دینار سرخ کے پیش کرکے عرض کیا کہ یہ قبول ہون
آپنے فرمایا کہ مجھے ضرورت نہین ہے خلیفہ نے بار دگر باصرار عرض کیا اوسوقت
آنحضرت رضی اللہ عنہ نے دو کیسہ زر لیکر دونون ہاتھون مین فشار دیا وہ دونون
کیسے خون ہوکر زمین پر بہنے لگے زان بعد آپنے خلیفہ سے ارشاد فرمایا کہ اے
ابو المظفر تجھے اللہ جل سلطانہ سے حیا نہین آتی کہ آدمیونکا خون جمع کرکے
میرے سامنے لاتا ہے اس ماجرے کے دیکھنے سے خلیفہ کو خوف ہیبت سے
غش آگیا زان بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ عزت معبود کی

قسم ہے کہ اگر احترام رشتہ مندی خلیفہ کا رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک نہوتا اسی طرح یہ خون اوسکے مکان تک بہنے دیتا۔ شیخ ابو العباس حسینی الموصلی نے روایت کی ہو کہ ایک روز مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا مین نے عرض کیا کہ حضور اسوقت مجھے کوی کرامت دکھائیں فرمایا اے ابو العباس کیا کرامت دیکھنی منظور ہی مین نے عرض کیا کہ یہ زمانہ سیب کا نہین ہے مین سیب غیبی دیکھا چاہتا ہون آپنے اپنا دست مبارک بلند فرمایا۔ مین نے بچشم خود دیکھا کہ دو سیب آپکے ہاتھ پر رکھے ہین چونکہ خلیفہ بغدادبھی اوسوقت حاضر تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک سیب خلیفہ کو مرحمت فرمایا اور ایک سیب بدست خود پارہ کیا۔ جس سیب کو آپنے پارہ کیا تھا اوس مین مشک کی خوشبو نکلی اور نہایت ہی سفید تھا جو سیب خلیفہ نے پارہ کیا اوس مین کیڑے نکلے خلیفہ نے عرض کیا اسکی کیا وجہ ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو المظفر ظالم کے چھونے سے اسمین کیڑے پیدا ہوگئے۔ شیخ الاصیل ابو حفص عمر بن صالح بغدادی نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس ایک شتر تھا مین اوسپر سوار ہو کر حج کو جاتا تھا راہ مین وہ شتر درماندہ ہوگیا مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا مولائی میرے پاس ایک ہی شتر ہے مین اوسپر سوار ہو کر حج کو جاتا تھا یہ شتر اثناء راہ مین درماندہ ہوگیا اب مین مجبور ہون کیا کرون آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا پاے مبارک شتر کے پہلو مین مارا اور دست مبارک پیشانی پر پھیرا اوسی وقت وہ شتر چلنے لگا۔ راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ شتر ایسا تیز رفتار ہوا کہ تمام قافلے سے آگے جاتا تھا۔

شیخ ابوالحسن ازجی نے بیان کیا ہی کہ مین مریض ہوا اور میری عیادت کے واسطے آنحضرت
رضی اللہ عنہ میرے مکان پر تشریف لائے میرے مکان مین کبوتر و قمری پلے ہوئے
تھے مینے عرض کیا یا سیدی یہ مادہ کبوتر چھ مہینے سے انڈے نہین دیتی اور یہ قمری
نو مہینے سے بولتی نہین آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مادہ کبوتر سے ارشاد فرمایا کہ اپنے
مالک کو نفع پہونچا اور قمری سے ارشاد فرمایا کہ اپنے خالق کی تسبیح کر۔ راوی نے
بیان کیا ہے اوسی وقت سے قمری نے بولنا شروع کیا تمام سکان بغداد آتے تھے
اور قمری کی آواز سنتے تھے اسی طرح مادہ کبوتر نے انڈے دینے شروع کیے جب تک
زندہ رہی کوئی دن ایسا نہ تھا جو انڈا نہ دیتی۔ شیخ قدوہ علی بن ہیتی نے روایت کی ہے
کہ مین ایکمرتبہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ
کی قبر شریف پر گیا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا السلام علیک یا شیخ معروف۔
شیخ نے جواب دیا وعلیک السلام یا شیخ عبدالقادر بعد جواب سلام آنحضرت رضی اللہ عنہ
نے ارشاد فرمایا کہ مین نے آج تمھین ایک درجہ بلند کیا۔ دوسری مرتبہ پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے ہمراہ زیارت خواجہ پر حاضر ہوا آپنے ارشاد فرمایا۔ السلام علیک یا شیخ معروف
شیخ نے سلام کا جوابدیا اور بار دگر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا آج تمھین
دو درجہ بلند کیا۔ راوی نے بیان کیا کہ مین نے خود سنا کہ حضرت خواجہ نے قبر شریف
سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جوابدیا وعلیک السلام یا سید اہل زمانہ یا ابن رسول اللہ

یا غوث الآفاق و یا متصرف فی الوجود علے الآفاق اصرف علے عنان العنایۃ و ملاک

الامور کلہا یا سیدت بیدیک فیا ملحق الاصاغر بالاکابر و یا معراج الاکابر الحقنی بالاکابر

واجعلنی فی زمرۃ السعداء ولاتحرمنا من جنابک و یا مولانا توجہ علے حالی بان افوز علے مقصدی

بحرمۃ النبی و الہ و اصحابہ ۔ شیخ ابو البرکات سنے روایت کی ہے کہ ایک روز مین
اور اکثر مشائخ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئے کہ اثنار کلام مین آنحضرت
رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے جسم پر کھی ہٹھکر گیا کرے گی کہ نہ دو شاب دنیا
میرے پاس نہ شہد آخرت ۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ بعض احباب نے مجھسے
استفسار کیا تھا کہ آیا آنحضرت رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک پر مکھی بیٹھتی ہے یا نہین ۔
مینے کہا ہے مجھے نہین معلوم اسیواسطے موافق اس خطرہ کے آپنے اثنار کلام مین ارشاد
فرمایا پھر اس کلام کے معنی مینے مشائخ سے دریافت کیے مشائخ نے بیان کیا کہ وہ
محض ذات بحت مین فنا اور بقا ہے اور اللہ سبحانہ کی ذات کے ساتھ تجرد خالص ہے
ماسواے غرض نہین ہے اسواسطے یہ کلام ارشاد ہوا شیخ اجل ابو عبد اللہ سیدنا عبد الوہاب
بن آنحضرت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ میرے والد کی مجلس وعظ مین چار چار سو
عالم اور اولیاء اللہ آپکے کلام کو نقل کیا کرتے تھے اور بارہا آپکی مجلس وعظ مین شدت
و غلبہ حال سے دو دو تین تین آدمی مرجاتے تھے ۔ شیخ ابو صالح نصر نے روایت کی ہے
کہ سیدنا شیخ عبد الرزاق اور میرے عم بزرگ شیخ عبد الوہاب صاحبزادگان آنحضرت
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اُس شخص کو خوشخبری ہو
جسنے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا دیکھنے والے کے دیکھنے والے
کو دیکھا ۔ شیخین کبیرین سیدنا عبد الرزاق و سیدنا عبد الوہاب ابن آنحضرت رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن صبح کے وقت شیخ بقا بن بطو مالکی
مدرسہ مین آئے اور ہمسے سوال کیا کہ تمنے اسقدر صبح آنے کی میری وجہ نہ دریافت
کی ہمنے کہا آپ بیان کرین جواب دیا کہ مینے شب گزشتہ مین ایک نور ایسا دیکھا

جسنے افق عالم کو احاطہ کیا مین نے اوس نور کی اصل دریافت کرنی چاہی معلوم ہوا
کہ یہ نور آنحضرت رضی اللہ عنہ سے صادر ہوا ہے مین نے اُس نور کی حقیقت کا
انکشاف چاہا معلوم ہوا کہ یہ نور مشاہدہ و مشہود ہے جو آپکی نور قلب کے مقابل ہے
اور ان دونون نور کی روشنی منعکس ہوکر عالم کو منور کرتی ہیں اس شب مین جو فرشتہ
آسمان سے نازل ہوا ہے اوسنے آپ سے مصافحہ کیا ہے آپکا لقب مبارک ملائکہ مین
شاہد و مشہود ہے جامع مناقب عرض کرتا ہی کہ صاحب بہجہ نے اس روایت کو
طول طویل بیان کیا ہے مین نے صرف اصل مطلب اخذ کرلیا ہے شیخ علی بن ہیتی نے
بیان کیا ہے کہ ایک روز تاج العارفین شیخ ابوالوفا کرسی پر بیٹھے ہوے وعظ کہہ
رہے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ بھی مجلس وعظ مین تشریف لاے اور اوسوقت آپکا
سن شباب تھا شیخ ابوالوفا نے کلام قطع کیا اور اپنے مریدین کو حکم دیا کہ شیخ عبدالقادر
کو رضی اللہ عنہ مجلس سے باہر کردو۔ چنانچہ آپکو مجلس سے باہر کردیا مگر آپ پھر مجلس
مین تشریف لائے باردگر شیخ ابوالوفا نے یہی حکم دیا تین مرتبہ یہی کیفیت ہوئی۔
جب چوتھی مرتبہ آنحضرت رضی اللہ عنہ مجلس مین تشریف لاے شیخ ابوالوفا نے
آپ سے معانقہ کیا پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور اہل مجلس سے کہا کہ اللہ کے ولی
کی تعظیم دو اے اہل بغداد مینے آپکو اہانتاً مجلس سے علیحدہ نہین کرایا بلکہ اسواسطے
علیحدہ کرایا کہ تم لوگ آپکو پہچان لو عزت معبود کی قسم ہی کہ آپکی جبین مبارک مین ایسا نور ہے
جسنے مغرب و مشرق کو روشن کیا ہی۔ ازان بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ کی جانب مخاطب
ہوئے اور کہا اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ یہ وقت میرا ہی اور قریب تر آپکا زمانہ
آنیوالا ہے۔ ہر شیخ کا مرغ آوازہ دیکر خاموش ہوگیا اور آپکا مرغ تاقیامت آواز دیگا

بعد اس گفتگو کے شیخ ابو الوفا نے اپنا سجّادہ و قمیص و تسبیح و پیالہ و ابریق آپکو دی
اصحاب شیخ نے کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے آپ عہد بھی لے لیں شیخ نے
کہا کہ آپکی پیشانی مبارک پر شیخ ابو سعید مبارک مخزومی کی نشانی ہے جب مجلس ختم
ہوئی شیخ ابو الوفا نے آپکا دستِ مبارک ایک ہاتھ مین لیا اور دوسرے ہاتھ سے
اپنی ریش پکڑ کر کہا کہ اے عبد القادر رضی اللہ عنہ جسوقت آپکا وقت آئے آپ
گوشۂ خاطر سے اس مرد پیر کو فراموش نہ فرمائین رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین۔

اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ بکر بن یوسف ہمدانی جسوقت بغداد مین آئے
اوسوقت یہ امر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ قطب زمانہ ہین اُسوقت آنحضرت رضی
اللہ عنہ کا سن شباب تھا آپ بھی شیخ کی زیارت کے واسطے تشریف لے گئے شیخ نے
آپ سے کہا کہ آپ وعظ کیون نہین فرماتے آپنے فرمایا کہ مین باشندۂ عجم ہون کسطرح
فصحا سے بغداد مین وعظ کہون۔ شیخ نے کہا کہ آپنے فقہ اور اصول و علم خلاف و نحو
و تفسیر قرآن پر عبور کیا ہے پھر وعظ کیون نہین فرماتے۔ کرسی پر صعود فرماؤ اور
وعظ کہو اسواسطے کہ مین ایک شاخ دیکھتا ہون عنقریب ہے کہ وہ درخت ہو جائے
اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک وقت مین دریاے دجلہ نے اسقدر طغیانی کی
کہ بغداد قریب غرق ہو گیا سکان شہر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت سراپا برکت مین
حاضر ہوئے اور فریاد کی کہ آپ عصا ہاتھ مین لیکر کنارۂ دجلہ پر تشریف لائے اور ایک
مقام پر عصاے مبارک نصب فرماکر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس حد سے تجاوز نکر
جیسا تجاوز کیا اوسی وقت سے پانی کی طغیانی کم ہوئی اور جس مقام پر آپنے عصا نصب
فرمایا تھا اوس سے زائد پانی نے تجاوز نہ کیا۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے

کہ دو درخت خرما چار برس کے زمانہ سے خشک ہو گئے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک درخت کے نیچے وضو کیا اور دوسرے درخت کے نیچے دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے اوسی ہفتہ مین دونون درخت سرسبز و بار آور ہو گئے جامع مناقب عرض کرتا ہے کہ اس قسم کی کرامات بے انتہا ہین قلم و زبان احاطہ تحریر مین نہین لا سکتا

باب ہشتم آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اخلاق شریف کے بیان مین

شیخ معمر ابو المظفر منصور ابن مبارک بن فضل واسطی واعظ جراوہ بیان کرتے ہین کہ قسم بخدائے لم یزل میری ان دونون آنکھون نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل کوئی شخص خلیق و کریم النفس و فراخ حوصلہ و مہربان و صاحب محبت و صاحب عہد مستحکم نہین دیکھا باوجود اس جلالت قدر و علو مرتبہ و کثرت علم و فضل کے بچون پر رحم فرماتے تھے بوڑھے کی توقیر فرماتے تھے۔ سلام علیک مین سبقت فرماتے تھے ضعیف و مسکین کو اپنی مجلس مین بٹھاتے تھے فقراسے تواضع فرماتے تھے تونگر و مخالفان شرع کی تعظیم کبھی نہین فرمائی وزیر و سلطان کے دروازہ پر جانے کا کبھی قصد نہین فرمایا شیخ معمر نے بیان کیا ہے کہ مین ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر تھا آپ اوسوقت کچھ تحریر فرما رہے تھے کہ سقف مکان سے کاغذ پر مٹی گری آپ نے کاغذ سے علیحدہ کر دی اسی طرح تین مرتبہ مٹی گری اور آپنے علیحدہ کی۔ چوتھی مرتبہ آپنے سقف مکان کی طرف نظر بلند فرمائی ملاحظہ فرمایا کہ ایک موش خانہ مٹی گرا رہا ہے بغور ملاحظہ سر ایک طرف اور دھڑ ایک طرف اس موش خانہ کا زمین پر گرا آپنے لکھنا موقوف فرمایا اور

اور آبدیدہ ہوئے مین نے عرض کیا یا سیدی آپ کیون آبدیدہ ہوئے فرمایا مجھے
خوف ہے کہ کسی آدمی سے میرے قلب کو ایذا پہونچے اور اوسکا بھی یہی حال ہو جاے
شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزاز نے بیان کیا ہے کہ ایک روز انحضرت رضی اللہ عنہ
صحن مدرسہ مین وضو فرماتے تھے کہ آپکے جبہ مبارک پر ایک کنجشک نے بیخال کی آپنے
سر بلند فرماکر نگاہ تیز و تند سے کنجشک کو دیکھا بمجرد ملاحظہ کے وہ کنجشک زمین پر مرا گرا۔
جب آپ وضو کرچکے جبہ اوتار کر پاک کیا اور مجھسے فرمایا کہ اسے فروخت کرکے اسکی قیمت
صدقہ کردے اور یہ اس کنجشک کی جان کا عوض ہے۔ شیخ ابو عمرو عثمان صریفینی و شیخ محمد
عبد الحق حریمی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اکثر گریہ فرمایا کرتے تھے اور ارشاد
کرتے تھے کہ الہی کس طرح اپنی روح تیری نذر کرون اسواسطے کہ تمامی اشیاء کا تو ہی
مالک ہے سب چیزین تیری ہی ہین اور تیرے ہی واسطے ہین اور بارہا یہ شعر ارشاد فرمایا
کرتے تھے **شعر** وماینفع الاعراب ان لم یکن تقی ✤ وما ضر ذالتقوی لسان معجم
حافظ عبد اللہ بن النجاری نے بیان کیا ہے کہ شیخ عبد اللہ جبائی نے مجھے تحریر کیا کہ
انحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے تمنا ہے کہ مین صحرا مین ہوتا نہ مین کسی کو
دیکھتا نہ کوئی مجھے دیکھتا جسطرح ابتدا مین میرا حال تھا لیکن اللہ جل و علی نے ارادہ فرمایا
کہ مخلوق کو مجھسے نفع پہونچے پانسو یہود و نصاری سے زائد میرے ہاتھ پر ایمان لائے
ہین غیر مذاہب کے گروہ نے ایک لاکھ آدمی سے زائد نے میرے ہاتھ پر ایمان لاکر توبہ
کی ہے۔ شیخ اجل سیدنا عبد الرزاق بن انحضرت رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے
کہ جس زمانہ سے میرے والد ماجد کی شہرت ہوئی اوس زمانہ مین آپنے ایک مرتبہ
حج کیا جب آپ حج کو تشریف لے چلے مہار شتر انحضرت رضی اللہ عنہ میرے ہاتھ

مین تھی جسوقت ہم مقام حلہ مین پہونچے انحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تلاش کرو کہ اس مقام پر کون شخص ایسا ہے جو سب سکان حلہ سے زائد محتاج ہو حسب الحکم اہل قافلہ نے تلاش کرنا شروع کیا معلوم ہوا کہ ایک چار دیواری پر جا بے سقف کے کمبل تنا ہوا تھا اور اوس گھر مین ایک مرد پیر اور ایک پیرزال اور ایک دختر خورد سال رہتی ہے اوس سے زیادہ کوئی محتاج نہین ہے میرے والد نے اس مرد پیر صاحب مکان سے ایک شب کے قیام کی اجازت چاہی اوسنے بخوشی تمام اجازت دی آپنے اوسکے مکان مین قیام فرمایا جسقدر اہل قافلہ ہمراہ تھے وہ بھی خرابہ حلہ مین قیام پذیر ہوے جسوقت آپکی تشریف آوری کا حال اہل حلہ کو معلوم ہوا رؤسا و مشائخ حلہ نے اژدحام کیا اور عرض کیا کہ ہمارے غریب خانہ مین قدم رنجہ فرماکر قیام پذیر ہون اور بہت سامان قسم نقرہ و طلا و گاؤ و گوسفند نذر کے واسطے لائے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ تمامی اشیاء نذر اس پیرمرد صاحب خانہ کو دیدو اور خود اوسکے مکان چھوڑنے سے انکار فرمایا چنانچہ وہ اشیاء اوس مرد پیر کو دیدی گئین دوسرے روز بعد نماز صبح آنحضرت رضی اللہ عنہ قافلہ کے ہمراہ بیت اللہ کو روانہ ہوئے جب دوسرے سال ہم حج کرکے واپس آئے مقام حلہ مین اوس پیرمرد کو جمیع رؤسائے اہل حلہ سے زائد متمول و آسودہ دیکھا اوس پیرمرد نے ہمسے بیان کیا کہ یہ میرا تمول صرف اوس شب کی برکت سے ہے کہ جس شب انحضرت رضی اللہ عنہ میرے گھر مین قیام پذیر ہوئے ۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کی نذر کے واسطے قسم نقرہ و طلا سے حاضر کرتا تھا آپ قبول فرماتے تھے مگر کاہے ہاتھ سے نہین چھوتے تھے وہ زیر سجادہ رکھوا دیتے تھے خادم کو حکم دیتے کہ جو کچھ سجادہ کے نیچے رکھا ہے نان پز اور

بقال کو دیدو جب کبھی خلیفہ کے یہان سے آپکی خدمت مین خلعت حاضر کیا جاتا تھا
آپ حکم فرماتے تھے کہ ابو الفتح طحان کو دیدو اسواسطے کہ فقرا کی مہمانی کے واسطے اسکی
دوکان سے آرد قرض آتا تھا۔ شیخ ابو محمد عبد اللطیف بن شیخ ابو النجاۃ سالم بن احمد
بغدادی معروف بخطاب خادم آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے
والد مجھسے کہتے تھے کہ ایکوقت مین آنحضرت رضی اللہ عنہ پر دو سو دینار متفرق
لوگون کے قرض ہو گئے تھے اوسوقت مین ایک شخص بغیر اجازت آپکے آپکی خدمت مبارک
مین حاضر ہوا مینے اوسے کبھی نہین دیکھا تھا وہ شخص آپکے سامنے بیٹھ گیا بہت دیر
باتین کین کسی قدر طلا آپکی نذر کیا اور کہا کہ یہ ادائے قرض کے واسطے ہے یہ کہکر رخصت
ہوکر چلا گیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ جس جس کا قرض ہے اوسے دیدو
مین نے عرض کیا کہ یا سیدی یہ کون شخص ہے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے
کہ جس ولی پر قرض ہو یہ فرشتہ اوسکا قرض ادا کرے اسکا نام صیرفی الاقطاب ہے
شیخ ابو محمد نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کسیقدر گندم مملوک تھے جو مریدین
آپکی زراعت کرتے تھے ہر سال آپ وہ گندم اونہین عطا فرماتے تھے تاکہ ہر سال
اوس سے زراعت ہو اور بعض مریدین اوسی گندم مین پانچ عدد نان ہر روز بعد نماز
عصر تیار کرکے حاضر کرتے تھے جسقدر اشخاص حاضر مجلس ہوتے تھے آپ اوس نان کو
اونپر تقسیم فرماتے تھے اور بقدر حصہ اپنے واسطے بھی رکھ لیتے تھے اگر کوئی شخص
آپکے واسطے ہدیہ لاتا تھا اوسے بھی تقسیم فرمادیا کرتے تھے خود بھی ہدیہ بھیجتے تھے
اور قبول بھی فرماتے تھے اور طعام ہدیہ بھی تناول فرماتے تھے۔ شریف ابو عبد اللہ
بن الخضر الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد مجھسے کہتے تھے کہ مین جمعہ کے

روز جامع مسجد مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تہا ایک تاجر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا سیدی میرے پاس زکوۃ کا مال بہت جمع ہی مگر مین مستحق زکوۃ نہین پہچانتا حضور اس مال کو مستحقین زکوۃ پر تقسیم فرماوین آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تو مستحق اور غیر مستحق دونون پر تقسیم کردے اللہ عزوجل تجھے بھی وہ چیز عطا فرمائے گا جسکا تو مستحق ہوگا اور جسکا تو مستحق نہوگا۔

شریف ابو عبد اللہ نے بیان کیا ہی کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک فقیر مسکین کو غمگین دیکھا دریافت فرمایا تیرا کیا حال ہے اوسنے عرض کیا کہ آج مین دریا کے کنارہ پر گیا تہا مینے ملاح سے کہا کہ مجھے پار اتار دے چونکہ میرے پاس کچھ نہ تہا ملاح نے انکار کیا اسواسطے مین غمگین ہون ہنوز یہ کلام تمام نہوا تہا کہ ایک شخص نے تیس دینار آنحضرت رضی اللہ عنہ کے نذر کئے آپنے اوس فقیر سے فرمایا کہ یہ دینار لے اور ملاح کو دے اور کہو کہ اب کسی فقیر کو نہ پھیرے۔ ازان بعد آپنے اپنا قمیص اوس فقیر کو عطا فرمایا اور بیس دینار کو اوس سے خرید بھی لیا۔ شیخ ابو القاسم عمر بزاز نے بیان کیا ہی کہ جن اوقات مین ہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر رہتے تھے ہمین معلوم ہوتا تھا کہ ہمپر ایک غنودگی سی ہے جب مجلس سے چلے آتے تھے یہ بات جاتی رہتی تھی آنحضرت رضی اللہ عنہ صاحب جود کثیر و خوش اخلاق تھے آپکے اوصاف پاک تھے ہرشب مہمانون کے ہمراہ دسترخوان پر کہانا تناول فرماتے ضعیف و مسکین کے ہمراہ جلوس فرماتے تھے ہر شخص آپ کی مجلس مین حاضر ہونے والا یہی جانتا تھا کہ آپ کو سب سے زیادہ مجھسے ہی محبت ہے آپ ہر شخص کی دوستی کا خیال فرماتے تھے جو شخص برائی کرتا تہا اوسے عفو فرماتے تھے جو حلف کرتا تھا اوسے سچا جانکر اپنے علم کو اوس سے پوشیدہ فرماتے تھے۔

راوی نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے زائد حیا کسی شخص میں اپنے
نہین دیکھی اگر کوئی شخص راوی روایت ہذا کے روبرو آپکا ذکر کرتا تہا یہ دونوں شعر
پڑھا کرتے تھے ۵ الحمد للہ انی فی جوار فتی * حامی الحقیقت نفاع
وضرار * لا یرفع الطرف الا مکرمة * من الحیاء و لا یغضی علی عار
شیخ ابوالحسن علی القرشی سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی صفات دریافت کی گئین شیخ
نے بیان کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ بہت خوش رو خوبصورت صاحب روشنی صاحب
خوبی ہائے بیشمار تھے بہت حیادار اور فراخ جناب بہت خلیق و مہربان پاک
طبیعت فراخ دل فراخ حوصلہ اپنے جلیس کی تعظیم فرماتے خوش کرتے جو غمگین آنحضرت
رضی اللہ عنہ کو دیکھتا غم جاتا رہتا مینے کسی آدمی کو آپ سے زائد خوش بیان اور خوش
تقریر نہین دیکھا۔ شیخ ابوالحسن علی بن اروم المحمدی نے بیان کیا ہے کہ مین نے شیخ الامام
مفتی عراق محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن قامد بغدادی معروف بتوحیدی کے
کلام سے ۶۳۶ھ مین نقل کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو خوف الہی حد سے زائد تھا
بہت جلد گریہ فرماتے تھے بہت ہیبت ناک مستجاب الدعوات کریم الاخلاق تھے کا ہی
زبان مبارک پر فحش کلمہ نہ آتا تھا اللہ جل سبحانہ کی طرف بہت ہی قریب تھے مخالف
شرع پر بہت شدت فرماتے تھے اپنے نفس کے واسطے کبھی غصہ نہین فرماتے اللہ کے
واسطے ہمیشہ متغیر ہو جاتے تھے کبھی سائل کو خالی نہین چھوڑا اگرچہ آپکے پاس
دو ہی لباس ہوتے توفیق الہی آپکی ممد تھی تائید الہی آپکی یار تھی علم آپکا مہذب قرب الہی
آپ کا موذب خطاب الہی آپکا مشیر ملاحظۂ الہی آپکا سفیر انس آپکا ندیم بسط آپکا نسیم
صدق آپکا نشان فتح آپکا سرمایہ حلم آپ کا بضاعت۔ ذکر آپکا وزیر فکر آپکا سمیر

مکاشفہ آپکی غذا مشاہدۂ الٰہی آپکی شفا آداب شریعت آپکا ظاہر اوصاف حقیقت آپکا باطن تھا۔ سلام اللہ وصلوٰتہ علیہ و علی ابائہ اجمعین ؁

باب نہم انحضرت رضی اللہ عنہ کے مریدین اور محبین اور مصاحبین کی فضل مین

شیخ صالح ابو الحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی معروف بہ ابو الحمامی نے بیان کیا ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب مین دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ حضور دعا فرمائین کہ میرا خاتمہ کتاب اللہ اور حضور کی سنت پر ہو ارشاد فرمایا ہان ایسا ہی ہوگا تیرا شیخ عبد القادر ہی اسی طرح تین مرتبہ مینے عرض کیا اور یہی آنسرور عالم صلے اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا رضی اللہ عنہ شیخ الاصیل ابو محمد عبد اللطیف بن الشیخ ابو نجیب عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی فقیر صوفی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز ہم شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ کی مجلس بر مین معہ شیخ کے مریدین کے حاضر تھے اور انحضرت رضی اللہ عنہ بھی تشریف رکھتے تھے کہ ایک آواز مثل آواز مگس کان مین آئی اصحاب شیخ نے انحضرت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ شیخ سے اس آواز کی کیفیت دریافت فرمائین آپ نے شیخ سے دریافت کیا شیخ نے کہا کہ بارہ ہزار آدمی میرے مرید ہیں ہر شب کو ہر مرید کا نام لیتا ہون جسکی جو حاجت ہوتی ہے اوسکی روائے حاجت کے واسطے اللہ جل سبحانہ سے عرض کرتا ہون اگر میرا مرید کوئی گناہ کرتا ہی یا اوسی مہینے مین مرجاتا ہے یا توبہ کر لیتا ہے جب شیخ نے یہ کلام ختم کیا انحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے قدر ومنزلت عطا فرمائے گا مین اپنے اللہ سے عہد لونگا
کہ جو میرا مرید قیامت تک ہو جب تک توبہ نکرے جب تک نہ مرے مین اسکا
ضامن رہونگا شیخ عمران نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت
کیا گیا کہ اگر کوئی شخص آپکا مرید نہو اور خرقہ نہ پہنے مگر یہ کہے کہ مین آپکا مرید ہون
آیا وہ شخص آپکے مریدین مین داخل ہوگا یا نہین آپنے ارشاد فرمایا جو شخص میری
طرف نسبت درست کریگا میرا نام لیگا اللہ جل سبحانہ اُسے قبول فرمائے گا اور
اوسکی توبہ قبول فرمائیگا اگرچہ وہ بُراہی کام کرتا ہو اور وہ شخص میرے مریدین مین ہے
میرے اللہ عزوجل نے مجھسے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اصحاب اور اہل مذہب و محب
کو جنت مین داخل کرے۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے
مشائخ نے دریافت کیا کہ جو شخص حضور کی طرف نسبت درست رکھے اوسکو اور دیگر
کیا تفضیل ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ بیضہ مرغ ہمارا ایک ہزار کو اور بچہ مرغ کی قیمت
ہی نہین ہوسکتی۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر
میرا مرید مغرب مین ہو اور برہنہ ہوجاے اور مین مشرق مین ہون اوسے چھپا دیتا
ہون۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایک کاغذ
طول طویل جو حد نگاہ کی برابر ہے مجھے دیا گیا ہے اوسپر میرے مریدین کے نام
جو قیامت تک ہونگے نام تحریر ہین مجھے ارشاد ہوا ہے کہ یہ لوگ تیرے واسطے
بخشے گئے ہین۔ مینے مالک خازن نار سے دریافت کیا کہ آیا میرا مرید تیرے
پاس ہے جواب دیا کہ نہین ہے ازان بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ عزت
وجلال الٰہی کی قسم میرا ہاتھ اپنے مریدین پر اسطرح ہے جیسے آسمان زمین پر محیط ہے

اگر میرا مرید اچھا نہیں ہی تو مین تو اچھا ہون - عزت و جلال الہی کی قسم ہے اللہ جل سبحانہٗ کے روبرو سے روز قیامت کو قدم نہ ہٹاؤنگا جب تک میرے مریدین کو میرے ہمراہ جنت مین نہ بھیجدیگا - مشائخ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ایک مرید کو ایک شب مین ستر مرتبہ احتلام ہوا ہر مرتبہ ایک غیر عورت کو دکھیا بعض کو جانتا تھا اور بعض کو نہ جانتا تھا بعد نماز صبح آنحضرت رضی اللہ عنہ کی حضور مین حاضر ہوا تا کہ ماجراے شب عرض کر کے شکایت کرے آپنے قبل عرض کرنے کے ارشاد فرمایا کہ شب کے احتلام کو مکروہ نہ جان مینے لوح محفوظ مین دکھیا تھا کہ تیری قسمت مین ستر عورتون سے زنا کرنا مقدر ہی مینے جناب الہی مین عرض کیا اسواسطے اللہ جل سبحانہٗ نے عالم بیداری سے عالم خواب مین اس امر کو تبدیل فرمایا - ازان بعد آپنے ہر عورت کا نام معہ اوسکی صورت و سیرت کے بیان فرمایا - شیخ صالح محمد داؤد بن علی بن احمد بغدادی نے بیان کیا ہی کہ مین نے خواب مین دکھا کہ حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے پاس قصہ ہاے مردم آتے ہین اور حضرت خواجہ اللہ جل سبحانہٗ کی حضور مین پیش کرتے ہین مجھسے بھی حضرت خواجہ نے ارشاد فرمایا کہ تو بھی اپنا قصہ مجھے دے تا کہ بحضور جناب الہی جل سلطانہٗ پیش کردن مینے عرض کیا کہ آیا میرے شیخ یعنی آنحضرت رضی اللہ عنہ کیا معزول ہو گئے - شیخ نے جواب دیا کہ قسم بخدا نہ معزول ہوے نہ ہونگے پھر مین خواب سے بیدار ہوا صبح کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ مین حاضر ہو کر دروازہ مدرسہ مین بیٹھ گیا تا کہ جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ تشریف لائین آپکو خواب کی اطلاع دون کہ اس عرصہ مین نہ مجھے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے دیکھا نہ بات کی مگر اندرون حرم سے آواز دی کہ اے داؤد تیرے شیخ نہ معزول ہوئے نہ ہونگے

اپنا قصہ لا تاکہ اللہ جل سبحانہ کی حضور مین پیش کرون قسم ہے عزت الہی کی جو قصہ
اپنے مصاحب اور غیر مصاحب کا اللہ جل جلالہ کی حضور مین مینے پیش کیا وہ قبول ہوا
کوی سوال میرا رد نہوا۔ شیخ امام حافظ تاج الدین ابو بکر سیدنا عبد الرزاق بن انحضرت
رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہی کہ ایک روز میرے والد ماجد نے ام ولد یحیی سے ارشاد
فرمایا کہ چاول پکالا اونہون نے چاول پکاکر ایک ظرف مین بھرے اور آپکی خدمت مین
حاضر کئے آپنے ارشاد فرمایا کہ یہین رکھدے جب نصف شب گذری مین نے دیکھا
کہ مکان کی دیوار شق ہوی اور ایک شخص دیوار سے نکلا اور وہ چاول اوسنے کھائے
جب جانے لگا میرے والد ماجد نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اس شخص سی ملاقات کر اور طالب
دعا ہو مینے اون سے بیرون دیوار ملاقات کی اور دعا کا طالب ہوا انہونے مجھے جواب دیا کہ
یہ حال میرا تمھارے والد کے خرقہ اور دعا کے سبب سے ہوا ہے یہ کہکر چلا گیا مین نے
اس ماجرے کو صبح کے وقت شیخ علی ہیتی سے بیان کیا شیخ نے مجھسے کہا کہ کوئی
خرقہ مینے ایسا نہین دیکھا جو مرید کے سر پر رکھتے ہی موجب برکات و فتوحات ہو
مگر تمھارے والد ماجد کا خرقہ ستر آدمیون نے ایک وقت مین پہنا اور تمھارے والد نے
اونکے سرون پر ہاتھ پھیرا اسوقت فتوحات کثیر و برکات اونہین حاصل ہوے جس روز
مین تمھارے والد ماجد کو دیکھتا ہون برکت و خیر کثیر اس روز مجھے حاصل ہوتی ہے
شیخ قدوہ علی بن ہیتی نے بیان کیا ہی کہ کسی شیخ کے مرید انحضرت رضی اللہ عنہ کے
مریدین سے زیادہ سعید و نیک نہین ہین شیخ قدوہ ابو سعید قیلوی سے سنا ہے
کہتے تھے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ عالم اعلے کو جب تک تشریف نہین لے گئے جب تک
اللہ جل جلالہ سے عہد نہین لیلیا کہ جو شخص میرا مرید اور جو کوی میرے ذیل مین قیامت

تک داخل ہوگا نجات پائے گا۔ شیخ قدوہ شیخ بقا ابن بطو نے بیان کیا ہے کہ
مینے جمیع مریدین آنحضرت رضی اللہ عنہ کو روشن پیشانی در گروہ سعدا مین دیکھا ہے
شیخ عدی بن مسافر کہتے تھے کہ اگر کسی شیخ کا مرید مجھسے کہے کہ خرقہ پہنا دو مین او
خرقہ پہنا دون مگر آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مریدین کو خرقہ نہین پہنا سکتا اسواسطے
کہ یہ رحمت الٰہی مین ڈوبے ہوئے ہین ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص دریائے ناپید اکنار
کو چھوڑ کر نہر صغیر پر آئے اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ہم شیخ قدوہ ابو محمد علی ابن ادریس
یعقوبی کی مجلس مین تھے کہ شیخ صالح ابو الحفص عمر معروف بیر بدہ مجلس مین آئے شیخ
ابو محمد نے شیخ عمر و سے کہا کہ اپنا خواب اہل مجلس کو سناؤ شیخ عمر و نے بیان کیا کہ
مین نے روز قیامت کو خواب مین دیکھا کہ انبیا علیہم السلام معہ اپنی امت کے موقف
کو تشریف لئے جاتے ہین زان بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ
حضور کی امت حضور کے ہمراہ اس کثرت سے ہے کہ جس طرح دریا مین ابلہ آتا ہے یا
سیاہی شب ہوتی ہے اس مرحومہ امت کے مشائخ کو بھی دیکھا کہ ہر شیخ کے ہمراہ
اوسکے مرید بھی ہین ہر شیخ کے انوار طرح طرح کے تھے زان بعد ایک شخص کو دیکھا
جسکے ہمراہ تمامی مشائخ سے بہت زائد مرید تھے اور ہر شخص پر بے انتہا نور تھا۔
مینے دریافت کیا کہ یہ کون ہین معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اور آپکے
مرید ہین۔ مین یہ سنکر آگے بڑھا اور آپ سے عرض کیا کہ یا سیدی کسی شیخ کو آپ سے
زائد منور نہین دیکھا اور آپکے مریدین اور تابعین سے اچھا کسی کے مرید اور تابع کو
نہین دیکھا۔ شیخ ابو محمد سعید نا عبد الجبار ابن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے
کہ میری والدہ ماجدہ جسوقت کسی اندھیرے مکان مین جاتی تھین ایک شمع اونکے

روشن ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت رضی اللہ عنہ بھی ایسے وقت تشریف لائے کہ وہ شمع اونکے روبرو روشن تھی جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی نظر مبارک اُس شمع پر پڑی اوسیوقت وہ شمع گل ہوگئی مکان مین تاریکی ہوگئی آپنے میری والدہ سے ارشاد فرمایا کہ شیطان اس صورت سے تمہین فریب دیتا تھا مینے نور رحمانی سے اوسے مبدّل کردیا اب اگر اندھیرے مین جاؤگی تو جو روشنی ہوگی وہ نور رحمانی ہوگا۔ اور جو شخص میرا متوسل ہوتا ہے اور مین اوسکا خیال کرتا ہون اوسکے ساتھ ایسے ہی معاملہ کرتا ہون۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس روز سے جسوقت میری والدہ ماجدہ کسی اندھیرے مکان مین جاتے تھین اونکے روبرو ایسی روشنی ہوتی تھی جسطرح ماہ شب چاردہ کی روشنی ہوتی ہے۔ یا غوث قد انمینا الیک والعنایت میل لک فلا تحرمنا من عنایتک یا غوث وان لم یکن قابلا للعنایت فصیرنا قابلین لها فانت المتصرف فی الوجود وعلیک لعرض الشقی والسعید

اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز ایک شخص بغداد کا باشندہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا عرض کیا یا سیدی میرے والد نے انتقال کیا ہے مینے شب کو اپنے والد کو خواب مین دیکھا کہ مجھسے کہتے ہین کہ مجھپر قبر مین عذاب ہوتا ہے تو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہو اور عرض کر کہ میرے واسطے دعا فرمائین آپنے ارشاد فرمایا کہ آیا وہ شخص کبھی میرے مدرسہ کی طرف گذرا تھا اوس شخص نے عرض کیا کہ ہان پھر آپنے سکوت فرمایا اور وہ شخص چلا گیا دوسرے روز پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بار دگر شب کو مین نے اپنے والد کو خواب مین دیکھا کہ سبز حلہ پہنے ہوئے خوش و خرم ہین مجھسے کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی برکت سے

جو عذاب مجھپر ہوتا تھا وہ مرتفع ہوگیا اے فرزند تو ہر وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر رہا کر اکثر مشائخ نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ مین گذرے گا اوسپر عذاب قبر کی تخفیف ہوگی۔ اللہم ارزقنا ھذہ السعادت ثانیًا واجل امورنا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اکثر مشائخ نے بیان کیا ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک قبر سے آواز فریاد آتی ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ آیا اوس شخص نے میرا خرقہ پہنا ہے عرض کیا ہمین نہین معلوم فرمایا آیا میری مجلس مین حاضر ہوا ہے عرض کیا ہمین نہین معلوم فرمایا آیا میرا طعام کھایا ہے عرض کیا ہمین نہین معلوم۔ فرمایا آیا میرے ہمراہ نماز ادا کی ہے عرض کیا ہمین نہین معلوم۔ فرمایا مدرسے گذرنے والا اولیٰ ہے یہ فرماکر سر مبارک فرو فرمایا اوسوقت ہیبت و وقار آپکا معلوم ہونے لگا زان بعد ارشاد فرمایا کہ ملائکہ نے مجھسے کہا کہ اس شخص نے ایک مرتبہ آپکو دیکھا تھا اور اپنے دلمین آپکو اچھا جانتا تھا اللہ عز و جل نے آج اوسپر رحم فرمایا۔ راوی نے بیان کیا ہی کہ بکثرت مشائخ اوسکی قبر پر گذرے مگر بار دگر آواز فریاد نہ سُنی۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حسین منصور حلاج کو لغزش ہوئی اونکے زمانہ مین کوئی ایسا نہ تھا جو اونکی دستگیری کرتا اگر مین اُس زمانہ مین ہوتا اونکی دستگیری کرتا اور لغزش نہونے دیتا اور جس میرے مرید کو قیامت تک لغزش ہوگی مین اوسکی دستگیری کرونگا۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جسوقت تم اللہ سبحانہ سے کسی امر کی التجا کرو میری وساطت سے درخواست کرو۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے

کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری وساطت سے
کسی مصیبت مین استغاثہ کریگا اوسکی مصیبت دُور ہو جاےَ گی جو شخص کسی شدت
مین میرا نام لیکر پکاریگا وہ شدت اوسکی دُور ہو جاےگی۔ اور جو شخص میرا توسل
کرکے اللہ عزوجل سے کوئی حاجت چاہے گا مطلب اوسکا پورا ہو جاےَ گا
جو شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے گیارہ گیارہ مرتبہ
سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز پوری کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم پر درود شریف پڑھے اور آنسرورعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دلمین یاد
کرے زان بعد عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر میرا نام لیتا رہے
اور اپنی حاجت کے واسطے اللہ جل شانہ سے عرض کرے اللہ جل جلالہ اوس کی
حاجت پوری فرماے گا۔ جامع مناقب عرض کرتا ہی کہ جس زمانہ مین یہ خاکسار
حاضر شرف البلاد بغداد ہوا تھا شیخ عبد الغنی سلمہ اللہ واوصلہ اللہ الی غایۃ
ھمناہٗ نے اس خاکسار سے یہ کرامت روایت کی جناب حضرت سید النقیب مولانا وسیدنا
حضرت سید علیصاحب قدس سرہ نے ایک شخص عبد اللہ نامی کو صغر سن سے متبنیٰ
فرمایا تھا جسوقت شیخ عبد اللہ صاحب تمیز ولایق خدمت ہوا حضرت سید النقیب
قدس سرہ نے درگاہ شریف کے لنگر کی تقسیم پر انھین مقرر فرمایا ایک روز ایک زن
کردیہ بھی حسب قاعدہ درویشان لنگر لینے کو حاضر مطبخ ہوئی اوس عورت کو کوئی
ضرورت تھی جسکے سبب سے شیخ عبد اللہ سے بجلدی خواستگار طعام ہوئی شیخ عبد اللہ
نے اوس سے کہا قدرے توقف کر اوسنے بار دگر تاکید کی چنانچہ چند مرتبہ شیخ
عبد اللہ نے توقف کے واسطے کہا اور اوس نے نہ مانا شیخ نے حالتِ غیض مین

اوس زن گرویہ کے موُنہ پر طمانچہ مارا وہ زن گرویہ نالان و گریان آستانہ ملائک کاشانہ پر حاضر ہوئی اور جانب قبہ شریف مُنہ کرکے عرض کیا کہ یاسیدی و مولائی مین تو حضور مین حاضر ہوئی تھی تاکہ منجملۂ درویشان مین بھی منسلک ہون مگر مجھے بلا وجہ شیخ عبداللہ نے طمانچہ مارا۔ میری فریاد حضور ہی سے ہے یہ کہکر وہ عورت اپنے حجرہ مین چلی گئی جب شب ہوئی شیخ عبداللہ اور دیگر خدام درگاہ نماز و وظائف سے انفراغ کرکے سو گئے شیخ عبدالغنی نے مجھسے کہا کہ بعد نصف شب کے شیخ عبداللہ کی گریہ و زاری کی آواز تمامی حضار کافی شریف نے سُنی مین پریشان ہوکر شیخ عبداللہ کے پاس آیا مینے دیکھا کہ پُشت و پہلو عبداللہ کے فگار ہوگئے ہین مینے دریافت کیا اے برادر یہ کیا معاملہ ہے جواب دیا کہ حضرت سید نقیب صاحب نے بلا قصور چوب دست سے میری پشت و پہلو کو زخمی کیا ہے۔ اب مین حضرت کی والدہ صاحبہ سے عرض کرتا ہون کہ حضرت نے بے قصور مجھے مارا چنانچہ مین اور عبداللہ حضرت سید نقیب صاحب کے دروازہ پر گئے اور آواز دی اوسوقت حضرت کی والدہ صاحبہ نماز تہجد سے فرصت کرچکی تھین آواز سُنکر قریب دروازہ تشریف لائین فرمایا کیا ہے۔ شیخ عبداللہ نے روکر عرض کیا حضرت نقیب صاحب نے اسوقت بے قصور مجھے مارا کہ پشت و پہلو میرے فگار ہوگئے۔ اُن مخدومہ نے فرمایا اے عبداللہ ابھی تک سید علی اپنے حجرہ سے نماز تہجد کے واسطے باہر بھی نہین آیا ہے اور تو کہتا ہے کہ مجھے مارا یہ کلام حضرت مکرمہ نے تمام نہین کیا تھا کہ حضرت سید النقیب صاحب اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے اور سیدہ مکرمہ سے فرمایا کہ یا اُمّی اسی وقت آنحضرت

رضی اللہ عنہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ تو عبد اللہ سے کہدے کہ تجھے سید علی نے
نہین مارا بلکہ ہمنے بصورت سید علی تجھے اوس طمانچہ کی سزا دی ہے جو اوس درویش
کے مُنہ پر تو نے مارا تھا اگر کوئی شخص ہمارے درویش کو ستائیگا اوسے اسی طرح سزا
ملے گی جسوقت حضرت نقیب صاحب نے یہ ارشاد فرمایا شیخ عبد اللہ روضۂ مقدس
پر حاضر ہوا اور توبہ استغفار کی۔ شیخ عبد الغنی نے جامع مناقب سے ایک
کرامت بھی بیان کی کہ ایک شخص کرخ کا باشندہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی درگاہ شریف
مین حاضر ہوکر مثل دیگر درویشون کے کافی شریف مین مجاہدہ مین مشغول ہوا اور مدت
مدید تک آستانۂ فیض کاشانہ پر حاضر رہا اکثر اوقات درویشون سے کہا کرتا تھا
کہ اتنی مدت سے مین یہان حاضر ہون اور مجاہدہ بھی کرتا ہون مگر مجھے کوئی
کیفیت نہین معلوم ہوتی مین یہان سے چلا جاؤنگا چنانچہ ایک روز یہی کہکر عصر
کے وقت آستانۂ شریف سے چلا گیا بعد نصف شب کے ہمنے گریہ و بکا سنی مین
اپنے حجرہ سے نکلکر درگاہ شریف کی مسجد مین آیا مینے دیکھا کہ وہی درویش آستانہ
مبارک پر پڑا ہوا رو رہا ہے اوس سے دریافت کیا کہ تو یہان سے چلا گیا تھا پھر کیون
آیا اور اسوقت کافی شریف کا دروازہ کس نے کھولا اوس درویش نے مجھسے بیان کیا
کہ مین بذاتِ خود نہین آیا اور نہ دروازہ کسی نے کھولا اصل کیفیت یہ ہوئی کہ مین
یہان سے سیدھا راست حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی درگاہ پر حاضر ہوا
بعد نماز عشا شغل وغیرہ سے فرصت کر کے سو گیا۔ مین نے خواب مین دیکھا کہ حضرت
خواجہ معروف کرخی اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی اور حضرت ابو بکر شبلی رضی اللہ
عنہم تشریف فرما ہین مین بھی ان حضرت کے سامنے گیا اور سلام کر کے باادب

حاضر رہا ایک شخص نے ایک کاغذ حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کو دیا آپنے وہ کاغذ ملاحظہ فرماکر حضرت سید الطائفہ سے فرمایا کہ اس شخص کو یہان سے کافی شریف مین پہونچا دو حضرت غوث الاعظم کا یہی حکم ہی رضی اللہ عنہ چنانچہ حضرت سید الطائفہ نے مجھے یہان پہونچا دیا مین اسواسطے رو رہا ہون کہ نہ مجھے یہان سے جانے دیتے ہین اور نہ میرا حال متغیر فرماتے ہین -

باب دہم اس بیان مین کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیای ماتقدم ومعاصر ومتاخرین پر من کل الوجوہ تفضیل ہے

وقدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ علیٰ سبیل عموم واستغراق جمیع افراد اولیا کو شامل ہے - ناظرین ذی فہم وفراست پر مخفی ومحجب نہو گا کہ اگر مابعد گزرجانے قرون ثلثہ کا تفاضل ثبوت ہوتا ہی تو شخص فاضل کی فضیلت پر چند چیزین دلیل ہوتی ہین اول نص اگر بخصوص اسی شخص مبحوث عنہ وارد و نص ہوا ہے - دویم اتفاق واجماع اہل عصر سویم حالات وافعال شخص فاضل اگر مابعد قرون ثلثہ مذکور ہو گئے کسی شخص کی تفضیل بحوث ہو تو صرف شخص فاضل کے حالات وافعال و اتفاق واجماع اہل عصر دلیل ہوتے ہین نص سند ایشان نہین ہو سکتی اسواسطے کہ وارد و نص ہوا ہی نہین ہی البتہ جو نصوص بصیغہ عموم وارد ہین اگر صفات مذکورہ نص سے کوئی شخص متصف بصفات نص ہو اوسپر محمول ہو گی اور وہ شخص اس نص کا مصداق ہو گا - پس جس شخص کے بارے مین نص قطعی وارد ہی اگر اوسکا کوئی منکر ہو تو ضرور منکر پر کفر کا اطلاق ہو گا اور جس شخص کے بارے مین نص قطعی وارد نہین ہے لیکن

وہ شخص نص عام الالفاظ کا مصداق ہی اور اہل عصر نے اوسکی تفضیل پر اجماع واتفاق
کیا ہے اس شخص کے منکر پر گو اطلاق کفر نہوگا لیکن بنسبت فسق وابتداع
منکر پر ضرور ہوگی اور جس شخص پر کہ نص عام الالفاظ صادق ہوگی اوس شخص کو
اون اشخاص پر جو محمل و مصداق نص عام الالفاظ نہین ہین ضرور تفضیل ہوگی جسطرح سے
کہ یہ مسایل علم عقائد و علم اصول مین اپنے مقام پر ثابت ہین بالجملہ اس مبحث مین چونکہ
بخصوص اسمی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ورود نص نہین ہی - لہذا آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی تفضیل مین نص بخصوص اسمی پیش نہین ہوگی البتہ اتفاق اہل عصر واجماع وحالات
وافعال اور وہ نصوص عام الالفاظ جنکے آنحضرت رضی اللہ عنہ مصداق ہین پیش ہونگے
اگر کوئی شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کی افضلیت سے منکر ہو ضرور وہ شخص فاسق اور مبتدع
کہلایا جاویگا - راقم ہیچمیرز کا عقیدہ اس بارہ مین یہ ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
کو جمیع اولیاے سابقین و معاصرین ولاحقین پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اسی طرح
قدمی ہذہ الخ - علی سبیل عموم و استغراق جمیع افراد اولیاء کو شامل ہے اس ہیچمدان کا
یہ عقیدہ اس سبب سے نہین ہی کہ مین سلسلہ عالیہ قادریہ مین منسلک ہون جسطرح سے
دیگر ابناء زمان کا طریقہ در دیہ ہی کہ بغیر دلیل و برہان اپنے سلسلہ اور شیوخ
سلسلہ کو دیگر سلاسل اور شیوخ سلاسل پر تفضیل دیتے ہین بلکہ جواہر اقوال اکابر
سلف و کتب معتبرہ و عقل صائب سے ثابت ہوا ہی اوسپر عقیدہ ہے اور وہی امر
اس مبحث مین معہ ادلہ عقلی و نقلی کے بیان کیا جاتا ہی - اس عقیدہ پر شاید کہ بعض
اشخاص کو بادی النظر مین یہ خدشہ ہو کہ سابقین و اوائل پر لاحقین و اواخر کو تفضیل
و ترجیح ہوگی اور یہ امر خلاف شرع ہے یہ خدشہ اونکا غلط ہے اس لئے کہ حدیث

صحیح مین وارد ہے مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولہ خیرام اخرہ یعنی میری امت کی مثال مثل آب باران کے ہے نہین معلوم کہ اول اسکا اچھا ہی یا آخر اوسکا۔ یہ حدیث صراحتہ دال ہے کہ اوائل و سابقین پر و اواخر و لاحقین کی تفضیل ممنوع نہین ہے پس آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اولیا اوائل پر تفضیل ہونی خلاف شرع نہین ہی ناظرین با انصاف سے امید ہے کہ جسوقت بنظر انصاف اس مبحث کو ملاخطہ فرمائین گے اور تعصب کو دخل نہ دینگے تو ضرور یہ امر معلوم کرلین گے کہ جن حضرات نے اس مبحث مین راقم السطور کے خلاف کوئی امر تحریر کیا ہے اوس مین بالضرور تعصب کو دخل دیا ہے راقم السطور نے بلا کم و زیادہ بغیر افراط و تفریط وہی امر تحریر کیا ہے جو کتب معتبرہ سے ثابت ہے اور یہ بھی بجز مشتے از خروارے و اندکے از بسیارے ہے ہم راقم نے اپنا کشف و معائنہ نہین لکھا ہے اسواسطے کہ کوئی شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مراتب کو کشفانہ جان سکتا ہی نہ بیان کرسکتا ہی۔ چنانچہ عبد اللہ یافعی و دیگر اکابر رحمہم اللہ نے تصریح کی ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان نہین ہو سکتے۔ جب اکابر سلف کا یہ قول ہی تو اس ہیچمیرز یا کسی اور شخص کی کیا حقیقت ہے البتہ بقدر فہم ناقص کے چند دلیلین اس عقیدہ پر بیان کین اور یہ بھی اس غرض سے کہ بعض مخالفین فی زماننا ہذا قدمی ہذہ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل مین جمیع اولیا پر گفتگو بیمعنی کرتے ہین ہر چند کہ یہ بیان اس عاصی کا عقیدہ مخالفین کو درست نہین کرسکتا لیکن صاحب علم و فہم کے سامنے اونکی زبان درازی اور یادہ گوئی کو موقوف کریگا۔ لہذا جو امر کہ اس بارہ مین تحقیق ہوا ہے عرض کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ کتب معتبرہ مین جسقدر کلمات اکابر اولیا و علما آنحضرت رضی اللہ کی تفضیل مین اولیا

ماسوا بر حیطۂ تحریر میں آتے ہیں اُن حضرات قائلین کے تین فریق ہیں - ایک فریق
نے بیان کیا ہے کہ حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ سید اولیا وسند اصفیا
سلطان مملکت ولایت واصل مرتبہ نہایت ہیں اس فریق نے بیان فضیلت میں
اجمال کیا ہے تصریح معاصر وماتقدم وماتاخر نہیں کی - یعنی یہ بیان نہیں کیا کہ
آپ کو ماتقدم ومعاصر وماتاخر اولیا پر تفضیل ہے یا نہیں - دوسرے فریق
نے تصریحًا بیان کیا ہے کہ حضرت مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اولیا معاصرین
پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور ان الفاظ سے بیان کیا ہے کہ آپ کو جمیع اولیاء معاصر
پر من کل الوجوہ فضل ہے - آپ کے وقت میں سوائے آپکے حکم کے کسی کا حکم در
تصرف نہ تھا جمیع اولیا آپکی ہیبت و وقار سے خائف رہتے تھے - آپ کو جمیع
اولیائے معاصر کے سلب احوال کا اختیار تھا آپ عزل و نصب ردّ و قبول کے
مالک تھے - آپ سلطان وقت قطب زمانہ حاکم شرق و غرب مرجع و انس تھے -
تیسرے فریق نے تصریحًا بیان کیا ہے کہ حضرت مقدس محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
کو جملہ اولیاء ماتقدم ومعاصر وماتاخر پر من کل الوجوہ تفضیل ہے - فریق اول ہمارے
دعوے اور عقیدہ کے مخالف نہیں ہے اس لئے اوس سے غرض نہیں -

فریق دوم معاصر پر تفضیل کا مقر غیر معاصرین پر تفضیل کا منکر نہیں یعنی یہ بیان
نہیں کرتا کہ ماتقدم وماتاخر پر تفضیل نہیں ہے یہ بھی ہمارے دعوے کے مخالف
نہیں ہے - فریق سوم جمیع افراد اولیا پر تفضیل کا مقر ہے لہذا فریق سوم کا قول راجح
و مستند ہے اسواسطے کہ کوئی اوسکا مخالف و معارض نہیں - فن اصول میں ثابت
ہوا ہے کہ شواہد سے جو مثبت زیادت ہوتا ہے وہ راجح ہوتا ہے لہذا فریق سوم کا

بیان راجح و مستند ہی مزید برآن کسی فرد ولی نے اکابر اولیا سے تفضیل کا انکار بھی
نہین کیا ہی - فریق ثالث مین وہ اولیا ہین جو واقف ہدایت و نہایت و کاشف
سر ولایت ہین جسطرح حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام و دیگر اقطاب اولیا لہذا
فریق ثالث کے قول کے مخالف علی سبیل الفرض و التسلیم کسی کا قول ہو بھی تو مستند و معتبر
نہوگا پس اس بیان سے بخوبی ہمارے دعوے کا اثبات اور مخالف دعوی کا بطلان
ظاہر ہے - اکثر اولیاے سابقین نے انحضرت رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے سو
برس پہلے آپکے وجود باجود و تصرفات و علو مراتب و ارشاد قدمی ہذہ سے اطلاع
دی ہے بعض نے اپنے مریدین و متبعین کو حکم دیا ہے کہ اگر تم اوسوقت موجود ہو
انحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر رہنا - احکام و طریقہ کا اتباع کرنا اگر ہم
اوسوقت ہوتے اپنا سر زیر قدم رکھتے اس قسم کے اقوال اولیاء سابقین کے انحضرت
رضی اللہ عنہ کی تفضیل اولیاء سابقین پر صراحتہ ثابت کرتے ہین حضرت ابو العباس
خضر علیہ السلام نے انحضرت رضی اللہ عنہ کے حال شریف مین بیان کیا ہی کہ ابتداے
آفرینش اولیا سے قیامت تک کوئی ولی ہوا ہے یا ہونیوالا ہی وہ انحضرت رضی اللہ عنہ
کا ادب کرنیوالا ہی یہ قول انحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل جمیع افراد اولیاء ماتقدم
و معاصر پر ثابت کرتا ہی - بعض اولیاے نے تصریح کی ہی کہ جو مقام کسی ولی کو بھی عطا ہوا ہے
اس مقام سے اعلے اور برتر انحضرت رضی اللہ عنہ کو عطا کیا گیا - یہ تصریح صراحتہ
مبین ہے کہ آپ کو جمیع افراد اولیاے ماتقدم و معاصر و ماتاخر پر تفضیل ہے اہل سنت
و الجماعت کے فقہا و علما کے نزدیک مسلم ہے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ غوث الثقلین و
امام الفریقین ہین پس محال عقلی ہی کہ آپکا کلام خلاف نفس الامر و فضول ہو لہذا انحضرت

رضی اللہ عنہ نے جس طور سے اپنی تفضیل دیگر اولیا پر علے سبیل العموم بیان فرمائی ہے
وہ اوسی طرح سے ہے تاویل و تخصیص موجب خرابیہائے چند در چند ہے پس اس کے مخالف
عقیدہ رکھنا باطل ہے انحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام شریف مین خصوصیت اولیا
ماتقدم و ماتاخر و معاصر نہین ہے بلکہ بعض کلمات سے صراحتہً بعض سے کنایتہً اولیائی
ماتقدم و معاصر و ماتاخر پر تفضیل ثابت ہوتی ہے پس حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ
کے قول کے خلاف اگر کسی کا قول ہو وہ مردود ہے ہرگز قابل سند بلکہ قابل التفات
نہین ہے انحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر ولی قدم بقدم ہر نبی کے
ہے اور مین اپنے جد امجد رسول اکرم صلعم کے قدم پر ہون پس جسطرح رسول اللہ صلعم
کو جمیع انبیا علیہ السلام پر تفضیل ہے - اسی طرح حضرت مقدس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
کو جمیع اولیا پر تفضیل ہے - خواہ مقدم ہون یا موخر یا معاصر - انحضرت رضی اللہ عنہ
نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی قول و فعل میرا بغیر حکم الٰہی نہین ہے لہذا جسقدر کہ انحضرت رض
نے اپنی تفضیل اولیاء سابقین و معاصرین و لاحقین پر ارشاد فرمائی ہے بحکم الٰہی ہے
جب یہ امر مسلم ہے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ کا ارشاد بحکم الٰہی ہے تو اگر کوئی شخص اس قول کا
منکر ہوگا اوسپر وہ حکم جاری ہوگا کہ جو حکم بحکم الٰہی کے منکر پر جاری ہوتا ہے پس آنحضرت
رضی اللہ عنہ نے قدمی ہذہ بحکم الٰہی مامور ہوکر ارشاد فرمایا ہے اور یہ قول شریف بلفظ
کل ولی کہ الفاظ عموم و استغراق سے ہے واقع ہوا ہے کسی کی خصوصیت کسی وجہ سے وجیہ
معلوم نہین ہوتی - پس تاویل و تخصیص اہل عصر خلاف ظاہر و متبادر ہے - چونکہ تخصیص اہل عصر
سے محال عقلی لازم ہوتا ہے لہذا تخصیص اہل عصر کرنا لغو و مہمل ہے پس معلوم ہوا کہ تمام جمیع
افراد اولیا اس حکم مین مندرج ہین خواہ مقدم ہون یا موخر اور حضرت مقدس غوث الثقلین

رضی اللہ عنہ کی تفضیل جمیع اولیاے سابقین و لاحقین و معاصرین پر من کل الوجوہ
قطعاً ثابت ہی اگر کوی شخص اعتراض کرے کہ قدمی ہذہ کو بعض اولیا نے اولیاے
اہل عصر انحضرت رضی اللہ عنہ پر محمول کیاہے۔ اگر مراد تمام اولیای ماتقدم وماتاخر و معاصر
ہوتے یہ اولیاء اہل عصر کی تخصیص کیسے کرسکتے تھے اسکی تین وجہین ہین۔ اول یہ کہ
اولیاء کے کشف مین بحسب اونکے مراتب کے ضرور فرق ہوتاہے جسقدر جس ولی کو علم
دیاگیاہے اوسیقدر بیان کرسکتاہی بعض ایسے اولیاہین جنہین سواے اون اولیا کے
جنہین دیکھاہے اوروںکے حال پر اطلاع نہوئی جسطرح بعض مشائخ نے بیان کیاہی
کہ میری آنکھون نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل کسی کو نہین دیکھا اور جسطرح حضرت شیخ
جاگرمان نے بیان کیاہی کہ جسقدر اولیا کو مین جانتاہون اُن سب اولیاسے انحضرت
رضی اللہ عنہ مقامات قطبیت وحالات ولایت مین اعلےٰ واجل ہین۔ بعض وہ اولیا
ہین جنہین اہل عصر کے حالات پر اطلاع ہوتی ہی جسطرح سے کہ بعض معاصرین نے آپکی
تفضیل اہل عصر پر بیان کی ہی۔ بعض وہ اولیاہین جو واقف بدایت ونہایت و کاشف
سر ولایت ومشارٌ الیہ بالبنیان ہین۔ ان حضرات کو شرقاً وغرباً حاضراً وغائباً
ماضیاً آتیاً صغیر وکبیر ونقیر وقطمیر پر اطلاع ہوتی ہی جسطرح نقیب الاولیا ابوالعباس
خضر علیہ السلام کے بیان سے صراحتہً ظاہر ہی۔ کہ انحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاے
سابقین ولاحقین پر من کل الوجوہ تفضیل ہی پس معلوم ہوا کہ تخصیص اس قول کی اہل عصر
کے ساتھ مین محمول اونکی کشف ناقص پر ہی نہ واقعی کہ قابل استدلال وتمسک ہو۔
یہ قول علےٰ سبیل استغراق وعموم جمیع افراد اولیا کو شامل ہی کوئی فرد ولی اس حکم سے خارج
نہین ہے خواہ مقدم ہو یا موخر۔ دوییم یہ کہ عرفاً اگر کسی شخص کی نسبت کہا جاتاہی کہ

یہ شخص افضل اہلِ زمانہ و فرید روزگار و یگانہ عصر ہے۔ اس بیان سے غرض تخصیص و حصر تفضیل اہل عصر پر نہین ہوتا۔ بلکہ غرض اس کلام سے اہل زمانہ کی تحریص ترغیب ہوتی ہے تاکہ ایسے شخص کی لزوم خدمت و اتباع کر کے سعادت و حصول فیضان کرین پس جن اولیائے کرام تفضیل کو اہل عصر پر مقید کیا ہے اونکی غرض تخصیص و حصر نہین ہے بلکہ ترغیب و تحریص سالکین اہل زمانہ مد نظر ہے۔ چنانچہ بعض اولیا نے اپنے مریدین و اصحاب سے اس امر کو صراحتہً بیان کیا ہے۔ روایات سابقہ مین مذکور ہے اور اگر تخصیص منظور ہوتی تو ضرور کسی نے نفی تفضیل ماسوای اہل عصر بیان کی ہوتی۔ حالانکہ کسی ولی نے انکار تفضیل ماسوای اہل عصر نہین کیا اور نیز اولیای فریق ثالث باوجود اپنے علو مراتب کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل اولیای ماسبق پر بحلف بیان نہ کرتے لہذا معلوم ہوا کہ یہ کلام مخصوص نہین ہے علے سبیل العموم و الاستغراق جمیع اولیای سابقین و معاصرین و لاحقین کو شامل ہے۔

سویم یہ کہ اسم تفضیل کی اضافت دو غرض سے ہوتی ہے اول یہ کہ مضاف کی تفضیل خاص مضاف الیہ پر مقصود ہو جسطرح کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم افضل مخلوقات الہی ہین اس کلام سے ذات مقدس حضور صلعم کی تفضیل مضاف الیہ پر مرکوز ہے۔ دوم یہ کہ مضاف مین صرف حصول تخصیص مد نظر ہوتی ہے اور اضافت سے مطلقاً زیادت تفضیل مراد ہوتی ہے حصر تفضیل مضاف الیہ پر نہین ہوتا جسطرح کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم افضل قریش ہین ان دونون استعمالون کے واسطے قرینہ درکار ہوتا ہے کہ کس مقام پر کونسی معنی مراد ہین اور قرینہ یہ ہے کہ قائل نے اگر نفی تفضیل ماسوائے مضاف الیہ بیان کی ہو یا کسی کے کلام سے نفی تفضیل ماسوائے مضاف الیہ ثابت ہو بلکہ تفضیل ماسوائے مضاف الیہ پر بھی ثابت ہو یا حصر سے کوئی خرابی لازم آتا ہو تو اضافت قسم ثانی سے ہے

چنانچہ اس مقام پر بھی یہی قرینہ ہے کہ کسی نے ماسوائے اہل عصر کے تفضیل پر نفی
نہیں کی اور دیگر اولیائے ماسوائے اہلِ عصر پر تفضیل کو صراحتہً بیان کیا تخصیص
حصر سے خرابی لازم آتی ہے جسطرح ابھی مذکور ہو چکا ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ قول
شریف اہل عصر پر مخصوص و محصور نہیں ہے بلکہ جمیع افراد اولیاء سابقین و لاحقین عموم قول
مین مندرج ہین۔ یہ امر بھی ظاہر ہے کہ حضرات اولیا کا ادعا بغیر کشف و دلیل نہین ہوتا۔
نہ یہ حضرات کسی امر کو بغیر معائنہ و برہان کے بیان کرتے ہین حالانکہ جن بعض اقطاب نے
آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل جمیع اولیائے متقدم و موخر پر بیان کی ہے اپنے دعوے کو
موکد بحلف شرعی کیا ہے مزید برآن معاصرین اولیائے بعد قیل و قال دراز اوسکے قول
کو ثابت و مسلم مانا پس معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیا سے متقدم و موخر
پر من کل الوجوہ تفضیل ہے۔ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ اگر یہ قول عام ہوگا تو صحابہ
کرام اور ائمہ علیہم السلام اور تابعین بھی اسمین مندرج ہونگے اور تفضیل آنحضرت رضی اللہ
عنہ کی ان حضرات پر ثابت ہوگی حالانکہ یہ عقیدہ خلاف مذہب اہل سنت و الجماعت ہے
کہ غیر صحابی کو صحابی پر تفضیل ہو اسکا یہ جواب ہے کہ بنا کلام محاورات و اصطلاح
عرف عام پر ہوتی ہے۔ استعمال عرف عام مین اگر لفظ ولی بولا جاتا ہے تو اوس سے غرض صحابہ
اور ائمہ اور تابعین نہین ہوتی حالانکہ یہ حضرات اعلے و اجل باب ولایت مین ہین۔
اسی طرح انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بھی مراد نہین ہوتی حالانکہ وہ صحابہ سے بھی اعلے
اور افضل ہین پس اس کلام کے عموم مین یہ حضرات داخل ہی نہین ہین تاکہ مخالف اس
قول کو عام مخصوص البعض جانکر جسکی خصوصیت چاہیئے اوسکو مخصوص کرلے اور اگر بموجب
قول مخالف کے یہ قول مخصوص بھی ہو تو خصوصیت اولیا ماتقدم و ما تاخر کسطرح ثابت ہوتی ہے

اولیاء معاصر غیر مریدین بھی کیون مخصوص ہنون اسکے واسطے دلیل درکار ہی ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم ہے اگر کوئی شخص یہ جواب دے کہ بعض اولیاے عصر نے اہل عصر پر اس قول کو مخصوص کیا ہی مرجح پایا گیا یہ بھی غلط ہی اسواسطے کہ بعض اولیا نے صرف حاضرین و بعضوں نے جمیع ماتقدم و ماتاخر و معاصر کو مراد لیا ہے ۔ ایک فریق کے کلام پر اس قول کو محمول کرنا باقی کو ترک کرنا ترجیح بلا مرجح ہے اور یہ محال ہے پس معلوم ہوا کہ تخصیص اہل عصر محال عقلی ہی ۔ یہ قول علی سبیل الاستغراق و العموم ہر فرد ولی کو شامل ہے و فرضنا اگر موجب قول مخالف کے یہ قول اہل عصر پر مخصوص ہو تو آنحضرت رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیا مین کیا فرق رہے گا اور اس قول کے ارشاد پر محکوم ہونے کی کوئی غرض ہنو گی بلکہ فضول اور بے قاعدہ ہوگا اسواسطے کہ ہر وقت مین ایسا ولی ضرور ہوتا ہے جو جمیع اولیاے معاصرین سے افضل و اعلے اور سب کا حاکم ہو پس اُن اولیا نے کیون اسطرح سے کلام ہنین کیا اور نہ او ہنین حکم ہوا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے کسواسطے قدمی ہذہ ارشاد فرمایا اور آپ اس ارشاد پر محکوم ہوئے پس بداہتہ عقل دال ہی کہ کوئی امر فضیلت آنحضرت رضی اللہ عنہ مین ایسا تھا جو دیگر اولیا مین نہ تھا اور اسی وجہ سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تفضل کا موجب ہو اور نہ العیاذ باللہ حکم جناب الٰہی کلام فضول و بے قاعدہ کے واسطے ہوتا لہذا قطعاً عقل صائب شاہد ہے کہ یہ قول عام ہی کسی فرد ولی ماتقدم و ماتاخر کی خصوصیت ہنین ہو سکتی ۔

روایات سابقہ سے منکشف ہوتا ہے کہ جسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ہذہ ارشاد فرمایا ہے اوسوقت جمیع اولیاے معاصرین باجسادہ حاضر تھے اور اولیاے ماتقدم و ماتاخر کی ارواح حاضر تھی اور یہ امر ثابت ہو چکا ہی کہ جمیع حاضرین و غائبین نے اپنی گردنین جھکا دین قدم کو تسلیم کیا ہے پس اولیاے ماتقدم و ماتاخر اس عموم سے

کسطرح خارج ہوسکتے ہین اسواسطے کہ وہ بھی حاضر تھے اگر اولیار ماتقدم وماتاخر
اس حکم کے محکوم ہوتے توکیون اس مجلس مین حاضر ہوتے اورکسی طرح ممکن نہین ہوسکتا
کہ حکم الہی کی تعمیل اولیار معاصرین کرین اور ماتقدم وماتاخر نہ کرین اور ممانعت تعمیل
حکم ثابت نہین لہذا معلوم ہوا کہ یہ قول عام ہی اور کوئی وجہ عدم عموم کی پائی نہین جاتی پس
عدم عموم محال ہے حضرت مقدس باز اشہب نے جو یہ قول بحکم الہی ارشاد فرمایا ہے
اس قول کے ارشاد کی علت تامہ صرف اظہار فضیلت کاملہ و تصرف وحکومت تامہ ہے
جب انحضرت رضی اللہ نے اولیای سابقین کے حالات مین بعد اونکی وفات کے تصرف
فرمایا ہے جسطرح حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ اور شیخ حماد وباس کے حال مین
تصرف فرمایا کماسبق پس محال عقلی ہی کہ علت تامہ کا وجود پایا جائے اور معلول نہو یعنی
تصرف وحکومت انحضرت رضی اللہ عنہ اولیای سابقین کی نسبت پائی جائے اور قدم
مبارک اونکے رقاب پر نہو۔ یہ امر مسلم ہے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ نے بحکم الہی قدمی ہذہ
ارشاد فرمایا ہی پس جس طرح اور جن الفاظ سے حکم ہوا اوسی طرح ارشاد ہوا اگر عموم الفاظ
سے ارشاد کا حکم ہوتا عموم الفاظ سے ارشاد ہوتا پس معلوم ہوا کہ تخصیص وحصر قول
اولیاسے معاصرین برخلاف حکم الہی ہے۔ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ اگر حکم
الہی اسی طور سے تھا کہ جمیع افراد اولیار سابق ولاحق کو شامل ہو اور عدم عموم مراد نہو
تو ایسے الفاظ تاکیدی سے کیون نفرمایا کہ جانب مخالف کا احتمال ساقط ہوجاتا
اسکا یہ جواب ہی کہ تاکید اوس مقام پر ہوتی ہے جہان کوئی منکر ہو اور تاکید بغیر
انکار خلاف بلاغت ہی۔ چونکہ اوسوقت کوئی منکر نہ تھا نہ ادن اولیا نے کسی وقت
انکار کیا اسواسطے تاکید نہین کی گئی اور علے سبیل الفرض والتسلیم اگر الفاظ تاکیدی سے

اسطورسے ارشاد ہوتا کہ عدم عموم محال ہوجاتا توجسطرح سے کہ منکر ان قول کے عموم کا
انکار کرتا ہے اُس تاکیدی کا بھی انکار کرسکتا۔ اسواسطے کہ دونون قول انحضرت
رضی اللہ عنہ ہی کے ہوتے اور اسی طرح تاکید ارشاد فرمانے مین ایک راز ہے یعنی یہ
کہ امام حضرت مقدس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے امتحان اولیا منظور تھا تاکہ منکر کی ولایت
وحالات مسلوب ہون اور متبع کے مراتب کا ازدیاد ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسنے انکار
کیا اوسکی ولایت مسلوب ہوئی اور جسنے اتباع کیا اوس کے مراتب مین زیادتی ہوئی
جسطرح سے روایات سابقہ سے ظاہر ہوتا ہی مخالف کو یہ امر مسلم ہے کہ انحضرت رضی اللہ
عنہ کا قدم مبارک جمیع اولیاے معاصرین کے رقاب پر پڑا اور آپکی حکومت وتفضیل اولیاے
معاصرین پر ثابت ہی۔ اس اقرار کو لازم ہی کہ انحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاے تاآخر
پر بھی حکومت تفضیل ہے اور قدم رقاب پر ہی اسواسطے کہ ہر شیخ کو اپنے مرید پر تفضیل اور
حکومت ہوتی ہے جبکہ انحضرت رضی اللہ عنہ کی حکومت وتفضیل شیوخ معاصر پر ہوئی اور
قدم مبارک گردنون پر ہوا۔ اور ان شیوخ کی تفضیل وحکومت اپنے مریدین پر ہوئی۔
پس انحضرت رضی اللہ عنہ کی حکومت وتفضیل مریدین وشیوخ تاآخر پر بطریق اولے
ہوئی۔ قدم گردن پر ہوا اسی طرح روز قیامت تک ہر ولی کی نسبت یہی حکم ثابت ہوتا
رہیگا اسواسطے کہ افضل سے افضل و حاکم پر حاکم افضل و حاکم ہوتا ہے بلکہ بمراتب
تعدد شیوخ انحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل و حکومت اولیاء متاخرین پر ثابت
ہوئی۔ یہ دلیل قطعًا مثبت ہی کہ اولیاء تاآخر عموم قدمی ہذہ مین داخل ہین کسی طرح خارج
نہین ہوسکتی حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ الشریف نے بعض مصنفات
مین تصریح کی ہے کہ جو ولایت ومحبوبیت کہ رسول اکرم صلعم کو تھی وہی ولایت ومحبوبیت

حضرت مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے عنایت ہوئی۔ کوئی فرد ولی اولیائے سابق و ما لحق سے آپکا مماثل نہیں ہی انتہی محصلہ۔ اس کلام سے صاف ظاہر کہ ہر فرد ولی پر آنحضرت رضی اللہ عنہ کو تفضیل ہے خواہ مقدم ہوں یا موخر اسواسطے کہ اولیا کی ولایت وہ ولایت ہی جو اور انبیا علیہم السلام کی ولایت ہے اور حضرت مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولایت و محبوبیت رسول اکرم صلعم ولایت و محبوبیت ہے جسطرح رسول اللہ صلعم کی ولایت و محبوبیت کو اور انبیا علیہم السلام کی ولایت پر تفضیل ہے اسی طرح آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولایت و محبوبیت کو اور اولیا کی ولایت اور محبوبیت پر تفضیل ہے اس تصریح کی جمیع اکابر اقطاب و ابدال مقر ہیں لیکن دوسرے طورسے بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے سوائے ذات مبارک رسول اللہ صلعم کے باب ولایت میں مجھ پر کسی کا احسان نہیں ہے اور مجھے بذات خود رسول اللہ صلعم نے تربیت فرمایا ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حالت شیرخوارگی میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی گود میں ہوں بوقت گرسنگی حضرت ام المومنین نے اپنی پستان مبارک سے مجھے شیر پلایا جب میں سیر نہوا تو دوسری پستان سے شیر پلایا پھر میں سیر ہو گیا۔ اسوقت رسول اکرم صلعم بھی وہان تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ میرا فرزند صادق ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے میرے مونہ میں آب دہن مبارک اپنا ڈالا ہے بس ناظرین ملاحظہ و غور فرمائیں کہ یہ امور ان کسی فرد ولی ماتقدم و ماتاخر کے واسطے نہیں ہوئی

اور جس ذات ملکوتی صفات کا مادّہ ولایت ایسی نعمات عدیم النظیر ہوں اُس
ذات سے کون ہمسری کر سکتا ہے اور وہ ذات ستودہ صفات بجامع الکمالات کیطرح
جمیع اولیاے سے افضل و اکمل نہو سکے لہذا بداہت عقل بغیر اشتباہ بے شک حاکم ہے کہ
آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء ماسبق و مالحق پر من کل الوجوہ تفضیل ہے۔
بعض حضرات صوفیہ صافیہ قدس اللہ اسرارہم نے تصریح کی ہے کہ حضرت مقدس
باز اشہب رضی اللہ عنہ باب ولایت میں عقد عالم میں یعنی بغیر توسط آنحضرت رضی اللہ عنہ
کوئی فرد ولی درجہ ولایت کو نہیں پہونچ سکتا۔ بعض صوفیہ صافیہ نے تصریح کی ہے
کہ آخر دائرہ ولایت جسکے مافوق دائرہ نبوت ہے وہ دائرہ ولایت آنحضرت رضی اللہ عنہ
کا مقام ہے کوئی ولی ما تقدم و ما تاخر اس مقام میں آپکا شریک نہیں ہے جسقدر اولیا ہیں
اون سبکے مقامات آپکے مقام کے تحت میں یہ تصریحات ظاہرا ثابت کرتے ہیں کہ
آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اولیاے اولین و آخرین سب پر من کل الوجوہ تفضیل ہے
حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ نے بعض مکتوبات میں بیان
کیا ہے کہ قطبیت بالاصالۃ بعد ائمہ اہل بیت مشہورین کے کسی ولی کو نہیں ملی اگر
کوئی ولی قطب ہوا ہے تو بطور نیابت اِن ائمہ کے ہوا جسوقت کہ حضرت باز اشہب
ظاہر ہوے آپکو بھی بطریق اصالت قطبیت ملی جسطرح اور ائمہ کو ملی۔ آپکے بعد بھی
کوئی ولی بالاصالۃ قطب نہیں ہوا اگر ہوا بھی ہے تو بطور نیابت تا اینکہ حضرت
صاحب الامر محمد مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے ان کے بعد یہ قطبیت آپکے تفویض
ہو جائیگی چونکہ حضرت باز اشہب قطب بالاصالۃ ہیں اسیوجہ سے ارشاد فرمایا ہے

افلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی فلک العلی لا تغرب

ملا حسین علی قاری نے نزہۃ الخاطر الفاتر مین تصریح کی ہے کہ جسوقت حضرت سبط اکبر امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام نے خلافت ترک فرمائی - اللہ جل سبحانہ نے بعوض اس خلافت کے حضرت مقدس امام علیہ السلام کو قطبیت عظمے مرحمت فرمائی اور آپکی اولاد امجاد مین حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ کو قطبیت وسطی عطا فرمائی اور خاتمۃ الاقطاب حضرت مقدس صاحب الامر والزمان محمد مہدی علیہ وعلی آبایہ السلام کو مقرر فرمایا - انتہی - یہ تصریحات اجلہ اولیا و علما کی مثبت ہین کہ آن حضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیا ماسبق و ما لحق پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور کوئی ولی ماتقدم و ماتاخر ان مراتب اعلے کو نہین پہونچا پس کسطرح ہو سکتا ہے کہ جو اولیا ان مراتب کو نہین پہونچے وہ آپ سے مفضول نہون بعض حضرات صوفیہ صافیہ قدس اللہ اسرارہم نے تصریح کی ہے کہ کارخانہ ولایت کا فیضان جناب باری جل و علے سے اولا ایک شخص پر نازل ہوتا ہے اور وہ شخص حسب قسمت ہر صاحب قسمت کے تقسیم فرماتا ہے - جس شخص کو یہ منصب اعلے عطا ہوتا ہے اوسے امام اور قطب الاقطاب ارشادی بالاصالہ کہتے ہین - یہ منصب بزرگ قبل ظہور حضرت ابو البشر علیہ السلام سے روح مبارک حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب علیہ السلام سے متعلق تھا جسقدر کہ امم سالفہ مین اولیا ہوئے بتوسط روح مبارک حضرت امیر المومنین علیہ السلام درجہ ولایت کو پہونچے روح مبارک تقسیم فیضان ولایت فرماتی رہے جسوقت کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو وجود عنصری مرحمت ہوا حضرت مقدس جناب مرتضوی علیہ السلام اس وجود عنصری سے اس منصب بزرگ کے فرض منصبی کو ادا فرماتے رہے جمیع اولیا ابدال اوتاد نقیب و نجیب اقطاب اس

امت مرحومہ کے آپکے توسط سے درجہ ولایت کو پہونچے اور آپکے محتاج رہے
جسوقت کہ حضرت مقدس جناب مرتضوی علیہ السلام نے اس جہان فانی سے
عالم جاودانی کو رحلت فرمائی یہ منصب بزرگ حضرت سبط اکبر امام حسن مجتبی علیہ السلام
سے متعلق ہوا۔ حضرت مقدس امام علیہ السلام مثل حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے
تقسیم فیضان ولایت فرماتے رہے جسطرح جمیع اولیا بغیر توسط حضرت امیر المومنین علیہ السلام
کے درجہ ولایت کو نہیں پہونچے اور آپکے محتاج رہے اسی طور سے حضرت سبط اکبر
علیہ السلام بھی حالت حیات میں تصرف و تقسیم فیضان ولایت فرماتے رہے جسوقت
کہ آپنے بھی شہادت پائی بعد آپکے حضرت امام حسین علیہ السلام سے یہ منصب بزرگ
متعلق ہوا اور بعینہ اوسی طور سے آپ بھی اس منصب بزرگ کے فرض منصبی کو ادا فرماتے
رہے۔ بعد آپکی شہادت کے یکے بعد دیگرے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
سے یہ منصب عالی متعلق ہوا اور آپ بھی تا حیات مثل اپنے آبائے کرام کے اس منصب
بزرگ کے فرائض منصبی ادا فرماتے رہے۔ جسوقت کہ آپنے اس عالم فانی کو بدرود
فرمایا۔ یہ منصب عالی آپکی روح مبارک سے متعلق رہا جسوقت کہ حضرت سید الشرفا
السید الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی علیہ السلام پیدا ہوئے یہ منصب بزرگ حضرت
مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے متعلق رہا۔ جسقدر اولیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے زمانہ مبارک میں ہوئے بتوسط آپکے درجہ ولایت کو پہونچے اور آپکے محتاج
رہے جسوقت کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بھی اس عالم سے ارتحال فرمایا یہ منصب
بزرگ آپکی روح مبارک سے متعلق رہا جب تک کہ حضرت اشرف الامم والزمان
محمد مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے آپکی روح مبارک سے متعلق رہے گا لیکہ پیدائش

حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے یہ منصب عالی آپ سے متعلق ہوگا اور انقراض
عالم تک آپکے تفویض رہے گا چونکہ حضرت مقدس باز اشہب علیہ السلام امام ہیں
اسیواسطے ارشاد فرمایا ہے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا

افلت شموس الاولین و شمسنا ابدا علی فلک العلی لا تغرب

یعنی غروب ہوگئے آفتاب اولیا اولین کے اور ہم ائمہ کا آفتاب قیامت تک فلک
اعلے پر درخشندہ رہیگا غروب نہوگا انتہی۔ یہ کشف صریح اولیا ء مشار الیہ کا
ظاہرا دال ہے کہ انحضرت رضی اللہ عنہ جمیع اولیاکے امام و محتاج الیہ ہیں اور جمیع
اولیا انحضرت رضی اللہ عنہ کے ماموم و محتاج ہیں امام و محتاج الیہ کو دائما ماموم و
محتاج پر تفضیل ہے۔ مساوات باہم کر محال ہے۔ یہ کشف صریح حضرت اولیا صرف
کشف ہی نہیں ہے بلکہ یہ دعوے آیت و حدیث سے بھی ثابت ہے۔ انحضرت رضی اللہ عنہ
نے ہر ولی سے عہد لیا ہے کہ میرے زمانہ میں بغیر میرے حکم کے کسی قسم کا تصرف
کسی کے حال میں نکرے اور انحضرت رضی اللہ عنہ کا زمانہ حضرت اشرف الامر والزمان
کی پیدائش تک ہی بس معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں جسقدر تصرف ہے وہ آپکا ہے
اگر کسی نے باجازت تصرف بھی کیا وہ بھی آپ ہی کا تصرف ہے یہ دلیل صاف اس امر کو
ظاہر کرتی ہے کہ حضرت اشرف الامر والزمان کی پیدائش تک انحضرت رضی اللہ عنہ
کی طرف جمیع اولیا محتاج ہیں۔ مخالف کا یہ دعوے کہ متاخرین اولیا پر فضیلت
نہیں ہے نہ زیر قدم درج ہیں لغو و باطل ہوگیا حضرت عالم علامہ نجم بیت آل رسول و
شمس مشرق علم معقول و منقول قامع مبتدعین و واقع مبطلین قطب الاقطاب غوث الثقلین
والشاب سیدی سندی حضرت مرشدی و مولائی قبلۃ الباطن ظلہ اللہ المنان ابوالظفر

ظہیر الدین سیدنا و مولانا و مرشدنا سید عبدالرحمن آفندی المحض قادری الحسنی الحسینی
مد ظلہ العالی نے کتاب فتح المبین میں تصریح فرمائی ہے کہ جو شخص حضرت امیر المومنین
علی ابن طالب علیہ السلام سے حالت حیات و بعد حیات بغض رکھتا ہو منافقین
میں معدود ہے اسی طرح حضرت باز اشہب رضی اللہ عنہ سے بھی بغض رکھنے والا
منافقین و اہل شقاق سے ہے۔ اللہ جل و علےٰ نے حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ
کو اپنے جد امجد علی ابن طالب علیہ السلام سے مساوات حسنہ مرحمت فرمائی ہے اور نیز
علامہ انوری شیخ الوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں آیۃ انما یرید اللہ لیذہب
عنکم کی تفسیر میں بعد کلام طویل کے تصریح کی ہے کہ سوائے ائمہ اہل بیت کے کسی فرد
ولی کو قطبیت نہیں ملی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بواسطہ اپنے جد امجد رسول اللہ صلعم
کی قطبیت کاملہ تامہ ملی ہے حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ اجلہ اہل بیت
رسول اکرم صلعم سے ہیں۔ والد ماجد کی جانب سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی
انتہی ملخصاً۔ یہ تصریحات ظاہراً دلالت کرتی ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اہل بیت
نبوی صلعم سے ہیں جسطرح کہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب و حضرت امامین
و دیگر ائمہ علیہم السلام اہل بیت سے ہیں بعض اہل سنت والجماعۃ مثل حضرت محدثین کے
اس امر کے قائل ہیں کہ حضرت اہل بیت نبوی صلعم کو شیخین پر بھی تفضیل ہے تو اولیاء
امت کو کسطرح اہل بیت سے مماثلت ہو سکتی ہے لہذا قطعاً یہ امر ثابت ہوا کہ جمیع افراد
اولیاء سابق و لاحق سے آنحضرت رضی اللہ عنہ افضل و اعلےٰ ہیں روایات سابقہ سے
بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں ارواح مبارکہ جمیع انبیا علیہم السلام
آتی ہیں اور روح پر فتوح رسول اکرم صلعم و صحابہ کرام بھی بارہا تشریف فرما ہوتے ہیں

کسی ولی ماتقدم وما تاخر کی مجلس مین ایسا امر نہین ہوا بالجملہ ان وجوہات مذکورہ سے
ثابت ہی کہ جمیع اولیاء سابقین ولاحقین پر آپکو من کل الوجوہ تفضیل ہے آنحضرت
رضی اللہ عنہ ملائکہ اور ثقلین کے شیخ و غوث ہین کوئی فرد ولی ماتقدم و ما تاخر سے
غوث الثقلین نہین ہی۔ چونکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ وارث کتاب اللہ و نائب رسول اللہ
صلعم ہین اور حضور سرور کونین صلعم رسول الثقلین ہین اسواسطے حضرت مقدس مانتہی
رضی اللہ عنہ غوث الثقلین ہوے تاکہ نائب قدم بقدم منیب کے ہو اور اولیاء اللہ کو یہ
مرتبہ حاصل نہین ہوا خواہ متقدم ہون یا موخر آنحضرت رضی اللہ عنہ کو دیگر اولیاء پر اسطرح
تفضیل و علو ہے جسطرح آسمان کو زمین پر اسواسطے کہ خود آنحضرت رضی اللہ عنہ
نے ارشاد فرمایا ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولایت پر اجماع اہل سنت والجماعت ہی
اور اولیا کی ولایت پر اجماع نہین ہی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولایت کا منکر فاسق و
مبتدع ہے بخلاف دیگر اولیاء اللہ کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات حد تواتر کو
پہونچی ہین بخلاف کرامات دیگر اولیاء اللہ کے جسقدر کہ گروہ مذاہب باطلہ نے
آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر توبہ کی ایمان لائے دیگر اولیاء کی بابت
یہ امر نہین ہی جسقدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس سے شیوع اسلام ہوا دیگر
اولیاء سے اسقدر شیوع اسلام نہین ہوا۔ جسقدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے
علم طریقت و حقیقت شریعت کا فیضان ہوا اور اولیاء اللہ سے ایسا نہین ہوا جسقدر
کہ اقطاب و علما آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شاگردی سے مشرف ہوئے اور اولیاء اللہ کے
تلمذ سے اسقدر مشرف نہین ہوئے۔ جسقدر کہ کلام و فتوی نے آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی شہرت پکڑی اور اولیاء اللہ نے نہ اسقدر کلام کیا نہ فتوی دیا نہ ایسی شہرت ہوئی

جسقدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اقوال و کلمات طیبات اہل شریعت و حقیقت
و طریقت کے نزدیک مستند و معتبر ہیں کسی فرد اولیا اللہ کا کلام ایسا معتبر و مستند
نہیں ہوا جسقدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا احترام و تعظیم و اتباع ملائکہ و اقطاب و ابدال
و علما و مخلوق الٰہی نے کیا اور کرتے ہیں اور کرینگے کسی فرد ولی کے واسطے یہ امر ہوا
نہ ہے نہ ہوگا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام کے شریف پر اہل طریقت و حقیقت
و شریعت نے اعتراض و خدشہ نہیں کیا بخلاف اور اولیا اللہ کے آنحضرت رضی اللہ عنہ
جسقدر انجام حوائج میں واسطہ کئے جاتے ہیں اور اولیا اللہ کی نسبت یہ امر نہوا نہ ہے
اور نہوگا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اسماء مبارک ہر سلسلہ کے شیخ کے پاس بطور
وظیفہ مختلف ترکیبوں سے ورد میں ہیں بخلاف دیگر اولیا اللہ کے جسقدر فاتحہ وغیرہ
آنحضرت رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوتے ہیں اور اولیا اللہ کے واسطے نہیں ہوتے
از قاف تا قاف کوئی مقام ایسا نہیں ہے جہاں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی طرف التجا نہوتی
ہو بخلاف دیگر اولیا اللہ کے کہ اُن اولیا کو سوائے اُس اقلیم کے باشندوں کے دوسری
اقلیم کے باشندے جانتے ہی نہیں۔ یہ امر بھی اُن اولیا کے واسطے ہے جو نہایت
خبر میں ہیں جمیع کے واسطے یہ بھی نہیں ہے جسقدر کتب قصائد و اشعار منقبت آنحضرت
رضی اللہ عنہ کی شان میں تصنیف ہوئے اور اولیاء اللہ کے واسطے یہ امر نہیں ہوا
جسقدر زہد و اتقا و ورع و اتباع شریعت و حقیقت و طریقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی
نسبت کتب معتبرہ سے ثابت ہے کسی فرد ولی کی نسبت یہ امر ثابت نہیں ہے پس یہ
امور مذکورہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل کوئی فرد ولی نہوا
نہ ہے۔ اور یقین ہے کہ آیندہ بھی نہوگا اور یہی وجہ تفضیل میں ہے لہذا معلوم ہوا کہ

آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاے ماتقدم و معاصر و ماتاخر پر من کل الوجوہ تفضیل ہے
اور انکی تفضیل کا منکر مبتدع و فاسق ہے اللہ جل سلطانہ کلام شریف مین فرماتا ہے
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بہت مکرم تمھارا اللہ جل سبحانہ کے نزدیک زائد
متقی تمھارا ہے اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ من سرہ ان یکون اکرم الناس
فلیتق اللہ یعنی خوش ہو جو شخص اس امر سے کہ مین زیادہ ہون سب انسانون
سے پس چاہیے کہ اللہ سے ڈرے۔ یہ دونون نصوص قطعی دال ہین کہ جو شخص
زیادہ متقی ہے وہ سب سے افضل اور مکرم ہے۔ جسقدر کہ کتب معتبرہ مین آنحضرت
رضی اللہ عنہ کے حالات اور دیگر اولیا کے حالات دیکھے گئے ثابت ہوا ہے کہ کسی
فرد ولی نے ماتقدم و ماتاخر سے اسقدر اتقا اور اتباع احکام شرعیہ نہین کیا
جسقدر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے کیا بلکہ کسی کے حالات اسقدر زہد و اتقا اور اتباع
شرعیہ کے نہین دیکھے گئے پس خطا بر اسبب ان نصوص کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل
ثابت ہوتی ہے اور آپ اس نص کے مصداق ومحمل ہین پس ان نصوص قطعیہ سے
ثابت ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیا ماتقدم و معاصر و ماتاخر پر من کل الوجوہ
تفضیل ہے۔ جامع مناقب ناظرین باانصاف سے ملتمس ہے کہ حضرت مقدس باذہب
رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک سے جسقدر اولیا اسوقت تک ہوئے ہین کسی کے کلام سے
آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل کا انکار اولیاے سابق و لاحق پر ثابت نہین ہوا
مگر فی زماننا اکثر شیوخ سلسلہ مجددیہ اس امر کے قائل ہین اور اس دعوے پر
دلیل حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مکتوب کو
بیان کرتے ہین اور بعض شیوخ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ بھی اونکے ہمداستان ہوکر

رعی ہین کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اللطیف اور حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ الشریف آنحضرت رضی اللہ عنہ سے باعتبار فنا اور ولایت مین مساوی ہین اور تحت قدم مندرج نہین ہین اور حضرت محبوب الٰہی خصوصًا مقام محبوبیت مین افضل ہین۔ اولًا وہ مکتوب حضرت مجدد مختصرًا حسب دعوی مخالف مذکور ہوتا ہے۔ بعد ازان اوسکے جوابات تحریر ہونگے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے مکتوب صد و بست و یکم جلد ثانی مین تحریر کیا ہے کہ از سکر است کہ از مباہات خود کردہ شود از سکرست کہ مزیت خود بر دیگرے اظہار کردہ آید اگر صحو خالص بود افشای اسرار کفر بود خود را از دیگرے بہتر دانستن شرک باشد صاحب عوارف قدس سرہ کہ قول قدمی ہذہ الخ را کہ از شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ صادر شدہ بر بقیۂ غلبۂ سکر محمول داشتہ است مرادش قصور این قائل نیست کما توہم کہ آن مین محدث اوست بلکہ بیان واقع نمودہ است یعنی صدور این قسم سخنان کہ مبنی بر مباہات و افتخار ہست بے شبہ سکر کائن نیست انتہی۔ مکتوب جلد اول مین تحریر ہے۔ باید دانست کہ این حکم مخصوص باولیاے آنوقت است اولیا ماتقدم و ماتاخر ازین حکم خارج اند انتہی۔ اور بعض مکتوبات مین یہ تحریر ہے کہ جمعے از مریدان شیخ عبد القادر قدس سرہٗ در حق شیخ غلو بسیارے نمایند در رنگ محبان مفرط امیر علیہ السلام انتہی۔ یہ کلام چند وجوہ سے غلط ہے اول یہ کہ حضرت مجدد کے سوا کسی اولیا کے کلام سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا اہل سکر سے ہونا ثابت ہے۔ دویم یہ کہ حالت سکر بسبب ملاحظہ جلال ذات طاری ہوتی ہے جس مرتبہ ذات مین سالک کو سکر عارض ہوتا ہے اوسی مرتبہ ذات کے مناسب الفاظ بھی صادر ہوتے ہین جیسے سبحانی ما اعظم شانی ولیس فی الدار من

غیری ولیس فی جبتی سوی اللہ وانا الحق بخلاف قدمی ہذہ کے۔ سویم یہ کہ قول
سکریہ کا حکم دوسرے شخص پر جاری نہین ہوسکتا بخلاف قدمی ہذہ کے۔
چہارم یہ کہ کسی نے اولیاے کرام سے قدمی ہذہ کو کلمات سکر مین معدود نہین کیا۔
پنجم یہ کہ کلمات سکر بحکم الٰہی سالک سے صادر نہین ہوتے بخلاف قدمی ہذہ کے۔
ششم یہ کہ اگر کوئی شخص کلمہ سکر کا انکار کرے منکر پر کوئی قباحت من حسب الطریقت
لازم نہین ہوتی بخلاف قدمی ہذہ کی کہ منکرین کے احوال مسلوب ہوے۔ ہفتم یہ کہ جماہیر
اولیا نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو قدوۂ ارباب صحو و تمکین مین تسلیم کیا ہے۔ ہشتم یہ کہ بعض
کلمات حضرت مجدد رحمہ کے اس قول کے مخالف پاے جاتے ہین۔ نہم یہ کہ جو تعریف
سکر کی ہے اور جو حالت اہل سکر کی ہوتی ہے وہ تعریف آنحضرت رضی اللہ عنہ پر صادق
نہین ہوتی اور نہ وقت صدور قدمی ہذہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی حالت حالت سکر تھی
پس لازم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اہل سکر سے نہین ہین بلکہ قدوۂ ارباب صحو و تمکین سے
ہین۔ باقی یہ امر کہ حالت صحو مین اپنے مباہات کرنے اور دوسرے پر تفضیل و مرتبہ
اپنی بیان کرنی کفر و شرک ہے یہ بھی غلط ہے۔ اول یہ کہ ممانعت تفاخر و مباہات آیت
و حدیث و فقہ سے ثابت نہین۔ دویم یہ کہ حالت صحو مین اجلۂ اصحاب کرام سے تفاخر
و مباہات کرنی ثابت ہے۔ خصوصًا حضرت مقدس مرتضوی علیہ السلام نے اکثر تفاخر
و مباہات حالت صحو مین فرمائی ہے۔ سیوم یہ کہ اگر حسب تصریح حضرت مجدد رحمہ کے مباہات
و تفاخر کفر و شرک ہو العیاذ باللہ ان حضرات کی نسبت یہ حکم ہو جائیگا۔ پنجم یہ کہ علی
سبیل التسلیم اگر حالت صحو مین تفاخر و مباہات کفر و شرک ہو تو اس شخص کے واسطے کہ جو تفاخر
و مباہات کرنیکا محکوم نہو اور جو شخص کہ محکوم ہو وہ اگر خلاف حکم کرے تو عاصی ہو

چنانچہ قدمی ہذہ اور جسقدر کلمات طیبات حضرت مقدس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے
اس طور کے ہین وہ کلمات بحکم الٰہی صادر ہوئے ہین - ہمکا سبق ششم یہ کہ حضرت
محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ نے زبدۃ الاسرار مین تصریح کی ہے کہ قدمی
ہذہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اسطرح ارشاد فرمایا ہے جسطرح رسول اکرم صلعم نے
بسبب واما بنعمۃ ربک فحدث کے انا سید ولد آدم وآدم ومن دونہ تحت
لواے آدم افتخر لی ولا فخر لی ارشاد فرمایا ہے جامع مناقب عرض کرتا ہے کہ حضرت
محدث کا یہ قول کنایۃً دال ہے کہ قدمی ہذہ کے ارشاد سے انحضرت رضی اللہ عنہ کا
فخر نہین ہے بلکہ دیگر اولیا کے واسطے فخر ہوا اسواسطے کہ جب یہ کلام مثل ارشاد رسول
اکرم صلعم کے ہوا اور حضور مقدس نبوی صلعم کے واسطے افتخار آدم علیہ السلام فخر
نہین ہے اسطرح حضرت مقدس باز اشہب کیواسطے قدمی ہذہ فخر نہین ہے -
ہفتم یہ کہ اکثر مقامات پر حضرت مجدد رحمہ نے خود بھی تفاخر ومباہات سکے ہین - اور یہ بھی
کہا ہے کہ حاشا یہ کلام سکر نہین ہے صحو خالص ہے پس معلوم ہوا کہ حالت صحو مین تفاخر
ومباہات کرنی اور اپنی مزیت دوسرے پر ثابت کرنی شرک وکفر نہین ہے دوسرے
مکتوب مین حضرت مجدد رحمہ تصریح کرتے ہین کہ یہ حکم اولیاے وقت پر مخصوص ہے
ماتقدم وماتاخر اس حکم سے خارج ہین - یہ بھی غلط ہے - اسکی تغلیط دلایل مذکورہ
سابقہ سے بخوبی ثابت ہوگی اعادہ کی ضرورت نہین اور یہ جو حضرت مجدد رحمہ نے
تصریح کی ہے مثل حضرت امیر علیہ السلام کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مرید انحضرت
رضی اللہ عنہ کے بارے مین غلو کرتے ہین یہ تمثیل صحیح و درست ہے اسواسطے کہ اللہ
جل سبحانہ نے حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ کو اپنے جد امجد حضرت امیر المومنین

علیہ السلام کے ساتھ مساوات حسنہ عطا فرمائی ہے۔ واللہ در القائل ؎

نشان شان ہجویری بیان سرکشوی ✤ ✤ بسیرت مثل پیغمبر بصورت مرتضی ثانی

کسی مریدِ سلسلہ عالیہ قادریہ نے انحضرت رضی اللہ عنہ کے بارہ مین غلو نہین کیا بلکہ جو کچھ بیان کیا ہے وہ ذرہ از ریگ بیابانی و قطرہ از دریاسے بے پایانی کیطرح کہ حضرت امیر المومنین جسطرح مظلوم ہوئے اور آپکے مناقب مفاخر سے چشم پوشی کی گئی مناقب و محامد مخفی کی گئی۔ اسی طرح سے انحضرت رضی اللہ عنہ کی نسبت ان حضرات منکرین کا حال ہے حضرت مجدد رحمہ نے اس دعوے کو صاحب عوارف کے قول سے مستند کیا ہے یہ امر بھی غلط ہے۔ اول یہ کہ صاحب عوارف اور اُنکے شیخ نے بوقت ارشاد قدمی ہذہ اس خشوع و خضوع سے اس حکم کو تسلیم کیا ہے جسکی حد نہین ہے۔ اگر یہ قول حالت سکر کا ہوتا اسطرح کیون تسلیم کرتے۔ دویم یہ کہ جسقدر کہ صاحب عوارف نے انحضرت رضی اللہ عنہ کے حالات بیان کئے ہین کہین یہ نہین کہا کہ آپ اہل سکر مین ہین اور اُن حالات سے آپکا اہل سکر مین ہونا ثابت ہوتا ہے۔ سویم یہ کہ صاحب عوارف نے جس مقام پر قدمی ہذہ کو تحریر کیا ہے اُس مقام پر صدمین کا حال بیان کیا ہے اور قدمی ہذہ جو انحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے آپ کی حالت ابتدائی کا کلام نہین ہے۔ چہارم یہ کہ صاحب عوارف نے انحضرت رضی اللہ عنہ کا ذکر نہین کیا نہ صراحۃً نہ کنایۃً پھر کسطرح انحضرت رضی اللہ عنہ اہل سکر مین معدود ہو سکتے ہین۔ پنجم یہ کہ لو فرضنا اگر صاحب عوارف نے آپ ہی کا قول مراد لیا ہے تو بمقابلہ جمیع اولیا کے تصریح کے صرف صاحب عوارف کا قول مخالف کسطرح تسلیم کیا جاوے گا۔ ششم یہ کہ جس قول کی نسبت صاحب عوارف نے

تصریح کی ہے وہ قول شیخ گرگانی کا ہے کہ ابتداحال مین اونسے صادر ہوا اور کسی ولی نے اوسے قبول نہین کیا چنانچہ شروح عوارف سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے پس معلوم ہوا کہ صاحب عوارف نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قول مراد نہین لیا ہے۔ ہفتم یہ کہ حضرت مجدد رحمہ کے اُن کلمات مین جو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بارہ مین تحریر کئے ہین اضطراب تخالف ہے بعض کلمات سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیا اولین و آخرین کی رقاب پر قدم ہے اور بعض کلمات سے خلاف اسکا ظاہر ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نہ اصحاب سکر سے ہین نہ صاحب عوارف نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا یہ کلام مراد لیا ہے سراسر یہ تمسک مخالفین کا اور یہ قول غلط ہے جہانتک اس ہیچمدان نے غور و فکر کی وجہ توافق حضرت مجدد کے کلام کی یہی معلوم ہوتی ہے کہ جو کلمات حضرت مجدد کے جمہور و کمل اولیا اور عقل صائب کے خلاف ہین وہ کشف ابتدائی کے ہین چنانچہ مکتوب جلد اول و مکتوب صد و بست و نہم جلد ثانی اور یہ دونون مکتوب یا جو کلام السطور کا ہے حالت ابتدائی کا ہی جسوقت کہ کشف ناقص تھا اور جو کلمات کہ موافق عقل و قول کبار اولیا کے ہین وہ اقوال و کلمات حالت انتہائی کے ہین چنانچہ جن مکاتیب مین قطبیت ارشادی کا حال تحریر کیا ہے حالت انتہائی کے ہین کہ اسوقت کشف تام تھا پس معلوم ہوا کہ جو اشخاص سلسلۂ مجددیہ اس دعوی کو کہ مدعی ہین یہ دعوی بھی غلط ہے اور اُمر متمسک بھی بغیر اونکی فہم کے ہے بعض سلسلۂ نظامیہ کے شیوخ کہ اس امر کے مدعی ہین کہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی محبوبیت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی محبوبیت سے اعلے ہے اور اپنے دعوے پر یہ دلیل لاتے ہین کہ اللہ اسم ذات جناب باری عز اسمہ ہے اور سبحان اسم صفت ہے ذات کو ظہور

صفت پر تقدیم و تعلی و تفضیل ہوتی ہے چونکہ حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ
محبوب سبحانی ہیں اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی اس لیے آپکی محبوبیت سے
حضرت سلطان المشائخ کی محبوبیت اعلےٰ ہے یہ دلیل قلت تدبر و قلت تعمق و عدم عرفان
سے ناشی ہے۔ اول یہ کہ حضرت شیخ اکبر کی تصریح مذکورہ سے اس امر کا بطلان
بخوبی ہے۔ دویم یہ کہ حضرات صوفیہ صافیہ کثرہم اللہ عینیت صفات کے قائل
ہیں جب عینیت صفات ہوئی تو فرق اعتباری ہے نہ واقعی۔ سیوم یہ کہ الہ اس
ذات پر اطلاق کیا جاتا ہے جو جامع جمیع صفات کمال ہو حضرت صوفیہ نے اس
لفظ کا اطلاق مرتبۂ واحدیت پر جو تنزل ثانی و مرتبہ ثالثہ ذات کی کیا ہے اور سبحان
اسم ذات منزہ کل ہے حضرات صوفیہ نے اس لفظ کا اطلاق مرتبہ وحدت جو
تنزل اول و مرتبہ ثانیہ ذات اور حقیقت محمدیہ صلعم کی کیا ہے وحدیت اجمال و
احدیت اور واحدیت تفصیل وحدت ہے قابل غور ہے کہ اجمال دائما تفصیل پر مقدم ہے
بنا بر علیہ مرتبہ سبحان مرتبہ الہ سے مقدم ہی ہوا اسواسطے حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے
تصریح کی ہے کہ محبوبیت و ولایت آنحضرت رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلعم کی محبوبیت و
ولایت سے ہے پس محبوبیت حضرت مقدس غوث اعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی
بہر طور محبوبیت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ سے اعلےٰ ہے۔ چہارم یہ کہ جسقدر
کمالات کہ حضرت مقدس قطب ربانی رضی اللہ عنہ میں جمع ہیں حضرت سلطان المشائخ
قدس سرہ میں کہاں ہیں۔ پنجم یہ کہ محبوب الٰہی کا لفظ حضرت سلطان المشائخ کے واسطے
مخصوص نہیں ہے بلکہ دیگر اولیا اللہ کے نام کے ساتھ یہ لفظ اکثر تذکرات میں تحریر ہے
بخلاف محبوب سبحانی کے کہ سوائے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کسی ولی ماتقدم و معاصر و

ما تاخر کے یہ صفت نہین ہی لہذا احتمال عقلی ہے کہ کسی مرتبہ ولایت مین حضرت مقدس محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ الشریف کو یا کسی فرد ولی ماتقدم وما تاخر کو تفضیل ہو چنانچہ ادلہ مذکورہ سے یہ دعوے مبرہن ہو چکا ہے بعض حضرات چشتیہ اس امر کے قائل ہین کہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری الاجمیری چشتی قدس سرہ الشریف کی گردن پر آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم نتھا اور مراتب عرفانی مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مساوی تھے یہ دعوے بھی محض ناواقفیت سے ہے اول یہ کہ یہان اولیاسے بخوبی ثابت ہوا ہے کہ کوی فرد ولی ایسا نتھا جسنے اپنی گردن بوقت ارشاد نہ جھکادی ہو جب حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ الشریف اوس وقت کے اولیا مین تھے تو یہ دعوی خلاف اجماع اولیا ہی۔ دویم یہ کہ کسی ولی ماتاخرنے یہ تصریح نہین کی کہ حضرت خواجہ بزرگ قدمی ہذہ سے خارج ہین سویم یہ کہ حضرت خواجہ بزرگ کا انکار ثابت نہین ہے۔ چہارم یہ کہ شارح کبریت احمر نے تصریح کی ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ نے فرمایا بل علی حدقۃ عینی مریدین۔ اور حضار مجلس نے اس ارشاد کی وجہ دریافت کی ارشاد فرمایا کہ اسوقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بغداد مین ارشاد فرمایا قدمی ہذہ۔ پنجم یہ کہ تصریحات اولیا سے ثابت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ امام و قطب ارشادی بالاصالہ اور مقدحائل اور جمیع اولیا کے محتاج الیہ ہین پس کسی طرح سے حضرت خواجہ بزرگ قدس آپکے ملتجی نہوے اور کسطرح ہو سکتا ہی کہ محتاج و ماموم محتاج الیہ اور امام کے مساوی ہو جاتے ششم یہ کہ امام عبد اللہ یافعی نے تصریح کی ہی کہ اکثر مشائخ مین نے حضرت غوث اعظم کی طرف اپنی نسبت درست کی ہی اور خواجہ معین الدین چشتی و شہاب الدین سہروردی نے

فیض و جمعیت باطن حاصل کی ہی۔ ہفتم یہ کہ صاحب سیر العارفین نے تصریح کی ہی جسوقت حضرت خواجہ بزرگ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ خلافت حاصل کر کے رخصت ہوئے جیل شریف مین آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مبارک مین حاضر رہکر انواع و اقسام فیوض و اسرار و مقامات ولایت حاصل کئے چنانچہ ایک حجرہ جیل شریف مین اسوقت تک حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ کے اسم گرامی سے مشہور ہے۔ انتہی۔ صاحب آئین اکبری نے تصریح کی ہی کہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے فیوض باطن اور اسرار ولایت حاصل کئے ہین انتہی۔ اسی قسم کے اکثر تذکرات اولیا مین تصریح ہے۔ ششم یہ کہ اجماع اولیا سے موافق اور مخالف کے نزدیک مسلم ہی کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک کے اولیا قطعاً اس حکم مین مندرج ہین پس حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ الشریف بھی اوسی وقت مین تھے۔ آپکو اس حکم سے خارج کرنا یہ تسلیم کرنا ہے کہ معاذ اللہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ ولی نہ تھے اسواسطے کہ جو ولی تھا اوسکی گردن پر قدم تھا اور جسکی گردن پر قدم نہ تھا وہ ولی نہ تھا پس عجیب خلوص و عقیدت مندی ان مدعیین نے کی کہ اصل ولایت ہی سے منکر ہوئے منکرین و مخالفین ان تصریحات اولیا اور تذکرات کو دیکھکر اپنی یاوہ گوئی سے زبان بند کرین۔ اس امر پر عقیدہ درست کرین کہ حضرت مقدس غوث الثقلین امام الفریقین محبوب سبحانی قطب ربانی۔ شیر یزدانی۔ باز اشہب رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیائے ماسبق و مالحق پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور کوئی فرد ولی ما تقدم و ما تاخر استغراق و عموم قدمی ہذہ سے خارج نہین ہی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیا ما تقدم و معاصر و ما تاخر سے اسطرح افضل و اعلے جانین جسطرح کہ رسول اکرم صلعم کو جمیع انبیا علیہم السلام اور مخلوقات الٰہی سے افضل جانتے ہین واللہ در القائل۔ اوست در جملہ اولیا ممتاز ہمچون پیمبر

در انبیا ممتاز ؎ من آنچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم ؎ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

والا اس تصریح کے خلاف عقیدہ رکھنا موجب خرابی و بربادی دین و دنیا ہے۔

نعوذ باللہ من سوء العقیدۃ و فساد الظن اللّٰھم ثبت رقابنا تحت قدم حضرت

البازالاشھب غوث الثقلین حبیبک و حبیب نبیک سیدنا محمد امام القبلتین اللّٰھم ولا

تحرمنا من افضالہ و برکاتہ و احشرنا فی زمرۃ مریدیہ و متبعیہ و عاشقیہ و اقمنا تحت لوائہ

یوم القیامۃ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا و ھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب و اخر

دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین فقط

نثر خاتمہ جگر پیوند کلک گہر سلک صاحبزادہ محمد سجاد علی خانصاحب عرف ظہٰن صاحب متخلص بہ اثر رئیس رامپور

اے طائر سبع اخضر آسا	ہر چند اڑا ہے پر رہے گا
وہ جنس کہاں سے لائے گا تو	کیا حمد میں تو کہو کہے گا

اللہ اللہ سمند خامہ توحید رقم بزور رقم گرم مہمیز ہو کر صفحہ کاغذی پر جولانیاں کرتا ہے کہ بنظر

نکتہ سنجان معنوی شہسواران باطنی قدرت خالق ذوالجلال آشکارا ہے۔ کیا خالق کہ جسنے فرس ایام

کو فقط ایک ایمائے کن فیکون سے گردش دی اور گردش ہائے گوناگون نیرنگی زمانہ دون کو بباز گشت

بوقلمون کاوش کی راکب فلک دوّار کو باسباب سیارہ ہائے درخشان کیا چکر دیا اور فراخی زمین کو باجماع

کائنات انواع انواع تنگ کیا۔ بیان کام فرمایان راہ حقیقت کا سوائے ماعرفناک کیا ہے

ممکن نہین کہ لب عابدان معبودیت بجز ماعبدناک واہو۔ میدان شان کبریائی نہ اسقدر وا ہے کہ

مرکب فراست دانائی بہزار تگاپو انتہا اوسکی پائے یا بتازیانہ قیاس فہم رسا ہمرکاب صبا ہو کر

صفحہ بہجونی تک جائے۔ لمحہ لمحہ دمبدم رنگ برنگ شان ہے ؎ عقل و خیال و وہم ادراک

زسا گمان ہے + لاریب سبحانہ تعالے عما یشرکون اور بیشک سبحان ربک رب العزت عما یصفون ؏ قصہ درست ہی عجب کیا ہی جو ایسا ہوتے + طوطی طبع عرا طائر سدرہ ہوئے + اور ایسے ہی چابک سواران میدان حقیقت و موشگافان صفحہ طریقت ہمہ تن باجرائے صیغۂ صمٌ بکمٌ بہ ثنائے شہنشاہ ہر دو سرا تاجدار لولاک لما الافلاک دنی فتدلی صاحب قاب قوسین اوادنی کہ ادنی خادم جسکے دربار کا جبرئیل اور مدح خوان جسکا رب جلیل ہے لب بستہ و خاموش ہین۔ کہان سے وہ زبان لائین کہ جس سے کما حقہ شرح مرتبہ جناب معلے کیجائے اور کسکا یہ دل ہے کہ بیان اوصاف منصب بارگاہ عالی فکر مین آئے ظاہر ہی کہ جسکی شان مین پروردگار عالم لولاک لما خلقت الافلاک فرمائے اور طرفۃ العین مین ہزار ہا سال کی راہ ایک دم مین طے کرا کر ادخلوت خاص مین طلب فرما کر اپنے انوار جمال سے مشرف فرمائے ؏ یا صاحب الجمال و یا سید البشر * من وجہک المنیر لقد نور القمر + لا یمکن الثناء کما کان حقہ + بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + اللھم صل علے سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و اھل بیتہ و سلم اجمعین ؏ کس کو رتبہ ہی خیالا بھی و ہانتک پہنچے * کفش محبوب الٰہی کی جہانتک پہونچے + یہ تحریر و تقریر تو ادا بیان ہی۔ تمام عمر اگر خامۂ تیز رفتار میدان صفحۂ قرطاس پر دوڑے و بہزار زبان تا مدتِ حیات بادائے بیانات حمد و ثنا ہر دم مشغول ہووے تاہم سوائے ناتمام رہ جانے مدعا کے کیا ظاہر ہو سکتا ہے ؏ نوبت بمن افتاد بگوئید کہ دوران + آرائش از نو گنبد سند جیم را + اب بالغ نظران تیز بین۔ و صوفی منشان پاک یقین کو مژدہ ہو کہ درین زمان فرحت عنوان کتاب مستطاب مسمی احسن الاذکار فی مناقب جناب غوث الابرار۔ محبوب پروردگار الشیخ السید محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالٰے عنہ از نتائج افکار دربار جناب نواب محمد علی خانصاحب بہادر عرف چھٹن صاحب بہادر خلف ارشد نواب محمد کاظم علی خانصاحب بہادر مغفور از اعلیٰ خاندان حضور پُر نور والئ رامپور دام ملکہم زیر طبع مطبع نیر اعظم سے

کہان ہین خوانِ توحید کے نمک چش اور بادۂ وحدت کے سرمست آئین اور اس گوہر گرانمایہ
کو ہاتھون ہاتھ لین سے جسکی وحدت ہو حقیقت اوسے راحد جانین + اعتبارات مین جو برزخ
کبرے ہوئے + آنکھ کیا آنکھ جو پردہ مین کرے نظارہ + منظر اوسکا ہے یہ جو دیدۂ بینا ہوئے
سبحان اللہ کیا کتاب لاجواب ہے۔ روزمرہ کیا درست زبان کیا صاف ہے گویا کوثر و تسنیم سے
دہوئی ہوئی ہے۔ عبارت از اول تا آخر اغلاق و غلو سے پاک ہے۔ شوخی بیان کوٹ کوٹ کر بھری
ہے۔ طرۂ مزید یہ کہ عام فہم ہے یعنی دریا کو کوزہ مین بھرا ہے۔ قدمی ہذہ کے مسئلہ کو اس خوبی سے
حل فرمایا ہے کہ اگر حضرات باذاق و صاحبانِ انصاف پسند بدیدۂ امتیاز و بنظر تعمق غور فرمائینگے
تو میری بیہودہ سرائی کو تصدیق کر کر حضرت مصنف مدظلہ العالی کی جانکاہی کی داد دینگے
اور اس ساغر پُر از بادۂ وحدت کو جرعہ جرعہ نوش فرما کر مزہ لین گے جناب ممدوح کے فضائل
و کمالات صوری و معنوی کہ جو مثل آفتاب نصف النہار سب پر روشن و آشکار ہین کیونکر حیطۂ تحریر و بیان
مین آسکتے ہین ہان قدرے و چیزے عرض کرتا ہون کہ آپ عالم جمیع علوم ہین یعنی صرف و نحو
فقہ و حدیث و تفسیر و معنی بیان و آداب و اصول و منقول و معقول یہ سب از بر ہین۔
مگر ان سب مین علم معقول کہ جو ایک دریائے بیکنار ہے آپکا بہت درست ہے شمس العلما جناب مولانا
عبدالحق صاحب خیرآبادی دام فیوضہ کہ جو اس وقت مین شیر بیشۂ معرکۂ جمیع علوم عربیہ ہین آپ
اونکے ارشد تلامذہ سے ہین بہت محبت سے آپکو علم تعلیم فرمایا ہے۔ علم فارسی مین بھی پورا دخل
ہے۔ طغرہ ابوالفضل۔ سکندر نامہ ظہوری تفرشی۔ آپکے نزدیک پڑھانا ایک سہل الحصول
بات ہے۔ آپ شاعر بھی بڑے پایہ کے ہین مگر فن شاعری کو اپنا نہ جانکر رونق نہین دی۔ گاہے براے
ضرورت منقبت مین کچھ فرمایا ہے چنانچہ اس کتاب موصوفہ مین آپکی تصنیف کی رباعیان موجود ہین
حلم و اخلاق و مروت و اشفاق آپکا شیوہ جبلی و طریقہ آبائی اجدادی ہے آپکے جمیع کمالات ظاہری اور

باطنی کو معرض بیان مین لانا گویا نقش برآب بستن و باد از دست پیمودن کا مصداق ہی اگر بیان کیے جاوین تحریر ایک دفتر طولانی ہو جائے اسوجہ سے مختصر کرکے دعا پر ختم کرتا ہون - الہی یہ ماہون نامہ تا دورۂ لیل و نہار و قیام صحار و بحار پیش نظر خاص و عام باد بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد - فقط

نثر نتائج رشحۂ خامۂ عنبرین شمامۂ منشی ہادی حسن خانصاحب طالب متوطن ریاست رامپور

قطب عالم جناب مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے عقیدتمند اور اونکے مبارک نام پر گوہر جان نثار کرنیوالے اونکے ہلال آرزو نے ایک مدت کے بعد رُونمائی کی اور آن کی آن مین فاسد عقائد اور باطل خیالات کی تاریکی کو دور کردیا - یعنی نواب محمد علی خانصاحب بہادر رئیس رامپور نے اپنے حُسن عقائد انتہا کی محنت - کوشش و سعی سے جناب مقدس رضی اللہ عنہ کے حالات کو معتبر تاریخون - صحیح اور مستند روایتون سے لیکر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ لکھا - متنازعہ فیہا کرامات کو قوی اور اعلے براہین سے ثابت کیا - مخالفین کو تشکیک اور تعلاف کی رو سے دم مارنے کی گنجایش نہین چھوڑی - نوابصاحب نے یہ کتاب کچھ دنیاوی شہرت اور نام آوری کی وجہ سے نہین لکھی بلکہ اپنی آخرت کے ضروری سفر کا ایک پکا اور اچھا ساتھی ڈھونڈا - جناب مقدس غوث رضی اللہ عنہ کے مخلص اور عقیدتمندونکی آرزو کا جام مراد اونکی شراب سے چھلکا دیا پہلا صلہ اس کوشش کا یہ ہی کہ عالم کا بڑا حصہ جہانتک اس کتاب کا مطالعہ کریگا فوراً تحسین و آفرین کے الفاظ سے یاد کریگا - مین شوق کے ساتھ اس پیارے خیال کو دل مین جگہ دیتا ہون کہ ملاء اعلے کے تماشہ مین بھی سعیکم مشکورا کی داد دین تو یہ بھی اونکی سعادت کا منشا اور عبادت کا حصہ خیال کیا جائیگا - اگر میری یاد غلطی نہین کرتی اور ساتھ ہی اس کے استقرا بھی صحیح ہے تو مین یقین کے ساتھ کہہ سکتا

ہون کہ شائقین نے بہت سے رسالے دیکھے ہونگے لیکن ایسی شایستہ ترکیب کے ساتھ،
(جسمین مختصر الفاظ مین مستند کرامات جنکی غلطی کو عقل صایب محال جانتی ہی اور مبرا منہ خرق عادات
کا ذکر ہو) نہین دیکھی ہوگی۔ یہ کتاب جناب نوابصاحب کے تبحر اور علمی لیاقت کو ثابت
کرنیوالی نہین بلکہ آپکے تدین۔ اولیا رسے قلبی اخلاص اور عقائد کی درستی کی ایک اعلیٰ دلیل ہے
میری ذاتی غرض اس خاص کتاب کی تقریظ سے صرف اتنی ہی کہ جناب مقدس غوث رضی اللہ عنہ
کے غلامون مین گنا جاؤن۔

یہ بات ظاہر ہی کہ دنیا کے مختلف انواع افراد اور طبائع کے لوگون سے آباد ہی بہت ایسے ہوگے
ہین جنہون نے اپنی ہستی کا منشا صرف اولیا کی خدمت کو سمجھا اور اسی کے صلہ مین سرمدی حسنات
کے ذخائر چنے۔ وہ دن دونی اور رات سوائی نعمتین جنکے باب مین صاف طور پر لَا عَیْنٌ
رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ لِقَلْبِ بَشَرٍ ناطق ہے مستحق ہے۔
اکثر مسافر تو اپنے اعمال کے توشہ پر بھروسہ کرکے برابر مقصود کی منازل طے کرتے جاتے ہین
مجھ اپاہج اور تھکے ماندے کے پاس کچھ ہے بھی تو گناہون کے بوجھ پھر کیا ذریعہ ہے منزل پر
پہونچنے کا۔ لیکن دنیا بامید قایم ؏ رحمتِ حق بہانہ مے جوید ؂ مدت ہوئی کہ
یہ مصرع سنا تھا اور اوسی وقت سے دل مین گڑ گیا ہے۔

ملک عدم کے ہمدرد اور بہی خواہون نے تصنیف کی دنیا مین ہلچل ڈالدی۔ قوم کو جہالت
و فلاکت کے اسفل السافلین سے اوٹھاکر بلند چوٹی اور علوی ہمتی کے عرش اعظم تک پہونچایا
تالیف کے وسیع میدانون مین دلیرانہ باگ اوٹھائی اور کامیابی کا پھریرہ اوڑاکر فتحیابی کا نقارہ
بجایا۔ یہان بھی دیکھا دیکھی باسی کڑھی مین اوبال آیا تصنیف و تالیف کے خیال سے تو ہمت کے
تسکنجے ڈھیلے ہوئے صرف ایک تقریظ لکھکر ہم بھی مین پانچوین سوارون مین۔ اونگلی کاٹ

شہید ون مین داخل ہوے ۔ اگر یہی مقبول ہوگئی تو یقینی طور پر جان لینا چاہیے کہ سب اگلے پچھلے گناہون کی بہی تقریظ کفارہ ہو جاے گی اس کتاب کو ضخامت کی وجہ سے طول نہین دیا صرف ضروری البحث مسائل کو نہایت سلیقہ مندی سے مختصر الفاظ کا ایسا خوش زیب جامہ پہنایا ہے کہ گویا زرنگار اوڑھنی مین دلفریب دولھن ہزارہا کرشمے دکھا کر نگاہون کو خیرہ اور دلون کو فریفتہ کر رہی ہے ۔ قصیدۂ غوثیہ کے مشہور مصرع واقدامی علے عنق الرجال کا ثبوت نسب شریف اور اولاد امجاد کی حالت ۔ خوارق و کرامات کا بیان ۔ اخلاق حمیدہ کی پوری کیفیت ۔ خدام عالی کا خدمت کے صلہ مین معراج اکمل پر پہونچنا ۔ اور باقی فضائل وغیرہ کو غایت اختصار ۔ اہتمام ۔ اور استحکام سے ثابت کیا ہے ۔ جسطرح کہ مصنف کتاب نے اس چھوٹے سے رسالے مین جامعیت کے پہلو رکھے ہین ویسے کسی قدیمی بے بدل مورخ نے صرف دو مصرعون مین آپ کے زمانہ حیات ۔ تاریخ تولد ۔ اور سنہ وفات کو کس خوبی کے ساتھ نظم کیا ہے

جناب غوث اعظم قطب عالم ۔۔۔ کہ نورش تافت از مہ تا بماہی
سنینش کامل (۹۱) و عاشق (۴۷۱) تولد ۔۔۔ وصالش دان ز معشوق الہی

عمر شریف ۹۱ سال کی ہوئی جو لفظ کامل کے اعداد سے ظاہر ہے ۔ لفظ عاشق جناب کی پیدایش کی تاریخ ہے وفات آپکی ۵۶۲ مین ہوئی جسکو معشوق الہی کے اعداد بتا رہے ہین ۔

قطعۂ تاریخ تالیف احسن الاذکار طبعزاد ہادی رضا خان صاحب طالب رامپوری

قطب جہان کا بنے جسوقت حال دیکھا ۔۔۔ مضمون مدح دل سے بے اختیار اوٹھے
درد جگر نے ہم کو جب خوب سا ستایا ۔۔۔ تو بار بار بیٹھے ہم بار بار اوٹھے
سنتے ہی نام تیرا یہ وجد ہو گیا ہے ۔۔۔ بے اختیار بیٹھے بے اختیار اوٹھے

بغداد کی زمین ہو اور سر کے بل چلین ہم
کیا کام اہلِ دل مین عیش و طرب کا یارو
نالے سنائین ہم اے طائرانِ گلشن

دستِ دعا ہمارا سوئے مزار اوٹھے
سونی ہے بزمِ عالم جب سوگوار اوٹھے
پہلو مین درد جس سے بے اختیار اوٹھے

تاریخ و نام کی جب طالب نے جستجو کی
ملفوظ قطب عالم قدسی پکار اوٹھے

قطعہ تاریخ طبع از سخنور شیرین مقال مورخ بےمثال منشی فیروز شاہ خانصاحب فیروز ساکن مصطفےٰ آباد عرف رامپور

چھپ گئی فیروز وہ عمدہ کتاب
مین نے یہ تاریخ ہجری کی رقم

دور جس نے کردئے سب اختلاف
چھپ گئی ہے احسن الاذکار صاف

ایضاً

شکر ہے اللہ کا اب چھپ گئی ہے وہ کتاب
عیسوی تاریخ کلکِ درفشان نے یہ لکھی

منتظر تھا جسکا ای فیروز مدت سے جہان
احسن الاذکار ہے آرامِ جانِ ناتوان

الحمد للہ کہ کتاب فیض انتساب احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار بحسن و خوبی ماہ فروری سنہ ۱۹۰۶ع مین چھپ کر سرمہ چشم مشتاقان ہوئی۔

تنبیہ

بار دوم — ایکہزار جلد — نمبر ۱۰۴ — مارچ ۱۹۰۶ع — قیمت فی جلد ۱۲/